کاسرِ صلیب۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام



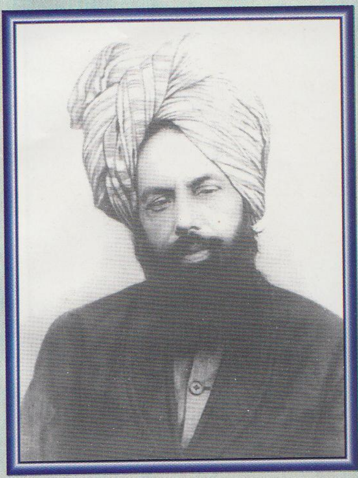
ماہنامہ
انصاراللہ

خصوصی اشاعت

ستمبر ۲۰۰۱ء

ایڈیٹر
نصراللہ خاں ناصر

’’تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی‘‘



سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
فرماتے ہیں:

’’پھر خدائے کریم جلشانہ‘ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ:

’’تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا............ اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی............ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا............ تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا............ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا............‘‘

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

ماہنامہ انصاراللہ

ایڈیٹر: نصر اللہ خاں ناصر

تبوک ۱۳۸۰ ہش - ستمبر ۲۰۰۱ء

جلد نمبر---------------------------۴۲

شمارہ نمبر---------------------------۹

نائبین: پروفیسر محمد اسلم صابر، ریاض محمود باجوہ، جاوید احمد جاوید

اس شمارہ میں

English Section (Left to Right)

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: قاضی منیر احمد

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ انصاراللہ
دارالصدر جنوبی ربوہ (چناب نگر)

ڈیزائن وکمپوزنگ: صداقت احمد محمود

شرح چندہ

پاکستان: -------------------ایک سو روپے سالانہ

قیمت فی پرچہ: -------------------دس روپے

قیمت پرچہ ہذا: -------------------۳۵/- روپے

یہاں تک کہ اُس دن کو پالوں گا مَیں
محمدؐ کے دیں کو مِٹادوں گا مَیں

مسیحِ زماں نے جو دیکھا یہ حال
یہ بے اِلتفاتی، یہ شوخی، یہ چال

اِدھر ہو چلا تھا طویل انتظار
کہ لاتا جواب آپ کا اشتہار

تو پھر آپ نے اپنا مضموں جو تھا
وہاں روزناموں کو بھجوا دیا

مچی ایک دُھوم اُس کی اُس ملک میں
بہت تھے نہ اُس کی خبر تھی جنہیں

ڈوئی لیکن اس پر بھی خاموش تھا
اگرچہ بہت اس کا چرچا ہوا

مسیؑحا نے اور ایک سال انتظار
کیا، اور پھر اِک دِیا اشتہار

ڈوئی میری دعوت کو کر لے قبول
خموشی کو اپنی نہ دے اور طول

فقط سات ماہ کی ہے مہلت اسے
مقابل پہ آ کر ذرا دیکھ لے

مِری عمر ستر برس ہے جہاں
وہاں وہ ہے پچاس سالہ جواں

مگر عمر کی مجھ کو پروا نہیں
کہ عمروں کا دخل اِس میں ہوتا نہیں

جو ہے مالک آسمان و زمین
وہی ذات ہے اَحکم الحاکمین

اگر موت سے بھاگنا چاہے گا
تو پھر بھی نہ جائے مفر پائے گا

یقیں سمجھو اب اس کے صیحون پر
بلا آنے والی ہے اک جلد تر

مسیحِ محمدؐ کا یہ انتباہ
تھا انگلش میں تا نہ رہے اشتباہ

اشاعت بھی، تشہیر بھی خوب خوب
ہوئی شرق و غرب و شمال و جنوب

بہت ہو کے مجبور آ ہی گیا
ڈوئی جس کو میداں سے اِعراض تھا

بالآخر لکھا اپنے اخبار میں
مجھے کہہ رہے ہیں جو اب آپ دیں

سمجھتے ہیں کیا اب میں نیچے جھکوں
جواب ایسے کیڑوں مکوڑوں کو دوں

اگر پاؤں اپنا میں اُن پر رکھوں
انہیں ایک دم میں کچل سکتا ہوں

چلے جائیں' دیتا ہوں مہلت انہیں
کہ یہ چند روز اور زندہ رہیں

اگرؔ میں خدا کا پیمبر نہیں
کوئی دوسرا بھی زمیں پر نہیں

ہےؔ اک بیوقوف اب اٹھا ہند سے
جو خود کو مسیحِ محمدؐ کہے

جو یہ کہہ کے للکارتا ہے ہمیں
کہ عیسیٰ ہے مدفون کشمیر میں

یہ بے چارہ دیوانہ جاہل مگر
لگاتا ہے بہتاں خداوند پر

وہ اِس بات کو مانتا ہی نہیں
خداوند ہے آسماں پر مکیں

جہاں کے کروڑوں مسلمان تو
کہ جھوٹے نبی کے ہیں قبضہ میں جو

خدائی صدا پر ضرور آئیں گے
نہ آئے تو برباد ہو جائیں گے

مقابل پہ یوں آ گیا اب ڈوئی
مسیحِ زماں کے وہ جھوٹا نبی

جو قہرِ الٰہی کی صورت بنی
وہ خود اس کے ہاتھوں سے پیدا ہوئی

"نیویارک ورلڈ" ایک اخبار نے
کئے منکشف کچھ عجب مسئلے

خطوط اس کے سات اس میں شائع ہوئے
ڈوئی نے جو والد کو اپنے لکھے

یہ شائع کیا اس میں اصرار سے
حسب اور نسب اُس کے جائز نہ تھے

کیاؔ اُس نے آخر میں اعلان بھی
لکھے جزو اسم اب ڈوئی نہ کوئی

یہ ذلت بھی گو موت سے کم نہ تھی
مگر آ لیا اُس کو فالج نے بھی

وہ لاچار صیحوں سے رخصت ہوا
کسی اک جزیرہ میں رہنے لگا

ڈوئی جونہی صیحوں سے باہر گیا
مریدوں میں تحقیق کا دَر کھلا

دَرون پردہ جو جو وہ کرتا رہا
وہ سب آخرِکار ظاہر ہوا

کھلا اُن پہ وہ ایک شیطان تھا   سیاہ کار و ناپاک انسان تھا
نشہ سے مریدوں کو تھا روکتا   شراب اپنے گھر میں وہ پیتا رہا
نہ مالی حساب اُس کا بے باق تھا   غبن کر چکا تھا کئی لاکھ کا
اُسے عشق و مستی کا آزار تھا   وہ صیحوں کی دولت لٹاتا رہا
بالآخر وہ مختارِ کل اقتدار   مِٹا اِک بغاوت کا ہو کر شکار
اسے اس کی بیوی نے بیٹے نے بھی   دیا چھوڑ اس کسمپرسی میں ہی
پھر اُس کے ہی صیحوں کی کابینہ نے   کیا اُس کی مسند سے معزول اُسے
بدیہی وہ پاگل تھا اب ہو چکا   دماغی توازن نہ باقی رہا
وہ نو مارچ اُنیس سو سات کو   گیا چھوڑ دنیائے آفات کو
یہ مغرب کی مادہ پرستی میں تھا   زبردست عبرت کا اِک واقعہ
ہر اِک سمت' خوب اس کا چرچا ہوا   ہر اِک شخص ورطہ حیرت میں تھا
یہ تھا ایک ہیبت کا ایسا نشاں   جمائی گئیں اس پہ شہ سرخیاں
ہر اخبار نے اس کو شائع کیا   ہر اِک تبصرہ کا یہ موضوع تھا
ہر اِک تبصرہ کا تھا لبِّ لباب   مسیحِ محمدؐ رہا کامیاب

مسیحا نے روداد مرگ لئیم
لکھی ہے بعنوان "فتح عظیم"

عبدالمنان ناھید

---

۱ Leaves of Healing - ۲ ستمبر ریویو آف ریلیجنز انگریزی صفحہ ۳۴۲ - ۳ ستمبر ۱۹۰۲ء - ۴ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶ - ۵ ۲ دسمبر ۱۹۰۳ء - ۶ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء - ۷ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۳ء - ۸ ۲۳ جنوری ۱۹۰۴ء - ۹ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۴ء - ۱۰ انسائیکلوپیڈیا بریٹینیکا زیر لفظ "ڈوئی" - ۱۱ اپریل ۱۹۰۴ء

ادار یہ

ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

ہستی باری تعالیٰ کی ایک روشن دلیل

آج سے سو سال پہلے عیسائیت کا ایک بہت بڑا منادڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی امریکہ میں سرگرم عمل ہوا، اس دعوی کے ساتھ کہ وہ الیاس (ایلیا ثالث) ہے اور وہ یسوع مسیح کے ظہور کے نزول سے قبل اس کا راستہ صاف کرنے پر مامور کیا گیا ہے۔ یہ شخص دین حق کا شدید دشمن تھا وہ حقیقی توحید کا دشمن صلیبی مذہب کو دنیا میں پھیلانے کے لئے بڑا جوش رکھتا تھا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنا اخبار لیوز آف ہیلنگ (اوراق شفا) جاری کیا۔ ایک نیا شہر (Zion) شکاگو کے قریب آباد کیا کرسچین کیتھولک چرچ کی بنیاد رکھی۔ اس کے مقابل پر جری اللہ مامور زمانہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے اسے للکارا۔ اسے مباہلہ کی دعوت دی کہ ''خدا تعالیٰ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اسے سچے کی زندگی میں ہلاک کرے'' یہ دعوت اسے دو مرتبہ ۱۹۰۲ء اور ۱۹۰۳ء میں بھیجی گئی مگر ڈاکٹر ڈوئی نے کوئی جواب نہ دیا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے آنے کی ایک غرض ''کسر صلیب اور قتل خنزیر'' بھی تھی جس کی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ نے یہ اعلان کیا

''خدا نے ۔ کسر صلیب کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب نے مسیح کو توڑا تھا اور اس کو زخمی کیا تھا دوسرے وقت میں مسیح اس کو توڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ......
بیسویں صدی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیبؑ کو مسیح کے ہاتھوں سے مغلوب کرے۔'' (ایضاً صفحہ ۵۷۱)

ڈاکٹر ڈوئی کا تمرد اور تعلّی جب حد سے بڑھی اور وہ مقابلہ پر بھی نہ آیا تو حضرت اقدسؑ نے فرمایا:

''......اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرے تو میری زندگی میں ہی بہت حسرت اور دکھ کے ساتھ مرے گا اور اگر مباہلہ بھی نہ کرے تب بھی وہ خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکے گا۔'' (ایضاً صفحہ ۵۰۹)

حضرت اقدس نے فرمایا:

''میں خدا سے دعا کرتا تھا اور کاذب کی موت چاہتا تھا چنانچہ کئی دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تو غالب ہوگا (حاشیہ: ۹ فروری ۱۹۰۷ء کو مجھے یہ الہام ہوا اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلیٰ......)''

پھر اس پیشگوئی کے مارچ ۱۹۰۷ء کو پورا ہونے پر فرمایا:

''اب ظاہر ہے کہ ایسا نشان (جو فتح عظیم کا موجب ہے) جو تمام دنیا ایشیا، امریکہ، یورپ اور ہندوستان کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہو سکتا ہے وہ یہی ڈوئی کے مرنے کا نشان ہے'' (ایضاً صفحہ ۵۱۱)

پس اس نشان کے ظہور کے ساتھ حضرت اقدس کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی بیان

فرمائی تھی حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

''میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا'' (ایضاً صفحہ ۵۱۳)

جماعت احمدیہ امریکہ نے ڈاکٹر ڈوئی کے بسائے ہوئے شہر زائن (Zion) میں گذشتہ سال اگست میں مسیحا ۲۰۰۰ء سیمپوزیم منعقد کیا جس میں اس پیشگوئی اور اس کے پورا ہونے کی تفصیلات پیش کی گئیں۔ جنہیں شمارہ ہذا کی زینت بنایا گیا ہے نیز بعض دیگر مضامین اور اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

چونکہ یہ واقعہ امریکہ اور یورپ سے متعلق تھا اس لئے زیادہ تر اخباری تراشے جن کی کھوج لگائی گئی وہ امریکہ کے ہی اخبارات کے تھے۔ حضرت اقدسؑ نے ایسے ہی بتیس اخبارات کا تذکرہ ''حقیقۃ الوحی'' میں فرمایا ہے جو ۱۹۰۳ء تک کے ہیں۔ ''حقیقۃ الوحی'' مئی ۱۹۰۷ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ بعد میں ریویو آف ریلیجنز اردو/ انگریزی نے چند خبروں کا ترجمہ اور متن شائع کیا۔ لیکن اس تمام مواد کی یک جائی پیشکش نہ ہو سکی ''مسیحاء ۲۰۰۰ سیمپوزیم'' کے موقعہ پر ایک کتاب "Fulfilment of Grand Prophecy" شائع کی گئی ہے۔ اس میں پیش گوئی سے متعلق اخباری تراشے شائع کئے ہیں اور یہ تراشے ۱۹۰۲ء تا ۱۹۰۷ء کے ہیں۔ لیکن پھر بھی کئی ایسے اخبار جن کا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ذکر فرمایا ہے وہ شامل نہیں ہو سکے۔ چنانچہ ان اخباروں کے متعلقہ حصوں کی تلاش کرنا باقی ہے۔ ایک کتاب ''ڈوئی کا عبرت ناک انجام'' مصنفہ مکرم خلیل احمد ناصر صاحب ہے اس کتاب میں ڈاکٹر ڈوئی کے چند سوانح نگاروں کا بھی ذکر ہے مثلاً آرتھر نیو کومب کی ''خداوند کا ممسوح۔ ڈوئی'' اور ہارلین کا ڈوئی پر مقالہ کا ذکر ہے۔ لیکن ان ہر دو مصنفین پر تفصیلاً نہیں لکھا گیا۔ اس کے علاوہ ایک اور کتابچہ جناب حسنات احمد صاحب کے قلم سے ہے جو بڑا مدلل ہے۔ یہ مضمون اول ''ریویو آف ریلیجنز'' لندن میں چھپا بعد میں جماعت احمدیہ امریکہ نے مسیحاء ۲۰۰۰ء سیمپوزیم کے موقع پر شائع کیا ہے۔ اس طرح جماعت مذکور نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ایک مضمون بھی کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔

اس موضوع پر لٹریچر کی کمی کو کسی حد تک مسیحا ۲۰۰۰ء سیمپوزیم امریکہ سے پورا کیا گیا۔ تاہم ابھی بہت سے گوشے ایسے ہیں جن پر لکھا جانا ضروری ہے۔ اس جہت سے ایک مضمون اگلی اشاعت میں شامل ہوگا جس میں گورڈن لنڈسے کی کتاب "Dowie a life History of Trials, Tragedies and Triumphs" کو سامنے رکھا گیا ہے اور اس مصنف کی ایک کتاب ڈوئی کے خطابات پر محاکمہ کی بھی ضرورت ہے۔

یہ تحقیق وجستجو آئندہ بھی جاری رہے گی۔ تاہم اس ادنیٰ کوشش سے ہمارے قارئین علمی اور روحانی تسکین پائیں گے ادارہ اس موقع پر مکرم عاصم جمالی صاحب کے گرانقدر تعاون اور تصاویر مہیا کرنے والے احباب مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب (سابق ایڈیٹر خالد) مکرم محمد زکریا صاحب کینیڈا اور عزیزم بشیر احمد صاحب ملوا کی (وسکانسن) کا شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزا دے۔ آمین

امام الکلام

''خدا کا ایک پیارا اور برگزیدہ نبی''

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پادری صاحبوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں وہ صرف ایک نبی ہے ایک ذرّہ اس سے زیادہ نہیں اور بخدا میں وہ سچی محبت اس سے رکھتا ہوں جو تمہیں ہرگز نہیں اور جس نور کے ساتھ میں اسے شناخت کرتا ہوں تم ہرگز اسے شناخت نہیں کر سکتے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ خدا کا ایک پیارا اور برگزیدہ نبی تھا اور اُن میں سے تھا جن پر خدا کا ایک خاص فضل ہوتا ہے اور جو خدا کے ہاتھ سے پاک کئے جاتے ہیں مگر خدا نہیں تھا اور نہ خدا کا بیٹا تھا۔ میں نے یہ باتیں اپنی طرف سے نہیں کیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خالق ہے میرے پر ظاہر ہوا اور اسی نے اس آخری زمانہ کے لئے مجھے مسیح موعود کیا۔ اس نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے کہ یسوع ابن مریم نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا ہے اور اسی نے میرے ساتھ ہمکلام ہو کر مجھے یہ بتلایا کہ وہ نبی جس نے قرآن پیش کیا اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا وہ سچا نبی ہے اور وہی ہے جس کے قدموں کے نیچے **نجات** ہے اور بجز اس کی متابعت کے ہرگز ہرگز کسی کو کوئی نور حاصل نہیں ہوگا۔ اور جب میرے خدا نے اُس نبی کی وقعت اور قدر اور عظمت میرے پر ظاہر کی تو میں کانپ اٹھا اور میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا کیونکہ جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں لوگ حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ ان کو خدا بنا دیا۔ اسی اس مقدس نبی کا لوگوں نے قدر شناخت نہیں کیا جیسا کہ حق شناخت کرنے کا تھا اور جیسا کہ چاہئے لوگوں کو اب تک اس کی عظمتیں معلوم نہیں وہی ایک نبی ہے جس نے **توحید** کا تخم ایسے طور پر بویا جو آج تک ضائع نہیں ہوا۔ وہی ایک نبی ہے جس نے توحید کا تخم ایسے طور پر بویا جو آج تک ضائع نہیں ہوا۔ وہی ایک نبی ہے جو ایسے وقت میں آیا جب تمام دنیا بگڑ گئی تھی اور ایسے وقت میں گیا جب ایک سمندر کی طرح توحید کو دنیا میں پھیلا گیا اور وہی ایک نبی ہے جس کے لئے ہر ایک زمانہ میں خدا اپنی **غیرت** دکھلاتا رہا ہے اور اس کی تصدیق اور تائید کے لئے ہزارہا معجزات ظاہر کرتا رہا۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی پاک نبی کی بہت توہین کی گئی اس لئے خدا کی غیرت نے جوش مارا اور سب گذشتہ زمانوں سے زیادہ جوش مارا اور مجھے اس نے مسیح موعود کر کے بھیجا تا کہ میں اس کی نبوت کے لئے تمام دنیا میں گواہی دوں۔ اگر میں بے دلیل یہ دعویٰ کرتا ہوں تو جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا اپنے نشانوں کے ساتھ اس طور سے میری گواہی دیتا ہے کہ اس زمانہ میں مشرق سے مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک اس کی نظیر نہیں تو انصاف اور خداترسی کا مقتضا یہی ہے کہ مجھے میری اس تمام تعلیم کے ساتھ قبول کریں۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۱۷ تا ۶۱۸)

کلام الامام

''اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیّت کا ظہور''

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی...... نے ڈاکٹر ڈوئی کے نشان کو اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کا ظہور قرار دیتے ہوئے۔ فرمایا:

''ایک اور مثال مالکیت کی قسم کے نشان کی وہ ہے جو خود مغربی ممالک میں ظاہر ہوئی ہے۔ امریکہ کا رہنے والا ایک شخص ڈوئی نام تھا۔ اس شخص نے دعویٰ کیا تھا کہ میں مسیح کی آمد ثانی کے لئے بطور ایلیا کے ہوں۔ اس کے دعویٰ کی مقبولیت اس قدر بڑھ گئی کہ کئی لاکھ آدمی اس کے ساتھ مل گیا اور اس نے شکاگو کے پاس ایک الگ شہر بنایا جس کا نام اس نے زائن رکھا۔ اس میں سے اس کا خیال تھا کہ نئے دین کی اشاعت ہوگی۔ اس شخص کا یہ دعویٰ تھا کہ اس کی دعا بلکہ چھو دینے سے بیمار اچھے ہو جاتے ہیں اور وہ لوگوں کو دواؤں کے استعمال سے روکتا تھا۔ جب اس شخص کا دعویٰ کسی قدر پھیلا تو اس نے اعلان کیا کہ خدا نے اسے اس امر کے لئے بھیجا ہے کہ تا مسیح کے آنے سے پہلے مسلمانوں کو برباد کردے...... کہ مجھ سے دعا میں مقابلہ کر کے فیصلہ کرے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے تا خدا کا عذاب جھوٹے کو پکڑے اور دوسروں کے لئے حجت ہو۔''

اب یہ ایک صاف بات ہے کہ اگر خدا واقع میں دنیا کا مالک ہے اور وہ ایک شخص کو اس لئے نازل کرتا ہے کہ تا وہ اس کے باغ کی حفاظت کرے اور ایک شخص اپنے طور پر آ جاتا ہے اور اس خادم سے بحث کرتا ہے کہ نہیں اس باغ کا رکھوالا تو اس نے مجھے مقرر کیا ہے تو اس کی صفت مالکیت کا تقاضا ہونا چاہئے کہ وہ اپنے بھیجے ہوئے خادم کی مدد کرے اور دنیا کو بتائے کہ مالک کا نائب کون ہے؟ اور اس کی صفت مالکیت کے ظہور کے لئے کس کو بھیجا گیا ہے؟

یہ چیلنج ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کو بھیجنے کے علاوہ امریکہ اور انگلستان کے اکثر اخبارات کو بھی بھیجا گیا تھا جس کا ایک فقرہ یہ تھا۔

''میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے (اور اس طرح میرے مقابلہ میں نسبتاً جوان ہے) لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا بلکہ خدا جو (زمین و آسمان کا بادشاہ اور) احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا اور وہ صرف سچے مدعی کے حق میں فیصلہ کرے گا...... خواہ وہ اس موت سے جو اس کا انتظار کر رہی ہے کتنا ہی بھاگنے کی کوشش کرے مگر اس کا بھاگنا بھی اس کے لئے موت سے کم نہیں اور آفت اس کے زائن پر ضرور نازل ہوگی......''

مگر جیسا کہ لکھا گیا تھا کہ اگر وہ مقابلہ پر آئے گا تو بہت جلد ہلاک ہوگا مگر بھاگے گا تو بھی وہ آفت سے نہیں بچے گا اور اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آئے گی اور ایسا ہی ہوا خدا نے اس شخص کو پکڑا اور صیحون میں اس کے خلاف بغاوت ہوگئی اس کی اپنی بیوی اور اس کا لڑکا اس کے مخالف ہو گئے۔ آخر اس پر فالج گرا اور وہ پیر جس سے وہ خدا کے مسیح کو مچھروں کی طرح مَسلنا چاہتا تھا بے کار ہو گئے اور آخر مصائب کی برداشت نہ لا کر دیوانہ ہو گیا اور چند دن میں مر گیا۔'' (انوار العلوم جلد ۸ صفحہ ۲۱۳ تا ۲۱۵)

عربی منظوم کلام

أُرَبّٰی بِفَضْلِ اللّٰهِ فِیْ حَجْرِ لُطْفِهٖ وَفِیْ کُلِّ مَیْدَانٍ اُعَانُ وَاُنْصَرُ

میں خدا کی کنار عاطفت میں پرورش پا رہا ہوں- اور ہر ایک میدان میں مدد دیا جاتا ہوں

وَقَدْ خَصَّنِیْ رَبِّیْ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ وَّنَصْرٍ وَّ تَائِیْدٍ وَّ وَحْیٍ یُّکَرَّرُ

اور میرے ربّ نے اپنے فضل اور رحمت سے مجھے خاص کر دیا- اور نیز تائید اور نصرت اور متواتر وحی سے مجھے مخصوص فرمایا

سَقَانِیْ مِنَ الْاَسْرَارِ کَاسًا رَوِیَّةً هَدَانِیْ اِلٰی نَهْجٍ بِهٖ الْحَقُّ یَبْهَرُ

مجھے وہ پیالہ پلایا جو سیراب کرنے والا ہے- اور اُس راہ کی مجھے ہدایت کی جس کے ساتھ حق چمکتا ہے

اَقُوْلُ وَلَا اَخْشٰی فَاِنِّیْ مَسِیْحُهٗ وَلَوْ عِنْدَ هٰذَا الْقَوْلِ بِالسَّیْفِ اُنْحَرُ

میں بے دھڑک کہتا ہوں کہ میں خدا کا مسیح موعود ہوں- اگرچہ مَیں اس قول پر تلوار سے قتل بھی کیا جاؤں

وَقَدْ جَاءَ فِی الْقُرْآنِ ذِکْرُ فَضَائِلِیْ وَذِکْرُ ظُهُوْرِیْ عِنْدَ فِتَنٍ تُثَوَّرُ

اور میرے فضائل کا ذکر قرآن میں موجود ہے- اور میرے ظہور کا ذکر بھی پُر آشوب زمانہ میں ہونا لکھا ہے

وَمَا اَنَا اِلَّا مُرْسَلٌ عِنْدَ فِتْنَةٍ فَرُدَّ قَضَاءَ اللّٰهِ اِنْ کُنْتَ تَقْدِرُ

اور میں خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں- پس قضا کے حکم تُو بدل دے اگر تجھے قدرت ہے

تَخَیَّرَنِی الرَّحْمَانُ مِنْ بَیْنِ خَلْقِهٖ لَهُ الْحُکْمُ یَقْضِیْ مَایَشَاءُ وَ یَاْمُرُ

خدا نے مجھے اپنی مخلوقات میں سے چُن لیا ہے- حکم اسی کا حکم ہے جو چاہے کرے-

(اعجاز احمدی (ضمیمہ نزول المسیح) روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۶-۱۶۷)

فارسی منظوم کلام

چوں مرا حکم از پئے قومِ مسیحی دادہ اند　　مصلحت را ابنِ مریم نامِ من بنہادہ اند

جب مجھے عیسائی قوم کے اصلاح کے لئے حکم دیا گیا ہے تو اسی مصلحت سے میرا نام بھی ابن مریم رکھا گیا ہے۔

آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں　　ایں دو شاہد از پئے تصدیقِ من استادہ اند

آسمان سے نشانات کی بارش ہو رہی ہے اور زمین الوقت کہہ رہی ہے یہ دونو گواہ میری تصدیق کے لئے کھڑے ہیں

بے ضرورت نامدم نے آمدم در غیر وقت　　درمن از جہل و تعصب قومِ من اُفتادہ اند

نہ تو میں بے ضرورت آیا ہوں اور نہ بے وقت میری قوم جہالت اور تعصب کی وجہ سے مجھ سے لڑائی کر رہی ہے

سُوئے من اے بدگماں از بدگمانیہا مبیں　　فتنہ ہا بنگر چہ قدر اندر ممالک زادہ اند

اے بدگمان بدظنی سے میری طرف نہ دیکھ فتنوں کی طرف دیکھ کہ کس قدر ہر ملک میں پیدا ہو گئے ہیں

چوں زمیں بکشود یاراں صد درِ فسق و فساد　　پس درے از بہر آں از آسماں بکشادہ اند

اے دوستو۔ جب زمین نے سینکڑوں فسادوں کے دروازے کھول دئے تو ایک دروازہ آسمان پر سے بھی کھولا گیا ہے

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۸)

مردِ میداں باش و حالِ ما ببیں　　نصرتِ آں ذوالجلال ما ببیں

مردِ میدان بن اور ہمارا حال دیکھ۔ نیز ہمارے اُس ذوالجلال کی مدد دیکھ

طعنہ ہا بے امتحاں نامردی است　　امتحاں کُن پس مآلِ ما ببیں

بغیر امتحان کے طعنے دینا نامردی ہے۔ امتحان کر پھر ہمارا نتیجہ اور انجام دیکھ

(تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۹)

حضرت مسیح موعودؑ کی فتح عظیم کی پیشگوئی

درباره ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی ''مدعی نبوت'' امریکہ

حضرت اقدسؑ کے الہامات اور تحریرات کی روشنی میں

ایڈیٹر

انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں عیسائیت میں اٹھنے والا ایک بہت بڑا دجالی فتنہ ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی مدعی نبوت کا تھا جو حضرت عیسٰیؑ کی آمد ثانی سے قبل اپنے تئیں ارہاص الیاس ثالث (ایلیا) قرار دے رہا تھا اور یہ اعلان کر رہا تھا کہ وہ دینِ حق اور امت مسلمہ کو تمام دنیا سے نابود کر دے گا۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ پیشگوئی تھی کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود آ کر ''یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ'' کا اہم کام سرانجام دے گا یعنی صلیبی مذہب کو شکست دے گا اور خنزیر خصلت لوگوں کو دلائل و براہین سے ہلاک کر دے گا۔ چنانچہ اس دجالی فتنہ کے ظاہر ہوتے ہی جری اللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے منادٖ ڈاکٹر ڈوئی کو مقابلۃً دعا کی دعوت دی۔ کاسرِ صلیب حضرت اقدسؑ کو ایسے الہامات ہوئے جن میں ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت کے بارہ میں خبر دی گئی تھی اس بارہ میں آپ کے الہامات اور چند تحریرات کو ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔ حضرت اقدسؑ الاستفتاء مندرجہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:

''وانزل لی ایاتِ منیرۃ لا استطیع اَنْ احصیھا ولا اقدر ان املیھا فاسئلو اھل امریکۃ ماصنع اللّٰہ بذوئی بعد دعائی و تعالو اُریکم اٰیات ربّی و مولائی......''

(روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۱)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ایسے روشن نشان اتارے ہیں کہ میں انہیں شمار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی ان کا اندازہ کر سکتا ہوں۔ اہل امریکہ سے دریافت کرو کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کے بعد ڈوئی کے ساتھ کیا کیا اور آؤ میں تمہیں اپنے رب اور اپنے مولیٰ کے نشانات دکھاؤں۔

حضرت اقدسؑ کے الہامات

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے الاستفتاء میں تاریخ وار جن الہامات کا ذکر کیا ہے انہیں ڈوئی کے متعلق قرار دیا ہے۔ تذکرہ (مجموعہ الہامات وکشوف) ایڈیشن سوم سے ذیل میں دیئے جا رہے ہیں۔

۲۴ر دسمبر ۱۹۰۲ء	''اِنِّیْ صَادِقٌ وَسَیَشْھَدُ اللّٰہُ لِیْ'' (صفحہ ۴۴۷)

۲/فروری ۱۹۰۳ء	''سَنُغْلِيْكَ- اِنِّىْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ- سَاُكْرِمُكَ اِكْرَا مًا عَجَباً- سُمِعَ الدُّعَآءُ- اِنِّىْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً دُعَآءُ كَ مُسْتَجَابٌ'' (صفحہ ۴۵۹)
۲۶/نومبر ۱۹۰۳ء	''میری فتح ہوئی - میرا غلبہ ہوا-'' (صفحہ ۴۹۸)
۱۷/دسمبر ۱۹۰۳ء	''تَرٰى نَصْرًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ- اَنْتَ مَعِىْ وَاَنَامَعَكَ اُرِيْحُكَ وَلَآ اُجِيْحُكَ- اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ-'' (صفحہ ۵۰۰)
۱۲/جون ۱۹۰۴ء	''كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ- كِمِثْلِكَ دُرٌّ لَا يُضَاعُ- لَايَاْتِىْ عَلَيْكَ يَوْمُ الْخُسْرَانِ-'' (صفحہ ۵۱۶)
۳۰/مارچ ۱۹۰۶ء	''اَلْمُرَادُ حَاصِلٌ'' (صفحہ ۶۰۶)
۹/اپریل ۱۹۰۶ء	''نَصْرٌمِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِيْن- اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَكَ مَقَاماً مَّحْمُوْدًا-'' (صفحہ ۶۰۹)
۷/جون ۱۹۰۶ء	''اِنِّىْ اُرِيْكَ مَايُرْضِيْكَ-'' (الاستفتاء وتذکرہ ایڈیشن سوم صفحہ ۶۲۴)
۱۰/جولائی ۱۹۰۶ء	''دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے-'' (صفحہ ۶۲۷)
۲۳/اگست ۱۹۰۶ء	''آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا-'' (صفحہ ۶۷۰)
۲۶، ۲۷ستمبر ۱۹۰۶ء	''اے مظفر تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری بات سُن لی- خدا تیرے لئے لڑکا دے گا-'' ''بَلَجَتْ اٰيَاتِىْ- وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمُ الْفَتْحُ-'' (صفحہ ۶۷۵)
۲۰/اکتوبر ۱۹۰۶ء	''اَللّٰهُ عَدُوُّ الْكَاذِبِ وَاِنَّهٗ يُوْصِلُهٗ اِلٰى جَهَنَّمَ- اُغْرِقَتْ سَفِيْنَةُ الْاَ ذَلِّ- اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ-'' (الاستفتاء وتذکرہ ایڈیشن سوم صفحہ ۶۷۸)
یکم فروری ۱۹۰۷ء	''روشن نشان- ہماری فتح ہوئی-'' (صفحہ ۶۹۲)
۹، ۱۰، ۲۳/فروری ۱۹۰۷ء	''اَلْعِيْدُ الْاٰخَرُتَنَالُ مِنْهُ فَتْحًا عَظِيْماً...... دَعْنِىْ اَقْتُلْ مَنْ اٰذَاكَ- اِنَّ الْعَذَابَ مُرَبَّعٌ وَّمُدَوَّرٌ...... وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ-'' (صفحہ ۶۹۴-۶۹۵-۶۹۸)
۷/مارچ ۱۹۰۷ء	''نَعَيْتُ- اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّادِقِيْنَ-'' (صفحہ ۷۰۲)

حضرت اقدسؑ کی تحریرات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''......خدا نے کسرِ صلیب کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب نے مسیح کو توڑا تھا اور اس کو زخمی کیا تھا دوسرے وقت میں مسیح اس کو توڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ کیونکہ خدا کے نبی مغلوب نہیں رہ سکتے۔ سو سنہ عیسوی کی بیسویں صدی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیب کو مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے......''

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲۱ روحانی خزائن جلد ۲۲)

○ حضرت اقدسؑ نے ڈاکٹر ڈوئی کی ذلت و ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے تیسویں نشان کو یوں بیان فرمایا:۔

''ایک شخص ڈوئی نام امریکہ کا رہنے والا تھا اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا اور اسلام کا سخت دشمن تھا اس کا خیال تھا کہ میں اسلام کی بیخ کنی کروں گا۔ حضرت عیسیٰ کو خدا مانتا تھا۔ میں نے اس کی طرف لکھا تھا کہ میرے ساتھ مباہلہ کرے اور ساتھ اس کے یہ بھی لکھا کہ اگر وہ مباہلہ نہیں کرے گا تب بھی خدا اس کو تباہ کر دے گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی امریکہ کے کئی اخباروں میں شائع کی گئی اور اپنے انگریزی رسالہ میں بھی شائع کی گئی۔ آخر اس پیشگوئی کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی لاکھ روپیہ کی ملکیت سے اس کو جواب مل گیا اور بڑی ذلت پیش آئی اور آپ مرض فالج میں گرفتار ہو گیا ایسا کہ اب وہ ایک قدم بھی آپ نہیں چل سکتا۔ ہر ایک جگہ اٹھا کر لے جاتے ہیں اور امریکہ کے ڈاکٹروں نے رائے دی ہے کہ اب یہ قابل علاج نہیں شاید چند ماہ تک مر جائے گا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲۶ روحانی خزائن جلد ۲۲)

''......امریکہ میں ایک شخص اِن دنوں میں موجود ہے جس کا نام ڈوئی ہے اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا ہے او روہ حضرت عیسیٰ کو خدا سمجھتا ہے اور الیاسؑ نبی کا اوتار اپنے تئیں خیال کرتا ہے اور ملہم یعنی الہامی ہونے کا مدعی ہے اور اپنی خوابیں اور الہام لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اس دعوے سے کہ سچے نکلے ہیں اور اعتقاد اس کا جیسا کہ میں نے بیان کیا یہ ہے کہ وہ ایک عاجز انسان کو رب العالمین سمجھتا ہے۔ اس کے چال چلن کے نسبت یہ کہنا کافی ہے کہ اس کی ماں ایک زانیہ عورت تھی اور اس کو خود اقرار ہے کہ وہ ولد الزنا ہے اور قوم کا موچی ہے ور ایک بھائی اس کا آسٹریلیا میں موچی کا کام کرتا ہے اور یہ باتیں صرف دعویٰ نہیں بلکہ وہ تمام اخبارات اور چٹھیات ہمارے پاس موجود ہیں جن سے اس کی یہ خاندانی حالت ثابت ہوتی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶ روحانی خزائن جلد ۲۲)

○ ڈاکٹر ڈوئی کے نشان کو اللہ تعالیٰ کی نصرت کا موجب قرار دیتے ہوئے حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

''......ان من نموذج نصرته تعالیٰ ومن شهاداته علیٰ صدقی اٰیة اظهر ها الله تعالیٰ لتائیدی باهلاك رجل اسمه' ڈوئی۔ وتفصیل هذا الاٰیة الجلیلة۔ والمعجزة العظیمة انّ رجلًا مسمّی بڈوئی کان فی امریکه من النصاری المتموّلین والقسّیسین المتکبّرین۔ وکان معه زهاء مایة الفٍ من المریدین۔ وکانو یطیعونه کالعبادو الاماء علیٰ منهج

اليسوعيين- وكان كثير الشهرة فى قومه وغير قومه...... وكان يدّعى الرّسالة والنّبوّة مع اقرار الوهيّة ابن مريم- ويسبّ ويشتم رسُولنا الاكرم-''

(الاستفتاء ملحقہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی جلد ۲۲ صفحہ ۶۸۵)

(ترجمہ) میرے صدق کے نشانات کی شہادتوں کا نمونہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ڈوئی نامی شخص کی ہلاکت کے لئے ظاہر کیا ہے اور اس نشان کی اور ایک عظیم معجزہ کی تفصیل یہ ہے کہ امریکہ کے عیسائیوں اور ان کے منادوں میں سے اک شخص مسمی ڈوئی جو بڑا متکبر ہے اور اسکے ایک لاکھ پیروکار ہیں جو اس کی غلاموں اور لونڈیوں کی طرح اطاعت کرتے ہیں اور وہ اپنی قوم اور دوسری قوموں میں بڑی شہرت رکھتا ہے...... وہ رسالت ونبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور ابن مریم کو خدا کہتا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کرتا ہے-

- ڈاکٹر ڈوئی کے بغض وعناد کے بارے میں حضرت اقدس فرماتے ہیں:

''......وكان يقول انّى ساقتل كلّ من كان من المسلمين- ولا اترك نفسًا من الموحّدين المومنين- وكان من الذين يقولون مالايفعلون- وعلا فى الارض كفرعون''

(الاستفتاء حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸۶ روحانی خزائن جلد ۲۲)

ترجمہ: وہ کہتا تھا کہ میں تمام مسلمانوں کو ہلاک کردوں گا اور اہل توحید اور مومنوں میں سے کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا اور وہ ان لوگوں میں تھا کہ جو کہتے ہیں اور کرتے نہیں اور وہ زمین پر فرعون کی طرح سرکش تھا-

- آپ نے اسے دعوت مباہلہ دی اور اس کے افترا کی قلعی کھولی- فرمایا:

''ولمّا اقترب يوم هلاكه دعوته- وكتبتُ اليه ان دعواك باطلٌ ولست الاكذّابًا مفتريًا لجيفة الدّنيا الدنيّة- وليس عيسىٰ الّا نبيًا...... فاخش الذى يرىٰ كذبك وانى ادعوك الى الاسلام والدّين الحق- فان توليت وأعرضتَ عن هٰذ الدعوة فتعال نباهل ونجعل لعنت اللّه...... وانّ اللّه يفتح بينى بينك ويهلك الكاذب فى زمن حيات الصادق ليعلم الناس مَنْ صدق ومن كذب...... وَواللّه انّى انا المسيح الموعود الذى وُعدمجيئه فى اٰخرالزمن...... وانّ عيسىٰ قدمات وان مذهب التثليث باطل و انك تفترى على اللّه فى دعوى النبوة-''

(ایضاً صفحہ ۶۸۸)

(ترجمہ) جب اس کی ہلاکت کا وقت قریب آیا تو میں نے اس کو دعوت مباہلہ دی اور اسے لکھا کہ تیرا دعویٰ باطل ہے اور تو کذاب اور مفتری ہے اور یہ افتراء کمینی دنیا کے مُردار کے حصول کے لئے تو کرتا ہے اور حضرت عیسیٰ ایک نبی تھے پس تو اپنے کذب کی وجہ سے اس سے ڈر جو تجھے دیکھ رہا ہے اور میں تجھے دین حق کی دعوت دیتا ہوں...... پس اگر تو نے منہ موڑا اور اعراض کیا تو آ میرے ساتھ مباہلہ کر اور یہ کہ ہم ایک دوسرے

پر حق کو ترک کرنے کے باعث پر لعنت کریں...... اور اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کردے کہ جو جھوٹا ہے سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے اور تا کہ لوگ جان لیں کہ کون صادق اور کون کاذب ہے۔ اور خدا کی قسم میں مسیح موعود ہوں جس کے آخری زمانہ میں آنے کا وعدہ کیا گیا تھا...... اور عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں اور تثلیث کا نظریہ غلط ہے اور تو دعویٰ نبوت سے اللہ تعالیٰ پر افترا کرتا ہے۔''

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈاکٹر ڈوئی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تو مباہلہ نہ بھی کرے گا تو بھی اپنے افتراء کے باعث ہلاک ہوگا: فرمایا:

''وقلتُ لِذٰلك المفترى ان كنت لاتباهل بعد هٰذا الدّعْوة ومع ذٰلك لاتتوب ممّا تفترى على الله بادِّعاء النّبوة- فلاتحسب انّك تنجوبهٰذه الحيلة- بل الله يهلك بعذاب شديدٍ مع الذلة الشديدة-'' (ایضاً صفحہ ۶۹۰)

(ترجمہ) میں نے اس مفتری سے کہا کہ اگر تو مباہلہ نہ بھی کرے گا اور جو تو نے دعویٰ نبوت کر کے ''اللہ تعالیٰ پر افتراء کیا ہے یہ نہ سمجھ کہ اس حیلہ سے نجات پائے بلکہ تو سخت ذلت کے عذاب سے ہلاک ہوگا۔''

- حضرت مسیح موعودؑ نے ڈاکٹر ڈوئی کے خبث باطن کی وجہ سے اسے خنزیر کہا۔ فرمایا:

''ويعلمها من قرا ها من غير الشك و الشبهة فكفاكَ ايها النّاظر التخمين خُبث هذا المفترى هذا الكلمات- ولذٰلك سماه النبى صلى الله عليه وسلم خنزير- وسرّ ته نجاسة الشرك والمفتريات-'' (ایضاً صفحہ ۶۹۷-۶۹۸)

(ترجمہ) اور بلا شک وشبہ اے ناظرین جانتے ہو کہ اس کے کلمات سے جو اس مفتری کا خبث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خنزیر کا نام دیا ہے۔

- حضور نے اس کے بدانجام کے بارہ میں فرمایا:

''...... ثم بعد كل خزى وذلّة فلج من الرّاس الى القدم- وكان ينقل من مكان الى مكان فوق ركاب الناس- ثمّ لَحِق به الجنون فغلب عليه الهذيان فى الكلمات والاضطراب فى الحركات والسكنات وكان ذٰلك اٰخر المخزيات- ثمّ ادركه الموت بانواع الحسرات-''

(ایضاً صفحہ ۷۰۰)

(ترجمہ) پھر اسے سب ذلتوں کے بعد اس کے سر سے پاؤں تک فالج کی ذلت آئی...... اور اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا رہا...... پھر اسے جنون لاحق ہوا اور باتوں میں ہذیانی کیفیت کا غلبہ ہوا۔ اور حرکات و سکنات میں بے چینی۔ یہ ذلتوں میں سے آخری تھی۔ پھر اسے بہت حسرتوں سے موت نے پکڑ لیا۔

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فتح عظیم کے عنوان سے تحریر فرمایا کہ:

’’ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی امریکہ کا جھوٹا نبی میری پیشگوئی کے مطابق مرگیا۔

’’غرض بغض دینِ متین کی وجہ سے اس کے اندر سخت ناپاک خصلتیں موجود تھیں اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کا کچھ قدر نہیں ایسا ہی وہ توحید اسلام کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اس کا استیصال چاہتا تھا۔ اور حضرت عیسیٰ کو خدا جانتا تھا اور تثلیث کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے اتنا جوش رکھتا تھا کہ میں نے باوجود اس کے کہ صدہا کتابیں پادریوں کی دیکھیں مگر ایسا جوش کسی میں نہ پایا چنانچہ اس کے اخبار لیوز آف ہیلنگ مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۰۳ء اور ۱۴ر فروری ۱۹۰۷ء میں یہ فقرے ہیں۔

’’میں خدا سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آوے کہ اسلام دنیا سے نابود ہو جاوے اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا اسلام کو ہلاک کر دے۔‘‘

اور پھر اپنے پرچہ اخبار ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۳ء میں اپنے تئیں سچا رسول اور سچا نبی قرار دے کر کہتا ہے کہ۔ ’’اگر میں سچا نبی نہیں ہوں تو پھر روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو خدا کا نبی ہو۔‘‘ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۰۵ روحانی خزائن جلد ۲۲)

’’جب اس کی شوخی انتہاء تک پہنچی تو میں نے انگریزی میں ایک چٹھی اس کی طرف روانہ کی اور مباہلہ کے لئے اس سے درخواست کی تا خدا تعالیٰ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کرے۔ یہ درخواست دو مرتبہ یعنی ۱۹۰۲ اور پھر ۱۹۰۳ء میں اس کی طرف بھیجی گئی تھی اور امریکہ کے چند نامی اخباروں میں بھی شائع کی گئی تھی‘‘ (ایضاً صفحہ ۵۰۵)

’’......کئی دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تو غالب ہوگا اور دشمن ہلاک کیا جائے گا اور پھر ڈوئی کے مرنے سے قریباً پندرہ دن پہلے خدا تعالیٰ نے اپنی کلام کے ذریعہ سے مجھے میری فتح کی اطلاع بخشی جس کو میں اس رسالہ میں جس کا نام ہے قادیان کے آریہ اور ہم اس کے ٹائٹل پیج کے پہلے ورق کے دوسرے صفحہ میں ڈوئی کی موت سے قریباً دو ہفتہ پہلے شائع کر چکا ہوں اور وہ یہ ہے۔‘‘

’’تازہ نشان کی پیشگوئی

خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی وہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا (یعنی ظہور اس کا صرف ہندوستان تک محدود نہیں ہوگا) اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے۔ کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا۔ تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اس کی طرف سے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھاوے۔

الـــــــــــــــــــــــمشتہـــــــــــــــــــــــر

میرزا غلام احمد مسیح موعود مشتہرہ ۲۰ر فروری ۱۹۰۷ء (ایضاً صفحہ ۵۱۶)

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

پیشگوئی ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کا مہتم بالشان ظہور

یہ پیشگوئی ہستی باری تعالیٰ اور صداقت احمدیت کی روشن دلیل ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود............ کی چند تصریحات

مرتب: مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود...... نے امریکہ کے ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کے بارہ میں پیشگوئی اور اس کے ظہور کے بارہ میں بعض تصریحات فرمائی ہیں جو درج ذیل ہیں:

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود...... ہستی باری تعالیٰ کی دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''...... عیسائیوں میں سے ڈوئی نے امریکہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے یہ ناپاک کلمات شائع کئے کہ ''میں خدا سے دعا کرتا ہوں وہ دن جلد آئے کہ اسلام دنیا سے نابود ہو جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا اسلام کو ہلاک کر۔'' تو صرف یہ حضور مسیح موعود ہمارے امام علیہ السلام ہی تھے جنہوں نے اس کے مقابلے میں اشتہار دیا کہ اے شخص جو مدعی نبوت ہے آ اور میرے ساتھ مباہلہ کر ہمارا مقابلہ دعا سے ہوگا اور ہم دونوں خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ہم میں سے جو شخص کذاب ہے وہ پہلے ہلاک ہو (ٹیلی گراف ۵ جولائی ۱۹۰۳ء) لیکن اس نے رعونت سے کہا کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا اگر میں اپنا پاؤں ان پر رکھوں تو ان کو کچل کر مار ڈالوں (ڈوئی کا اخبار دسمبر ۱۹۰۳ء) مگر حضور نے فرمایا تھا اور اسی اشتہار ۲۳ راگست ۱۹۰۳ء میں شائع کیا تھا کہ اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد آفت آنے والی ہے۔ اے خدا اور کامل خدا یہ فیصلہ جلد کر اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے۔ پھر اس کے بعد معزز ناظرین سنو کیا ہوا۔ وہ جو شہزادوں کی زندگی بسر کرتا تھا جس کے پاس سات کروڑ نقد تھا اس کی بیوی اور اس کا بیٹا دشمن ہو گئے اور باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے آخر اس پر فالج گرا پھر غموں کے مارے پاگل ہو گیا آخر مارچ ۱۹۰۷ء میں بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ جیسا کہ خدا نے اپنے مامور کو پہلے اطلاع دی اور جیسا کہ حضرت اقدس نے ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں شائع فرمایا تھا۔ خدا فرماتا ہے کہ ''میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی وہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہو گا'' ہلاک ہو کر خدا کی ہستی پر گواہی دے گیا۔'' (انوار العلوم جلد ۴ صفحہ ۶۹ لیکچر دس دلائل ہستی باری تعالیٰ)

- آپ نے اس نشان کو صداقت احمدیت کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

''...... امریکہ میں ایک شخص ڈوئی اٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لائے ہوئے اسلام کو مٹانے اور عیسائیت

کو پھیلانے آیا ہوں۔ اس کو للکارتا ہے کہ آ مجھ (حضرت مسیح موعود ...... ناقل) سے مقابلہ کر اور دیکھ کہ اسلام غالب آتا ہے یا عیسائیت۔ یہ سن کر وہ کہتا ہے کہ اس کی طاقت ہی کیا ہے میں اسے موری کے کیڑے کی طرح مسل دوں گا۔ اس کے جواب میں وہ انسان کہتا ہے کہ خدا تجھے ذلیل اور رسوا کرے گا اس پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ ڈوئی کا باپ اعلان کرتا ہے کہ یہ حرام کا لڑکا ہے۔ پھر اس کے بیوی بچے اس سے الگ ہو جاتے ہیں اور اس کی برائیاں اور بدکاریاں دنیا میں ظاہر کرتے ہیں پھر اس پر فالج گرتا او ذلت اور رسوائی کی موت سے مرتا ہے۔''

(انوار العلوم جلد ۵ صفحہ ۴۷، ۴۸ لیکچر صداقت احمدیت)

- پھر اس نشان کو خدا کا ایک زبردست نشان قرار دیا۔ فرمایا:۔

''امریکہ کے ایک شخص ڈوئی نامی نے جو شکاگو کا رہنے والا اور ایک بڑے فرقہ کا بانی تھا اور الیاس ہونے کا دعویٰ رکھتا تھا جب ایک موقعہ پر اسلام کے خلاف بہت زہر اگلا تو آپ نے اس کے خلاف ایک اشتہار شائع کیا۔ اور اس کے متعلق خبر دی کہ وہ سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ چنانچہ اس کے بعد اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے خلاف ہو گئے اور وہ حرام زادہ ثابت کیا گیا اور اس کے مریدوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آخر فالج میں مبتلا ہوا اور دیوانہ ہو کر مرا۔ اس قسم کے نشانات تو بہت سے ہیں۔ لیکن اس شخص کا اس لئے خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ وہ یورپ و امریکہ میں خاص شہرت رکھتا تھا اور دونوں براعظموں میں اس کے مرید پھیلے ہوئے تھے''

(انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۵۵۵-۵۵۶ زندہ خدا کے زبردست نشان)

- ڈاکٹر ڈوئی کے نشان کا پورا ہونا صداقتِ احمدیت کی روشن دلیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''الیگزنڈر ڈوئی (Alexander Dowie) امریکہ کا ایک مشہور آدمی تھا۔ یہ شخص اصل میں آسٹریلیا کا رہنے والا تھا وہاں سے امریکہ چلا گیا۔ ۱۸۹۲ء میں اس نے مذہبی وعظ کہنے شروع کئے اور جلد ہی اس دعوے کی وجہ سے کہ اسے بلا علاج کے شفاء بخشنے کی طاقت ہے اس نے مقبولیت عامہ حاصل کرنی شروع کر دی۔ ۱۹۰۱ء میں اس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مسیح کی آمد ثانی کے لئے بطور ایلیا کے ہے اور اس کا راستہ صاف کرنے آیا ہے چونکہ علامات ظہور مسیح کے پورا ہونے کی وجہ سے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو مسیح کی آمد کا انتظار لگ رہا تھا اس دعوے سے اس کو بہت ترقی ہوئی۔ اس نے ایک زمین خرید کر اس پر صیحون نامی ایک شہر بسایا اور اعلان کیا مسیح اسی شہر میں اتریں گے۔ بڑے بڑے مالدار لوگوں نے سب سے پہلے مسیح کو دیکھنے کی غرض سے لاکھوں روپیہ خرچ سے زمین خرید کر وہاں مکان بنوائے اور یہ اس شہر میں ایک بادشاہ کی طرح رہنے لگا۔ اس کے مرید تھوڑے ہی عرصے میں ایک لاکھ سے زیادہ بڑھ گئے اور تمام بلاد مسیحیہ میں اس کے منادِ تبلیغ کے مقرر کئے گئے۔ اس شخص کو اسلام سے سخت عداوت تھی اور ہمیشہ اسلام کے خلاف سخت کلامی کرتا رہتا تھا۔ ۱۹۰۲ء میں اس نے شائع کیا کہ اگر مسلمان مسیحیت کو قبول نہ کریں گے تو وہ سب کے سب ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ اس پیشگوئی کی خبر حضرت اقدس مسیح موعود کو ملی تو آپ نے فوراً اس کے خلاف ایک اشتہار شائع کیا جس میں اسلام کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھا کہ مسیحیت کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے کروڑوں آدمیوں کو ہلاک کرنے کی کیا ضرورت ہے میں خدا کی طرف سے مسیح کر کے بھیجا گیا ہوں مجھ سے مباہلہ کر کے دیکھ لو اس سے سچے اور جھوٹے مذہب کا فیصلہ ہو جائے گا اور لوگوں کو فیصلہ کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ اشتہار

آپ کا ستمبر ۱۹۰۲ء میں شائع کیا گیا اور اس کثرت سے یورپ اور امریکہ میں شائع کیا گیا کہ دسمبر ۱۹۰۲ء سے لے کر ۱۹۰۳ء کے اختتام تک اس اشتہار پر مختلف اخبارات امریکہ و یورپ میں ریویو چھپتے رہے جن میں تقریباً چالیس اخبارات نے اپنے پرچے یہاں بھی بھیجے۔ اس قدر اخبارات میں اشتہار کی اشاعت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کم سے کم بیس پچیس لاکھوں آدمیوں کو اس دعوت مباہلہ کا علم ہو گیا ہو گا۔

اس اشتہار کا ڈوئی نے جواب تو کوئی نہ دیا، اسلام کے خلاف بددعائیں کرنا شروع کر دیں اور اس پر سخت حملے شروع کر دیئے۔ ۱۴ فروری کو اس نے شائع کیا کہ ''میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آوے کہ اسلام دنیا سے نابود ہو جاوے اے خدا تو ایسا ہی کر اے خدا! اسلام کو ہلاک کر دے۔'' پھر ۵ راگست ۱۹۰۳ء میں شائع کیا کہ ''انسانیت پر اس سخت بدنما دھبے (اسلام) کو صیحون ہلاک کر کے چھوڑے گا''۔ جب حضرت اقدسؑ نے دیکھا کہ یہ شخص اپنی مخالفت سے باز نہیں آتا تو آپ نے ۱۹۰۳ء میں ایک اور اشتہار دیا جس کا نام تھا ''ڈوئی اور پگٹ کے متعلق پیشگوئیاں''۔ اس اشتہار میں آپؑ نے لکھا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت اس لئے بھیجا ہے تا کہ اس کی توحید کو قائم کروں اور شرک کو مٹا دوں اور پھر لکھا کہ امریکہ کے لئے خدا نے مجھے یہ نشان دیا ہے کہ اگر ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے اور میرے مقابلہ پر خواہ صراحتاً یا اشارتاً آ جائے تو وہ ''میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا''۔ اس نے لکھا کہ ڈوئی کو میں نے پہلے بھی دعوت مباہلہ دی تھی مگر اس نے اب تک اس کا کوئی جواب نہیں دیا اس لئے آج سے اس کو سات ماہ کی جواب کے لئے مہلت دی جاتی ہے پھر لکھا ہے ''پس یقین رکھو کہ اس کے صیحون پر جلد ایک آفت آنے والی ہے آخر میں بلا اس۔ کے جواب کا انتظار کئے دعا کی کہ اے خدا ''یہ فیصلہ جلد تر کر کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے۔......

......حضرت اقدسؑ کے یہ الفاظ کہ وہ دیکھتے ہی دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔ ڈوئی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کر گیا......''

(دعوۃ الامیر انوار العلوم جلد ۷ صفحہ ۵۳۱ تا ۵۳۵)

حضرت مصلح موعود......کی ان تصریحات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کے بارہ میں پیشگوئی پورا ہونے سے جہاں ہستی باری تعالیٰ کا وجود ثابت ہوتا ہے وہاں احمدیت کی صداقت بھی اظہر من الشمس ہے۔

(بقیہ صفحہ سے)

○ حضرت اقدسؑ نے اس نشان کو کسرِ صلیب اور قتل خنزیر کا موجب قرار دیا:

''اب ظاہر ہے کہ اس (ڈاکٹر ڈوئی کی موت ...... ناقل) سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہو گا۔ چونکہ میرا اصل کام کسرِ صلیب ہے۔ سو اُس کے مرنے سے ایک بڑا حصّہ صلیب کا ٹوٹ گیا۔''

''......پس میں قسم کھ سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔'' ☆ (ایضاً صفحہ ۵۱۳)

☆ الحمد للہ کہ آج نہ صرف میری پیشگوئی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کمال صفائی سے پوری ہوگئی۔

احمدی سے

احمدی اٹھ! ہے لبِ دُنیا پہ جاں تیرے بغیر
قالبِ گیتی ہے بے تاب و تواں تیرے بغیر

چار سُو پھرتے نظر آتے ہیں یزداں ناشناس
اہرمن آباد ہے سارا جہاں تیرے بغیر

خندہ زن ہے ظلمتِ عصیاں خورِ تقدیس پر
نوحہ زن ہے عظمتِ کرّوبیاں تیرے بغیر

رو رہا ہے سر بزانو ہو کے ویرانوں میں دیں
سو رہی ہے قسمتِ اسلامیاں تیرے بغیر

پھیکی پھیکی سی ہے شمعِ سرمدی کی رَوشنی
سُونی سُونی سی ہے بَزمِ لامکاں تیرے بغیر

مُنتظر ہیں مہرِ عالمتاب کی رنگینیاں
مضطرب ہے آسمانِ ضوفشاں تیرے بغیر

مولانا مصلح الدین راجیکی مرحوم

مسیحا ۲۰۰۰ء سیمپوزیم

منعقدہ کارتھیج کالج کنوشا وسکانسن (امریکہ) مورخہ ۱۲راگست ۲۰۰۰ء پر

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

پیغام

۵راگست ۲۰۰۰ء

میرے پیارے بھائیو اور بہنو!

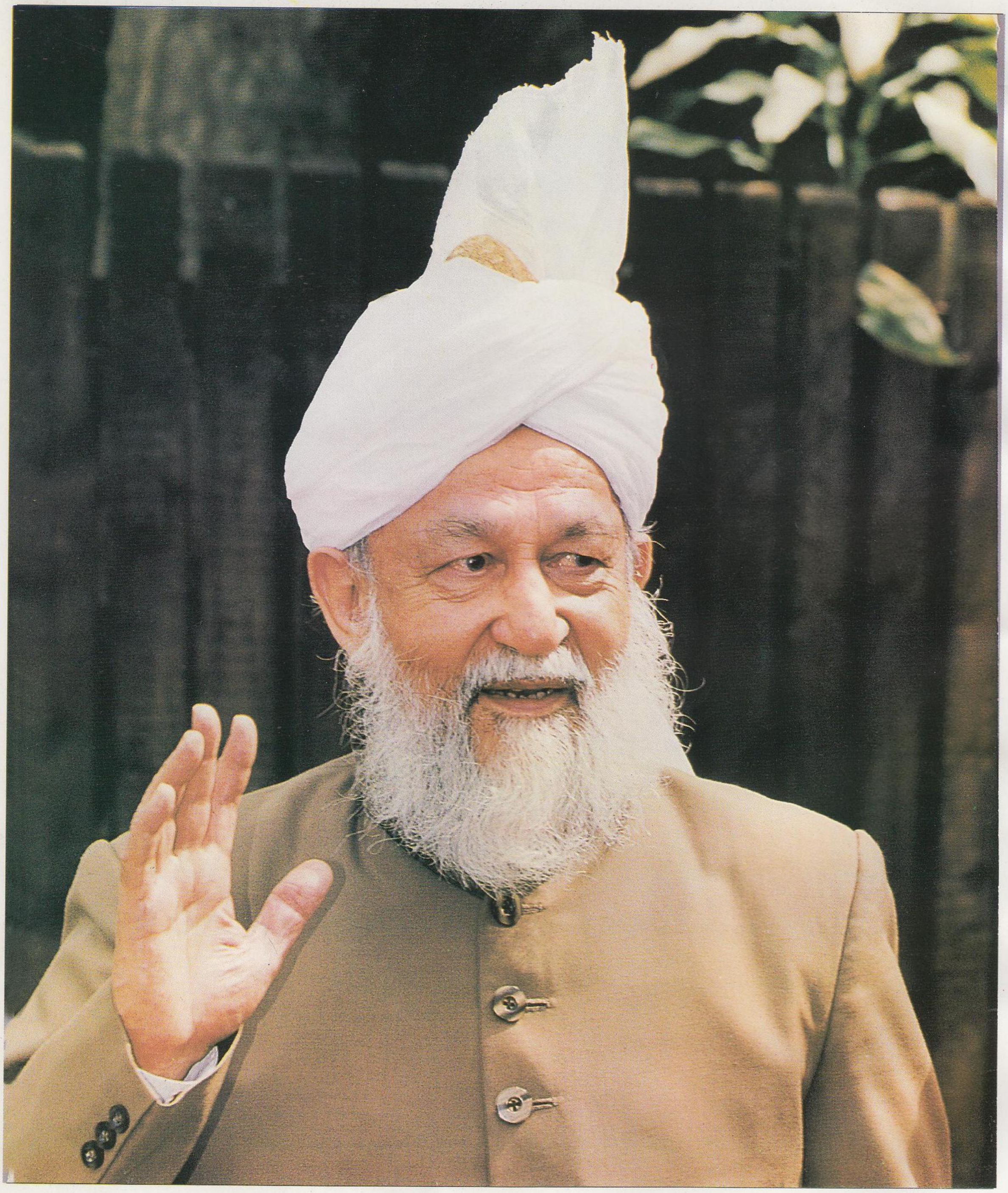
مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے فرقہ کے لوگ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں زائن شہر (صیحون) کے قریب ایک کانفرنس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (۱۸۳۵ء-۱۹۰۸ء) کی عظیم الشان پیش گوئی کے پورے ہونے کی یاد میں منعقد کر رہے ہیں- میں اس کانفرنس کے شرکاء پر خدا تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کے نزول کے لئے دعا گو ہوں-

وہ حالات جو اس عظیم الشان پیش گوئی کا موجب بنے اس وقت جو امریکہ میں متعدد مضامین چھپے اور جس طریقے سے اس پیش گوئی کا ظہور ہوا وہ اس کانفرنس میں آپ کے سامنے بالتفصیل پیش کئے جائیں گے- اسی طرح اس کانفرنس میں وہ مواد بھی پیش کیا جائے گا جو جماعت احمدیہ امریکہ نے اس سلسلے میں اکٹھا کیا ہے-

جان الیگزنڈر ڈوئی ۱۸۴۷ء میں ایڈنبرگ میں پیدا ہوا- اس نے لوگوں کو شفا بخشنے کی کسی حد تک مہارت پیدا کر لی تھی- ۱۸۸۸ء میں وہ امریکہ آیا اور اپنے اخبار ''اوراقِ شفا'' (LEAVES OF HEALING) کا اجراء کیا-

اس نے کرسچین کیتھولک چرچ فرقے کی بنیاد ڈالی- وہ تثلیث کے عقیدے کا سرگرم مبلغ تھا- ۱۹۰۱ء میں اس نے ایک قصبہ کو بنانا شروع کیا اور اس کا نام صیحون (زائن) رکھا- پھر الیاس سوم ہونے کا مدعی بن بیٹھا- ڈوئی اسلام کا شدید معاند تھا- اس نے آنحضرت ﷺ کے خلاف ایک جارحانہ، سخت نکتہ چینی اور گالیوں کی مہم شروع کی اور وہ اسلام کو نابود کرنا چاہتا تھا-

حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے آقاؐ کے خلاف بے بنیاد الزامات کا شدید دُکھ تھا- جب کہ آپ کے ہم عصروں نے اس بزعمِ خود ''الیاس'' کی روک کے لئے کوئی تدبیر بھی نہ کی- حضرت مسیح موعود نے ڈوئی کو دعوتِ مبارزت دی اور ۱۹۰۲ء میں اپنے پُرزور پیغام میں مسٹر ڈوئی کو مقابلہ دعا کی تجویز پیش کی کہ دونوں میں سے جو کوئی جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے-



حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''یہ یاد رہے کہ میں ملک کا ایک عام شہری نہیں ہوں- میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا ڈوئی کو انتظار ہے-صرف فرق یہ ہے کہ ڈوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود ۲۵ سال کے عرصے میں ظاہر ہوگا جب کہ میں اعلان کرتا ہوں کہ وہ پہلے سے ظہور کر چکا ہے اور وہ میں ہوں.......... اگر تمام مسلمانوں کی ہلاکت کی بجائے ڈوئی کا مقصد صرف میری ہلاکت سے نکل سکتا ہے تو اس سے ایک عظیم نشان ظاہر ہوگا- اس کے نتیجے میں لاکھوں آدمی مریم کے بیٹے کو خدا کا بیٹا تسلیم کریں گے اور ڈوئی پر بھی ایمان لے آئیں گے اور اس کے رسول ہونے پر بھی-''

(ریویو آف ریلیجنز (اردو) جلد اول شمارہ نمبر ۹ صفحہ ۳۴۲-۳۴۸)

حضرت مسیح موعودؑ کے اس چیلنج کا امریکہ کے اخبارات میں وسیع پیمانے پر چرچا ہوا- ڈوئی نے اپنے اخبار ''اوراق شفاء'' دسمبر ۱۹۰۳ء میں زہرافشانی کی جو اس کے تمام کاروبار کے بتدریج زوال اور اذیت ناک موت کا باعث بنی اور یہی پیش گوئی حضرت مسیح موعودؑ نے کی تھی-

یہ دعویٰ ایک عام مطالعہ کرنے والے کے لئے ایک صدی قبل امریکہ کے ایک پاگل کی بڑ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا- اور شاید اس کا انجام بھی ایک اتفاق ہی سمجھا جائے لیکن سچائی سے آنکھیں موند لینے کے مترادف ہوگا نہ کہ حقائق کا عقل کے معیار پر پورا اترنے والا ادراک ہوگا-

حقیقت حال یہ ہے کہ تمام بڑے مذاہب خدا تعالیٰ کی فرستادہ شخصیت کے ظہور کی خبر دیتے ہیں جو انسانیت کے لئے امید کا نیا دور ہوگا اور اسے ایک ہاتھ اور عقیدہ پر جمع کرے گا- افسوس کہ تمام بڑے مذاہب کا متفقہ خیال محض خواب وخیال کی دنیا ہے کیونکہ ہر مذہب کے ماننے والے کو ایک مختلف شخصیت کا انتظار ہے جو صرف اس کے مذہب ہی سے تعلق رکھتی ہے اور اسے اپنی ہی نامعقول امیدوں سے تراشا گیا یہ سوال ہے کہ کیا موعود صرف ایک ہی شخص ہے یا بہت سے اشخاص کا ایک ہی وقت میں ظہور ہے-

ہزاروں سال سے یہود حضرت عیسیٰؑ کے ظہور کے آرزومند چلے آتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ وہ آ بھی چکا اور چلا بھی گیا- لیکن اس طرح نہیں جیسا کہ انہیں توقع تھی اور نہ ہی اس طرح جس طرح کا ظہور انہوں نے مقرر کر چھوڑا تھا- انہیں ایک جنگجو مسیح کی انتظار تھی- جو سر پر تاج پہن کر ظاہر ہوتا اور شاہی تخت پر متمکن ہوتا- اسے اسرائیل کی فوجوں کی کمان روم کی مطلق العنان حکومت کے خلاف کرنی چاہیئے تھی- انہیں یسوع کو رد کئے ہوئے دو ہزار سال گزر گئے- (آپ پر بحثیت مسیح کے سلامتی ہو) تاہم ان کی توقعات کے مطابق کوئی مسیح نہ آیا- ان کے اس اعتقاد کہ الیاسؑ کا ظہور جسمانی طور پر مسیح کے ظہور سے قبل ہونے میں مسیح کے راستے میں بڑی موثر رکاوٹ ڈال دی جس کا انہیں انتظار تھا- فی الحقیقت یہود کی حالت مسیح کے یکسر انکار پر منتج ہوتی ہے-

باقی تمام مذاہب جنہیں عالمی مصلح کا انتظار ہے ان کی حالت یہود سے مختلف نہیں ہے- دراصل ایکٹر (ACTOR)

کوئی اور ہیں لیکن یہ ان کا سوانگ کسی دوسرے بھیس میں بھرتے ہیں- مثال کے طور پر ذرا چشم تصور میں لائیں کہ ایک مسیح زمین پر اپنے دوسرے ظہور میں اسی طمطراق سے جیسا کہ عیسائیوں نے مقرر کر رکھا ہے آتا ہے جیسا کہ انہیں اس کی آمد ثانی کا لفظاً انتظار ہے- ایک خدا کا بیٹا جو اپنے جنتی تاج وتخت کو چھوڑ کر آتا ہے اور دو ہزار سال بعد آسمانوں سے اترتا ہے ایک ایسا خیال ہے جو صرف ایک اندھے عقیدے کو زندہ رکھے ہوئے ہے- پھر بھی عیسائی اس عقیدے میں کوئی غیر معقولیت کا عنصر نہیں دیکھتے کیونکہ عقیدے نے انہیں اندھا کر چھوڑا ہے-

یہی حال ڈوئی کے ساتھ تھا جو یہاں تک جا پہنچا کہ اس نے مسیح کی آمدِ ثانی کو سہل بنا دیا جو روح اور مادے کے ساتھ انتہائی شرمناک سنجوگ تھا کہ وہ زمین پر اترا اس وعدے کے ساتھ کہ وہ الیاس سوم ہے- جو ایک اور خواب پریشان ہے-

یہود اور عیسائیوں کی اس دھاندلی کا اطلاق دوسرے مذاہب کی غیر حقیقی اور غیر فطری توقعات پر ہوتا ہے- عقل و شعور نے ان پیروکاروں کی مدد کی ہوتی تو انہیں احساس ہوتا کہ کسی رسول کا لفظاً زمین پر آنا یا خدا کے بیٹے کا زمین پر آنا غیر منطقی ہے- نہ یہ پہلے کبھی واقع ہوا ہے اور نہ ہی آئندہ کبھی ایسا ہوگا- بڑے مذاہب کے کسی بانی کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھا گیا- وہ عام انسانوں کی طرح توالد وتناسل سے ظاہر ہوتے رہے ہیں-

جماعت احمدیہ تمام مذاہب کے اس دعوے کو تسلیم کرتی ہے جن میں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ آخری دنوں میں موعود اقوام عالم کا ظہور ہوگا- لیکن یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ بیک وقت بہت سارے مصلحین کا ظہور بطور استعارہ ہو سکتا ہے نہ کہ جسمانی طور پر- ایک مصلح بہت سے لباسوں میں ملبوس ہو سکتا ہے اور یہ مصلح جماعت احمدیہ کے مطابق بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ ہیں آپ کی تائید میں خدا تعالیٰ نے بہت سے نشانوں کا ظہور فرمایا ہے- ان سے ایک ڈوئی کی موت کے بارے میں آپ کی پیش گوئی کا پورا ہونا ہے-

میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اس شخص کا مطالعہ کریں جس نے اسّی سے زائد کتابوں کی تصنیف کی اور اس کے دعاوی کی سچائی معلوم کریں- میں تمہارے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو ایسا کرنے کی توفیق دے-

آپ کا مخلص

(دستخط) مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

عالمگیر جماعت احمدیہ

(ترجمہ: مکرم عاصم جمالی صاحب)

اختتامی خطاب

مسیحا بین المذاہب سمپوزیم ۱۲/ اگست ۲۰۰۰ء

محترم صاحبزادہ ایم - ایم - احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ

مہمانان گرامی، معزز خواتین اور حضرات!

مقررین نے آپ کے سامنے حضرت مرزا غلام احمد کی شہرہ آفاق عظیم الشان پیشگوئی کے ظہور جو ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کے متعلق ہے کی تفصیلات بیان کی ہیں - اس موقعہ پر کچھ کتابچے بھی ہال میں بک سٹال پر رکھے گئے ہیں جن میں اس موضوع پر پوری تفصیلات دی گئیں ہیں - اس کے علاوہ ایک سو سال قبل کے ان اخبارات کے تراشے بھی رکھے گئے ہیں جن میں ''مقابلۂ دُعا'' اور حضرت مسیح موعود کی ڈاکٹر ڈوئی سے متعلق پیشگوئی اور اس کے ذلت آمیز اور شرمناک انجام کے بارے میں بھرپور احاطہ کیا گیا ہے - یہ قیمتی تاریخی شواہد قارئین کی خصوصی دلچسپی کا باعث ہوں گے - میری رائے میں جن کو آخری زمانے کے مصلح کی آمد کا بے قراری سے انتظار تھا خواہ وہ عیسائی، یہودی یا مسلمان یا دوسرے مسالک سے تعلق رکھنے والے ہوں انہیں اس بیش بہا مواد کا خدائی صداقت کی شناخت کے لئے حقیقت پسندانہ مطالعہ کرنا چاہیئے -

کچھ مقررین نے صبر و برداشت اور رواداری کی ضرورت کے بارے میں باتیں کیں ہیں - جس کے فقدان سے دشمنی کی فضا پیدا ہوتی ہے جو مختلف عقائد کے حاملین کے درمیان تلخی پیدا کرتی ہے جس کا انجام تباہ کن ہوتا ہے -

اس سلسلہ میں، میں آپ کی خدمت میں فلسفہ تعلیماتِ اسلامی کے چند بنیادی عناصر پیش کرتا ہوں جن پر احمدیہ.......... معاشرہ کاربند ہے اور ان کے فروغ کے لئے کوشاں ہے تا کہ انسانیت اور بین المذاہب امن و ہم آہنگی کی فضا پروان چڑھ سکے -

قرآن شریف صاف صاف دعویٰ کرتا ہے کہ:

خدا تعالیٰ نے ہر قوم میں تعلیم کیلئے اپنے فرستادہ بھیجے (سورۃ: ۱۶ آیت ۳۷)

اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا نذیر نہ آیا ہو (سورۃ ۳۵ آیت ۲۵)

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تمام مذاہب کا بنیادی منبع ایک ہے - اس لئے ہم اس کا دعویٰ نہیں کرتے کہ سچائی پر اسلام کی اجارہ داری ہے اور دیگر مذاہب کو نکال باہر کریں - ہم مسلمان خدا کے بھیجے ہوئے تمام انبیاء جیسے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت لوطؑ اور دیگر خدا تعالیٰ کے فرستادوں پر یقین رکھتے ہیں جو اپنے اپنے وقت پر مختلف قوموں کی روحانی ترقی کے لئے بھیجے گئے تھے - حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اس وقت تک صحیح (..........) نہیں کہلا سکتے جب تک ہم تمام انبیاء کی نبوت پر یقین نہیں رکھتے -

اس لئے اسلامی تعلیم بین المذاہب امن وسلامتی کی فضاء کے لئے ایک زبردست قوت اتحاد رکھتی ہے۔ فی الواقع اسلام ہی اکیلا مذہب ہے جو نبوت کے عالمگیر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

قرآن کریم آگے بیان کرتا ہے کہ وہ ایک نبی کو دوسرے نبی پر کوئی فوقیت نہیں دیتا - جہاں تک فرستادۂ خدا کی صداقت کا تعلق ہے۔ یہ متفق علیہ عقیدہ ہمارے دعاوی سے متصادم نہیں ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (خاتم النبیین) رسولوں کی مہر ہیں۔ آپؐ کی تصدیق سے تمام دوسرے انبیاء کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ آپؐ افضل الانبیاء ہیں۔ آپ کا پیغام مختص القوم اور مختص الزمان نہیں تھا۔ آپ کا پیغام عالمگیر اور تمام انسانیت کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے تھا۔ دنیا ذرائع مواصلات کی ترقی سے اس مرحلے پر پہنچ چکی ہے کہ ایک عالمگیر پیغام کا دینا ممکن ہو گیا ہے۔ اس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برتری کے اس طریقے سے اظہار سے کسی دوسرے کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچتی ہے۔ آپؐ بیان کرتے ہیں۔

''مجھے حضرت موسیٰ پر برتری نہ دو''

بدقسمتی سے اسلام کے بارے میں کچھ غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ یہ تو ایک امن وسلامتی کا مذہب ہے اور بڑے واضح انداز میں بیان کرتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے (سورۃ ۲ آیت ۲۵۷) اسلام جبراً اپنے پیغام کی اشاعت کی اجازت نہیں دیتا۔ تلوار علاقوں پر تو فتح حاصل کر سکتی ہے لیکن دلوں پر حکومت نہیں کر سکتی۔ قوت و جبر سروں کو تو جھکا سکتا ہے لیکن ذہنوں کو نہیں۔ اگرچہ یہ موقعہ نہیں ہے کہ میں اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالوں لیکن اشارۃً میں نے ضروری سمجھا کہ اسلام کے بارے میں اشاعت پذیر خیالات کی تغلیط کی طرف اشارہ کرتا چلوں۔

ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے افراد نے ۱۹۳۰ء سے مشترکہ مذہبی کانفرنسوں کے انعقاد کی بنیاد ڈال رکھی ہے۔ ان کا انعقاد ہر سال دیگر عقائد کے نمائندوں کے ساتھ بین المذہب امن وسلامتی کی فضاء کو پروان چڑھانے کے لئے ہوتا ہے۔

آج میں آپ تمام کو حضرت مرزا غلام احمد کے ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کے ساتھ ''مقابلہ دعا'' کے بتفصیل مطالعے کی دعوت دیتا ہوں اور اسی طرح حضرت مرزا صاحب کے اس دعویٰ کے مطالعہ کی بھی دعوت دیتا ہوں۔ جس میں آپ نے دعویٰ فرمایا کہ آپ آخری زمانے کے مصلح ہیں جن کے ظہور کے بارے میں دنیا کے تمام مذاہب میں بشارتیں اور پیش گوئیاں موجود ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس کے ظہور فرمانے کے وقت سے ایک عرصہ بیت گیا اور کب کا گذر چکا ہے۔ اس موضوع سے متعلق لٹریچر کی بھی نمائش کی جا رہی ہے اور آپ تمام کو صداقت کی تلاش میں اس لٹریچر کو پڑھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

میں اپنے خطاب کو مسیح موعود---حضرت مرزا غلام احمد کی ایک اور پیش گوئی پر ختم کرتا ہوں۔ جو اس غلط العام خیال وعقیدہ سے متعلق ہے کہ مسیحؑ اپنی آمد ثانی میں اصالتاً آسمان سے فرشتوں کے پروں پر سوار ظہور فرمائیں گے (اتریں گے) اس کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''مسیح کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں (یہ ۱۹۰۳ء میں لکھا گیا تھا۔ ناقل) وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بے زار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا.......... میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا.......... اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے''

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۶-۴۵)

یہ عظیم الشان پیش گوئی حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۹۰۳ء میں فرمائی تھی۔ جس کو اب ایک سو سال گذر چکا ہے۔ اور ۱۹۰۳ء سے ان ۳۵۴۰۵ دنوں میں سے ہر دن میں حضرت مسیح موعود کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور سچی نکلی۔ اس پر ہمارا پختہ یقین وایمان ہے کہ کسی ذرہ بھر شک وشبہ کے بغیر بقیہ دو صدیاں بھی اسی طرح بلکہ اس بھی کہیں بڑھ کر قوت و وضاحت کے ساتھ شہادت دیں گی کہ مسیح موعود کی پیش گوئی سچی نکلی۔

یہ اس لیے ہے کہ مسیح کا آنا جسم عنصری کے ساتھ نہیں ہے بلکہ مسیح کا آنا اس کی روح اور حلیے میں ہے۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد کے وجود باجود میں خدا تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ ۱۹۸۹ء میں ظاہر ہو گیا ہے۔ آپ کی یک وتنہا آواز جو قادیان کے گمنام دیہات سے بلند ہوئی تھی اب احمدیہ.......... معاشرے سے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) ملکوں میں گونج رہی ہے۔ یہ اسی کی بنیاد رکھی ہوئی ہے جس پر قائم ہونے میں اور روز افزوں رفتار سے باوصف شدید مخالفت کے اور چیلنجوں کے (جو اس کے خطرناک مخالفوں کی طرف سے ہیں) بڑھ رہی ہے۔ یاد رہے کہ یہ سال جو ابھی اختتام پذیر ہوا ہے اس میں چار کروڑ دس لاکھ نئے افراد حلقہ بگوش احمدیہ (یعنی حقیقی ....) ہوئے ہیں۔

ابھی جن دوستوں (ساتھیوں) نے اس دعوے کا دلجمعی سے مطالعہ نہیں کیا انہیں چاہیے کہ وہ ان اصولوں کے مطابق اس دعوے کو پرکھیں جن پر انبیاء اور مصلحین خدا کے ہمیشہ سے دعاوی کی شناخت ہوتی آئی ہے۔

میں آخر میں تمام مقررین، سامعین اور اس بین المذاہب کانفرنس کے منتظمین بالخصوص جناب انور محمود خان اور حسام حکیم اور ان کے ساتھیوں شکریہ ادا کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ آپ تمام نے کانفرنس میں شمولت سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل کرے۔

(ترجمہ از: مکرم عاصم جمالی صاحب)

مسیحا ۲۰۰۰ء --- بین المذاہب سمپوزیم کی روئیداد

تعارف، تقاریر، نمائش اور تاثرات

ترتیب و تزئین: مکرم عاصم جمالی صاحب

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نے ''فتح عظیم'' کے عنوان سے جو اشتہار دیا اس میں جلی حروف میں لکھا کہ

''ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی امریکہ کا جھوٹا نبی میری پیشگوئی کے مطابق مرگیا''

(مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود جلد سوم صفحہ ۲۷۱ (۱۸۹۸ تا ۱۹۰۸ء)-)

آپ کی پیش گوئی کی امریکہ اور یورپ کے اخباروں میں وسیع پیمانے پر اشاعت ہوئی اور تسلیم کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود کی پیش گوئی سچی نکلی- اسی پیش گوئی کی یاد تازہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ امریکہ نے ۱۱-۱۲/ اگست ۲۰۰۰ء کو ایک دو روزہ سمپوزیم کا اہتمام کیا- جو مسیحا ۲۰۰۰ء --- بین المذاہب سمپوزیم'' کے نام سے مشتہر کیا گیا- اس سمپوزیم کا آغاز زائن (صیحون) میں جمعہ کے روز بعد دوپہر کیا گیا-

پہلے روز یعنی ۱۱/ اگست ۲۰۰۰ء کی کارروائی میں ایک سو سال قبل تعمیر ہونے والے قصبہ زائن (صیحون) اور اس کے بانی جان الیگزنڈر ڈوئی اور اس کے عبرت ناک انجام، اسی طرح اس کی باقیات سے تعارف کرایا گیا-

زائن (الی نائس Illinois) شکاگو (الی نائس) سے تقریباً پچاس میل شمال کی جانب جھیل مشی گن (Michigan) کے ساتھ ساتھ واقع ہے- جو کہ وسکانسن (Wisconsin) کی سرحد سے صرف دس منٹ کے فاصلے پر واقع ہے- جان الیگزنڈر ڈوئی نے زائن کی بنیاد ۱۹۰۰ء میں رکھی- ڈوئی سکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا اور کئی سالوں تک میلبورن (Melbourne)

(نوٹ) مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم (امریکہ) نے الفضل انٹرنیشنل کے ۱۹/ جنوری ۲۰۰۱ء کے شمارے میں سمپوزیم زیر نظر کو بعنوان ''زائن (Zion) کانفرنس (شکاگو- امریکہ)'' لکھا ہے- یہ منتظمین کے اشتہار (جو سمپوزیم سے پہلے تقسیم ہوا) کے مطابق کانفرنس نہیں بلکہ ''مسیحا ۲۰۰۰ء بین المذاہب سمپوزیم'' ہے نہ کہ ''زائن کانفرنس'' اشتہار کی انگریزی عبارت کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے-'' براہ مہربانی ہمارے ساتھ مسیحا بین المذاہب سمپوزیم میں شرکت کریں- صیحون (زائن) میں ایک پیش گوئی پوری ہوئی تھی- سمپوزیم کا انعقاد ۱۲/ اگست کو کارتھیج کالج وسکانسن میں ہوگا- صیحون (زائن) کی گمشدہ تاریخ کا اعادہ- حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ اور ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کے مقابلہ دعا کی سچی کہانی زیر سرپرستی جماعت احمدیہ امریکہ'' سمپوزیم کے مطبوعہ پروگرام میں صرف دو جگہ لفظ کانفرنس کا ہی استعمال کیا گیا ہے- غالباً میر صاحب نے اس وجہ سے ہی کانفرنس لکھا ہے-

آسٹریلیا میں مذہبی مجالس میں بطور پادری (Congregational Minister) کام کرتا رہا- پادری کا منصب چھوڑ کر ڈوئی نے ''خدائی شفا'' "Divine Healing Doctrinate" کے عقیدے کو اپنا لیا اور "Evangelism" (نجات کا انحصار عقیدے کی درستی پر ہے نہ کہ اعمال صالحہ پر اور جو مشنری نہ ہو اور تعلیم کا کام بطور خود کرتا ہو) کو اختیار کر لیا- ڈوئی نے زائن کی تعمیر کے لئے شکاگو کے برٹن- جے ایشلے (Burton J. Ashley) کو بطور مشیر انجنیئر اور پلانر کے ملازم رکھا- جس نے زائن کی جغرافیائی نقشہ سازی (Topography) نکاسی آب، فراہمی آب، تیز رفتار ذرائع نقل و حمل، پارکوں کی جگہ، چھوٹے سے شہر کے ترقیاتی منصوبوں (جن میں دو لاکھ کی آبادی کو بسانے کی گنجائش ہو) کی منصوبہ بندی کی-

بارہ سوا ایکڑ پر ایک پارک بنایا گیا جس کا نام شیلو ہاؤس (Shiloh) (یعنی مسیح کا گھر) رکھا گیا- اس کے مرکز میں ایک کرسچین کیتھولک چرچ کا گرجا گھر بنانے کا منصوبہ تھا جس میں سولہ ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ تجویز ہوئی تھی- اس گرجے کے چاروں طرف شاہراہیں نکلتی تھیں- مشرق کی طرف صنعتیں (انڈسٹریز) مغرب کی طرف اشیاء خوردونوش کے کھیت، مرکز کے قریب خرید و فروخت کے بازار، اور شمال و جنوب میں نجی رہائش گاہیں تھیں- کہا جاتا ہے کہ ڈوئی نے زمین اور محل وقوع دولت کے حساب سے مقرر کیا تھا- ڈوئی نے زائن کی ڈاک ٹکٹوں کا بھی ڈیزائن تیار کیا- اور ہر گلی کا نام رکھا- تمام بڑی سڑکیں گرجے کو جاتی تھیں اور گلیوں کے نام کسی خاص وصف پر یا بائبل کے ناموں پر رکھے گئے- صرف دو گلیوں کے نام بائبل کے ناموں پر نہ تھے جن میں سے ایک "Caledonia" جو سکاٹ لینڈ کے پرانے رومن نام پر ہے جو ڈوئی کا جائے پیدائش جنم بھومی ہے اور دوسرا "Edina" تھا جو ایڈنبرگ (Edinburgh) کا مخفف ہے- آج کا زائن اپنے پرانے نقشے کے مطابق ہے اگرچہ کچھ گلیاں پوری طرح ترقی نہ پا سکیں-

ڈوئی کی پچیس کمروں پر مشتمل عمارت پچھتر ہزار ڈالر میں تعمیر ہوئی جس کے آرکٹیک "Paul Burkharot" تھے جو سوئٹزرلینڈ کے تعلیم یافتہ تھے- آج کے شیلو ہاؤس میں ''زائن ہسٹاریکل سوسائٹی'' "Zion Historical Society" قائم ہے جو امریکہ کے قومی ورثے کی لسٹ "National Register of Historic Sites" میں شامل ہے

ایک خفیہ سرنگ شیلو ہاؤس سے ڈوئی بارن "Dowie Barn" کو جاتی تھی- اس میں ایک کمرہ تھا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جس میں ڈوئی نے شراب جمع کی ہوئی تھی جو کہ شہر میں ممنوع تھی- ڈوئی بارن یا کیرج ہاؤس "Carriage House" ڈوئی کے ڈرائیوروں، خدمت گاروں اور گاڑی بانوں کے گھروں پر مشتمل تھا-

ایک زائن ہوٹل یا "Elijah Hospice" بھی بنایا گیا جو کہ آخر کار گرا دیا گیا جب اس کا قائم رکھنا ممکن نہ ہو سکا- اس کی باقیات میں سے صرف ایک گنبد (Dome) جو جانب جنوب واقع تھا قائم ہے- اس ہوٹل کی عمارت ۱۹۰۲ء میں نوے ہزار ڈالر میں تعمیر کی گئی- اس میں ۳۵۰ افراد کے ٹھہرنے کی گنجائش تھی- یہ امریکہ میں اس وقت کی سب سے بڑی فریم بلڈنگ "Frame Building" تھی- اسے Harvery G. Hayes نے مورش سٹائل "Moorish Style" میں ڈیزائن کیا تھا- زائن ہوٹل میں کئی منفرد چیزیں تھیں- اس کے صحن میں ایک استقبالیہ ہال تھا اور ایک ۷۵ فٹ بلند گھنٹہ گھر تھا

جہاں سے دن میں دو بار گھنٹہ بجتا تھا ہر آدمی اپنا کام چھوڑ کر عبادت کے لئے جاتا تھا۔

ڈوئی نے مئی ۱۹۰۲ء میں ایک سرکاری مہر بنائی "Official Seal" بنائی جس پر فاختہ، صلیب، تلوار اور تاج کا نشان تھا۔ ڈوئی نے دو اخبار ''اوراق شفاء'' "Leaves of Healing" اور ''تھیوکریٹ'' "Theocrat" بھی جاری کئے۔ ان میں ڈوئی نے نہ صرف کرسچین کیتھولک چرچ کے عقائد کی تبلیغ شروع کی بلکہ دوسرے عقائد بالخصوص اسلام پر شدید حملے شروع کر دیئے۔ ڈوئی نے ''الیاس نبی'' ہونے کا دعویٰ کر دیا اور کہا کہ وہ لوگوں کو دعا کے ذریعے شفاء دے سکتا ہے یہ کہ اس کے چھونے سے شفاء ہو سکتی ہے۔ الیاس ہونے کے دعوے نے اس کے کاروبار کو سخت دھچکا پہنچایا۔ اس کے خلاف بغاوت شروع ہوئی۔ اس کی اپنی بیوی اور بیٹا اس کے خلاف ہو گئے۔ وہ شراب کے استعمال سے روکتا تھا۔ لیکن در پردہ اس کا عادی تھا۔ اس پر فراڈ، ظلم اور تعدد ازدواج کے الزمات لگائے گئے۔ مالی بے ضابطگیوں نے اس کے خوابوں کو بکھیر دیا اور اس کا مجوزہ ۱۶۰۰۰ افراد کی گنجائش والا گرجا گھر کبھی بھی نہ بن سکا۔ اور نہ ہی صنعتوں کو فروغ حاصل ہوا۔

۱۹۰۶ء میں ڈوئی قریب المرگ ہو گیا۔ اس کا شہر اور چرچ سرکاری تحویل میں دے دیئے گئے۔ آبادی کم ہوتی گئی اور بے روزگاری بڑھتی گئی۔ ۱۹۰۷ء میں ڈوئی مر گیا اور چرچ کو دیوالیہ قرار دے دیا گیا۔ آخر میں ڈوئی ایک بھکاری کی حد تک پہنچ چکا تھا۔ چرچ کی انتظامیہ اسے ضروریات زندگی دیتی تھی۔ یہ شکستہ آدمی جو اپنے مریدوں سے اپنی بیماری چھپاتا تھا۔ فالج کا شکار تھا۔ اور دماغی خرابی یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ اس کے روزانہ خطاب کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا تھا۔

بوسٹن ہیرلڈ نے اس کی موت پر لکھا:۔

> ''ڈوئی مر گیا جب اس کے دوست اس سے دور تھے۔ اور اس کی تقدیر اس کا ساتھ چھوڑ چکی تھی۔ وہ فالج اور پاگل پن کا شکار تھا۔ اور ایک اذیت ناک موت مرا۔ مرزا صاحب حقیقت پسندی سے سامنے آئے ہیں کہ وہ اپنا چیلنج جیت گئے ہیں''

زائن آج بھی آباد ہے لیکن جان الیگزنڈر ڈوئی کے زائن سے یکسر بدل چکا ہے ابتداء میں یہاں صرف کرسچین کیتھولک چرچ کے ممبر رہائش پذیر ہو سکتے تھے۔ لیکن اب ہر شعبہ زندگی اور مسلک کے لوگ آباد ہیں۔ ڈوئی کے زائن میں کوئی ڈاکٹر پریکٹس نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اب یہاں ایک کینسر ریسرچ سنٹر (جو تمام دنیا میں مشہور ہے) بھی قائم ہے جو شیلو ہاؤس کے قریب ہے۔ اور وہاں سے شیلو ہاؤس دیکھا جا سکتا ہے۔

زائن میں بہت سے احمدی گھرانے آباد ہیں ایک بہت ہی پرانا خاندان لیک کاؤنٹی (Lake County) میں زائن شیلو ٹاورز کی کم آمدنی والے رہائشی علاقہ میں آباد ہے۔ محترمہ طاہرہ رشیدہ صاحبہ اس خاندان کی معمر بزرگ خاتون ہیں۔ آپ ۱۹۰۴ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے گیارہ پوتے اور اکیس پڑپوتے ہیں اور اٹھارہ پڑپڑپوتے ہیں موصوفہ کو پیار سے موما ڈال "Momma Doll" کہتے ہیں۔ اگر آپ سسٹر طاہرہ رشیدہ سے ملنا چاہتے ہوں تو جمعہ کے روز احمدیہ مشن ہاؤس میں مل سکتے ہیں۔

شیلو پارک میں ایک احمدی نوجوان مکرم فہیم احمد کو ۱۹۸۶ء میں ایک ذہنی بیمار جوئے اشبیل "Joey Isabel" نے نسلی نفرت کی بناء پر شہید کر دیا- افریقی امریکنوں نے اس کے بدلے کا مطالبہ کیا اور خطرہ تھا کہ شدید ہنگامے کھڑے ہو جائیں لیکن جماعت احمدیہ نے صورت حال کو قابو سے باہر نہ جانے دیا- اور زائن کا شہر جماعت احمدیہ کی اس قربانی کو اب بھی بہ نظر تشکر دیکھتا ہے-

اگر آپ جبریئل ایونیو، زائن کے پاس سے گزریں تو آپ دیکھیں گے کہ احمدیہ مشن ہاؤس کی عقبی دیوار پر عالمی ماٹو (Motto) کندہ ہے-

"LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE"

اسے آپ گلیوں میں بھی سن سکتے ہیں کیونکہ بچے اس امن و سلامتی کے پیغام کو الاپتے پھرتے ہیں-

۱۲/اگست ۲۰۰۰ء کو (دوسرے روز) سمپوزیم کارتھج کالج کنوشا وسکانسن "Carthage College Kenosha Wisconsin" کی وسیع و عریض عمارت میں منعقد ہوا- جس کی صدارت صاحبزادہ ایم- ایم- احمد صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے کی- کارروائی کا آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا جو حافظ مبارک بولا کو کیوئی (Bola Kukoyi) نے کی اور اس کا ترجمہ الحاج ذولوقار یعقوب صاحب (Alhaj Dhul Waqar Yaqoob) نے کیا

اس کے بعد سٹیج پر تشریف فرما سپیئیر خاتون کو دعوت کلام دی گئی- آپ نے تمام حاضرین کو اس تقریب میں دیگر باتوں کے علاوہ خوش آمدید کہا- آپ کے خطاب کے بعد زائن سٹی گورنمنٹ کے کمشنر جناب اموس مونک "Amos Monk" کو خوش آمدیدی خطاب کے لئے بلایا گیا- موصوف نے اپنے خطاب میں بڑے ہی پرتپاک انداز سے جماعت کے صلح کل رویہ کو سراہا اور اس تقریب میں خوش آمدید کہا- آپ کی تقریر میں لفظ ''ویل کم'' "Wel Come" کا استعمال متعدد بار رہوا-

اس خیر مقدمی خطاب کے بعد مکرم جناب مبشر احمد صاحب کو اس سمپوزیم کے مقاصد بیان کرنے کے لئے دعوت دی گئی- آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے مقابلۂ دعا کو ایک اور زاویہ نظر سے بھی دیکھا اس کا نام ''محبت کی نفرت پر فتح'' "Victory of Love Over Hatred" رکھا-

جناب مبشر احمد صاحب کے بعد محترم فلاح الدین شمس صاحب اور جناب مُنیر حامد صاحب نے حاضرین کے اضافہ معلومات کے لئے موضوع سے متعلق مزید تعارف کروایا-

"John Alexander Dowie of Zion a Christian Perspective" کے موضوع پر جان الیگزنڈر ڈوئی کے ہی ہم مسلک ایک "Evangelist" کو بھی تقریر کی دعوت دی گئی- آپ کا نام ڈیوڈ پیڈ فیلڈ "David Padfield" ہے موصوف نے ڈاکٹر ڈوئی کی سوانح حیات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں ڈوئی کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں کرنا چاہتا نہ ہی کوئی معذرت کرتا ہوں- البتہ موصوف نے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے سلوگن کی بڑی تعریف کی- اور کہا

کہ اسلام ملک امریکہ میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اسلامی مذہب کا آغاز عرب سے ہوا۔ حضرت محمد (ﷺ) نے ۶۱۰ء میں اسلام کا پیغام دنیا کو دیا اور اب اسلام دنیا کا دوسرا بڑا مذہب ہے۔ ماہرین کے نزدیک دنیا کی آبادی کا آٹھواں حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد چھ سے دس ملین کے درمیان بتائی جاتی ہے جو امریکہ میں یہودیوں کی آبادی سے زیادہ ہے۔ ڈیوڈ پیڈ فیلڈ نے بڑی وضاحت سے اپنا نکتہ نظر بیان کیا۔ آپ کے بعد رابرٹ بی ایونز "Robert B. Evns Sr." کو "Love For All Hatred For None" پر دعوت کلام دی گئی جو موصوف نے بڑے پُر جوش اور پر اثر انداز میں بالتفصیل بیان کی۔

کانفرنس (سمپوزیم) کے چیئر مین مکرم جناب انور محمود خان نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اور آپ کا پیغام کے موضوع پر جس انداز میں خطاب کیا اس سے آپ کے والد مولانا عبد المالک خان صاحب مرحوم کی تقاریر کے انداز کی یاد تازہ ہوگئی۔ انگریزی میں اردو کی سی گھن گرج کا سماں تھا۔

زائن میں جماعت احمدیہ کے امیر حسان حکیم صاحب جو اس سمپوزیم کے روح رواں تھے نے مقابلۂ دعا کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کے بارے میں تمام مہمان مقررین نے اپنی تقاریر میں خصوصی تذکرہ کیا۔

جناب حسان حکیم صاحب کے خطاب کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کا اس تقریب کے موقعہ پر مطبوعہ پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ آپ کے خطاب کا ترجمہ شامل اشاعت ہذا ہے۔

اسی طرح حضرت صاحبزادہ ایم ایم احمد صاحب امیر جماعت امریکہ کی اختتامی تقریر کا ترجمہ بھی شاملِ اشاعت ہذا ہے۔

آخر میں جناب صاحبزادہ صاحب نے معزز مہمانوں کی خدمت میں تحائف پیش کئے جنہیں جناب حسان حکیم صاحب نے سٹیج پر باری باری بلایا اور صاحبزادہ صاحب نے اپنے ہاتھوں سے تحائف پیش کئے۔

اس تقریب میں سولہ سو مہمانوں نے شرکت کی۔ انمیں سے پانچ صد کے لگ بھگ غیر مسلم تھے۔ پاکستانی احمدی جو اس تقریب میں شریک تھے امریکہ کے مختلف حصوں میں مقیم ہیں لیکن پاکستان سے صرف اس کانفرنس میں شرکت کے لئے بہت سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔

تقریب زیر نظر کی ویڈیو کیسٹ مہیا کرنے کے لئے ہم ایم۔ٹی۔اے پاکستان کے جناب فضیل احمد عیاض صاحب کے شکر گزار ہیں۔ کیسٹ مذکور میں نہایت مختصر جھلکیوں میں جن احباب کو راقم الحروف پہچان سکا ان میں برادرم مکرم پروفیسر ڈاکٹر چوہدری محمد عبد الخالق صاحب (مان کا ٹومنی سوٹا) مکرم ملک صفی اللہ خان صاحب (شکاگو) وغیرہ ہیں۔

اس سمپوزیم کے ساتھ ایک ہال میں ڈوئی سے متعلق سو سال قبل اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کی بڑے اعلیٰ پیمانے پر نمائش تھی۔ اخبارات کے تراشوں کو تلاش کر کے اور ان کے انلارج کرنے کے بعد سٹینڈز پر تختے لگا کر سجایا گیا تھا اور ان میں شامل مختلف زوردار عبارات کو اس طرح کے تختوں پر مختلف رنگوں میں بڑے حروف پر مشتمل آویزاں کیا گیا تھا کہ

ناظرین کو تھوڑے سے وقت میں اس پوری خبر کے متعلق مضمون و تاثر سے آگہی ہو جائے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ ایک نوخیز، نوجوان عزیز مکرم امجد خان صاحب کا رواں تبصرہ ایک خاصے کی چیز تھی۔ جو دیکھنے اور سننے سے تعلق رکھتی ہے۔

مقامی اخبارات نے بھی اس سیمپوزیم کی کوریج (Coverage) دی جن میں نمایاں اخبار ''نیوز سن'' "News Sun" ۱۲-۱۳ راگست اور اخبار ''شکاگو ٹربیون'' ۱۲ راگست ۲۰۰۰ء ہیں۔ اول الذکر اخبار زیر عنوان ''امن اور رواداری پر توجہ'' لکھتا ہے۔

''زائن سو سال قبل عیسائی اور مسلم دعائیہ مقابلہ کا منظر پیش کر رہا ہے۔ احمدیہ جماعت کے پیروکار سو سال بعد زائن میں جمع ہوئے ہیں۔ قریباً سو سال قبل ان کے مذہب پر ناروا حملے زائن کے بانی مذہبی رہنما نے کئے تھے۔ تفصیل ان حملوں کی اس طرح ہے کہ بیسویں صدی کے آغاز میں ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی نے اسلام پر حملہ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر مسلمانوں نے عیسائیت قبول نہ کی تو وہ تباہ ہو جائیں گے۔''

''ڈوئی کے اس اعلان کی بازگشت انڈیا کے ایک غیر معروف گاؤں میں پہنچی۔ اس گاؤں میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ جو خود بھی مسیح کی آمد ثانی کے دعویدار تھے رہائش رکھتے تھے۔ حضرت احمد نے ڈوئی کو جو خود دعاؤں کے ذریعہ شفا وغیرہ کا قائل تھا اور جس نے زائن میں یوٹوپیا (Utopia) خیالی جنت قسم کی سوسائٹی کی بنیاد ڈال رکھی تھی دعائیہ مقابلہ کی دعوت دی اور کہا کہ وہ دونوں یہ دعا کریں کہ ان میں جو جھوٹا ہو وہ پہلے فوت ہو جائے۔

ڈوئی نے اپنے رسالہ ''لیوز آف ہیلنگ'' "Leaves of Healing" فروری ۱۹۰۳ء کے شمارہ میں لکھا:-

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اسلام صفحہ ہستی سے جلد نابود ہو جائے۔ اے خدا میری یہ دعا قبول فرما۔ اے خدا اسلام کو فنا کر دے۔

ڈوئی ۱۹۰۷ء میں ۵۹ سال کی عمر میں ایک بیماری Diereplure میں مبتلا ہو کر فوت ہو گیا۔ حضرت احمد ایک سال بعد فوت ہوئے''

اسی طرح موخر الذکر اخبار ''شکاگو ٹربیون'' نے ''۹۷ سال بعد مسلمان زائن میں واپس'' کی سرخی دے کر ساتھ تصاویر بھی شائع کی ہیں۔

اس سمپوزیم میں شریک مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب سے ماہنامہ انصار اللہ کے ایڈیٹر مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر اور راقم الحروف کو سمپوزیم کے بارے تاثرات جاننے کے لئے ملنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے بتایا کہ جب صاحبزادہ ایم ایم احمد صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں حضرت اقدس مسیح موعود کے ''تذکرۃ الشہادتین'' کی پیشگوئی کے الفاظ دوہرائے تو ڈیوڈ پیڈ فیلڈ ایونجلسٹ کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا اور ساتھ بیٹھے جناب حسان حکیم صاحب امیر جماعت

زائن سے حیرت سے کہنے لگا:-

"DID MIRZA SAY SO"

جناب میر غلام احمد صاحب نسیم نے اپنے مذکورہ مضمون میں لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ کی اولاد کو اس موقعہ پر شریک دیکھ کر یہ جستجو کی کہ آیا ڈوئی کی نسل سے بھی زائن میں کوئی موجود ہے یا نہیں؟ تلاش بسیار پر بھی کسی کا علم نہ ہو سکا بلکہ واقفان حال نے بتایا کہ ڈوئی کی زندگی میں ہی اس کے اہل وعیال اس سے الگ ہو گئے تھے اور اب اس کی نسل کہاں ہے اور ہے بھی یا نہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعودؑ کے چار پوتوں اور کثرت سے اگلی نسل کے افراد کی اس کانفرنس میں موجودگی حضور اقدس مسیح موعودؑ کے مجاب اللہ ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نے ملاقات مذکور میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اولاد کے بارے میں بتایا کہ اس تقریب میں حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کے ۲۵/۳۰ افراد نے شرکت کی اور یہ محض اتفاق ہے کہ ان میں سے چند افراد کا گروپ فوٹو اس تقریب کے موقعہ پر لیا گیا چنانچہ اس خدائی تصرف کی جھلک شمارہ زیر نظر میں شامل ہے۔ چونکہ متعلقہ جگہ پر اس امر کی گنجائش نہیں کہ جملہ تفصیلات درج کی جائیں۔ اس لئے ان کا تذکرہ ہم صاحبزادہ صاحب موصوف کی نشان دہی سے یہاں کرتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل صاحبزادہ صاحب کا بیان کردہ حوالہ درج کر دیتے ہیں:

حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا کہ:-

''خدائے کریم جلّ شانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا .... تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذرّیت کو بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا .... اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی .... تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزّت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا اور تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے''

(اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)

اب ہم حضرت مسیح موعود کی نسل در نسل، اولاد در اولاد اور نسبتی اقارب جن کے لئے برکتوں اور نعمتوں کی نوید ہے اور ملکوں میں پھیل جانے کی خوش خبری ہے کی تفصیل صرف اس خاص موقع پر موجود اولاد کے حوالے سے درج کرتے ہیں:-

دائیں سے بائیں طرف بیٹھے ہوئے

۱- مکرم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب ابن مکرم مرزا مجید احمد ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

۲- مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مغفور احمد صاحب ابن حضرت مرزا منصور احمد صاحب

۳- مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب (ر- بریگیڈیئر) ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب-

۴- مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

۵- مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی......

۶- مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

ایستادہ:

۱- صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن مرزا مغفور احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

۲- صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ابن مرزا محمود احمد صاحب ابن صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب

۳- صاحبزادہ مرزا نعمان احمد صاحب ابن مرزا نعیم احمد صاحب ابن مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب

بیٹیوں کی طرف سے شامل اولاد

بڑی پھوپھی جان- چھوٹی پھوپھی جان } صاحبزادہ کی اولاد در اولاد

مکرم مرزا نعیم احمد صاحب، مکرم مرزا شمیم احمد صاحب، محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ دختر حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، محترمہ فوزیہ بیگم صاحبہ دختر حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ دختر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحب، محترمہ امۃ القیوم صاحبہ (بیگم محترم مرزا مظفر احمد صاحب) دختر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب، محترمہ صبیحہ بیگم صاحبہ (بنت مرزا رشید احمد) بیگم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب، محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب (ابن مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب) بمعہ تین بچگان مرزا بشیر احمد صاحب شامل تصویر محترمہ نائلہ بیگم صاحب محترمہ امیرہ سرور سلطان صاحبہ محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ (بیگم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب) بنت حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ-

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نے بتایا کہ نمائش کے بعد کھانا تھا- جس میں شکاگو کی سینیٹر بھی شامل تھیں- جس نے تقریر کی جو پانچ منٹ تک جاری رہی- موصوفہ نے جماعت کی بہت تعریف کی-

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اِک جوش ہے ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع پھر ہوئے ہیں چشمہءِ توحید پر از جاں نثار

(از کلام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ)

حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ ماموریت اور نصرت الٰہی

تحریر: مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب

اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی مامور مبعوث فرماتا ہے۔ تو مخالفت کا ایک طوفان اٹھتا ہے۔ گروہ کے گروہ حق کی آواز کو دبانے کے لئے منظم ہو جاتے ہیں اور بعض غلطی خوردہ اہل علم بھی خدا کے فرستادہ کو للکارتے ہیں۔ مگر مقابل پر آنے والا کوئی جتھہ یا صاحب رسوخ اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ناکام و نامراد رہتا ہے۔ خدا کی تائید و نصرت اپنے مامور اور اس کی جماعت کو حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌO'' (المجادلة آیت ۲۲)

یعنی اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔

اسی طرح ایک مقام پر فرمایا:

''اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُO (المومن ۵۲)

یعنی ہم اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے''

حضرت بانی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مقام مسیحیت و مہدویت پر فائز فرمایا تو ساتھ ہی تسلی دی اور فتح و نصرت اور غلبہ کی بشارت دیتے ہوئے الہاماً فرمایا:

''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا'' (براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

پھر یوں خوشخبری دی۔

''وقت آتا ہے کہ تیری جان پر دشمنوں کی طرف سے حملے ہوں گے مگر میں تجھے ان سب حملوں سے بچاؤں گا اور تجھے اپنے وقت پر طبعی موت سے وفات دوں گا اور تیری موت عزت اور رفعت کی موت ہوگی جس کے بعد تیری روح میری طرف اٹھائی جائے گی اور میں تیرے ماننے والوں کو قیامت کے دن تک تیرے منکروں پر غالب رکھوں گا اور وہ کبھی بھی تیرے مخالفوں کے مقابل مغلوب نہ ہوں گے''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد ۱)

اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں پر کامل یقین تو کل کے نتیجہ میں ہی حضرت اقدسؑ کی زبان سے یہ کلام جاری ہوا۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے رُوباہ زار و نزار

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں　　　　اے میرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پر وار

نیز فرمایا

اَے آنکہ سُوئے من بدویدی بصد تبر　　　　از باغباں بترس کہ من شاخِ مُثمرم

اے وہ شخص جو میری طرف سینکڑوں کلہاڑے لے کر دوڑا آتا ہے اس باغباں سے ڈر جس کی میں پھلدار شاخ ہوں۔

اور اپنے آقا محمد مصطفی ﷺ کے ایک گستاخ دشمن آریہ سماجی پنڈت لیکھرام کو تنبیہہ کے طور پر آپ کی زبان پر یہ الہامی شعر جاری ہوا

اَلا اَے دشمنِ نادان و بے راہ　　　　بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ

اے نادان اور رستے سے بھٹکے ہوئے دشمن تو اس قدر شوخی سے کام نہ لے اور محمد مصطفیٰؐ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر۔

اور واقعی حضرت محمد ﷺ کی تیغ بُرّان نے اس گستاخ کا کام تمام کر دیا۔ فتح و نصرت پانے اور منزل مراد سے ہمکنار ہونے تک جادہ صدق و وفا کے مسافروں کے لئے کئی مشکل مقامات سے گذرنا بھی مقدر ہوتا ہے۔

راہروِ راہِ محبت کا خدا حافظ ہو　　　　اس میں دو چار بہت سخت مقام آتے ہیں

پروانہ وہی ہے جو شمع پہ نثار ہو۔ اور جان کی پرواہ نہ کرے حضرت بانی جماعت احمدیہ صحابہ رسول ﷺ کی جاں نثاری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قَامُوْا بِاَقْدَامِ الرَّسُوْلِ بِغَزْوِھِمْ　　　　کَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوْفِ فِی الْمَیْدَانِ

فَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِھِمْ فِیْ حُبِّھِمْ　　　　تَحْتَ السُّیُوْفِ اُرِیْقَ کَالْقُرْبَانِ

وہ عاشق زار کی مانند میدان غزوات میں اپنے رسول کے ساتھ قدم بقدم قائم رہے۔ اور اپنی محبتِ رسولؐ میں صدق کے باعث ان مردانِ خدا کے خون تلواروں کے نیچے قربانی کے جانوروں کی طرح بہائے گئے۔ کسی نے کیا سچ کہا ہے۔

گویند سنگ لعل شود در مقامِ عشق　　　　آرے شود و لیک بخونِ جگر شود

کہتے ہیں مقام عشق میں پتھر بھی لعل و گہر بن جاتا ہے۔ ہاں ایسا ہوتا تو ہے۔ مگر خونِ جگر دے کر

حضرت مسیح موعودؑ نے اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنی جماعت کو تلقین فرمائی۔

''صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہوگا اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر

ہو جاؤں اور ہر ایک سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر **فتح یاب ہوں گا** مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہر گز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

اے نادانوں اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من آن منم کاندر میانِ خاک و خون بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے مجھ کیا معلوم ہے کہ ابھی کون سے ہولناک جنگل اور پُر خار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتا نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سبّ وشتم سے۔ نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہو گا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں۔ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں۔ ہر گز نہیں ہو سکتے مگر محض اس کے فضل اور رحمت سے پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں ان کو وداع کا سلام۔ لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عنداللہ ایسی عزت نہیں ہو گی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۳-۲۴)

نیز فرمایا:

''دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ

(بقیہ صفحہ ۴۱ پر)

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کسرِ صلیب

حضرت مسیح موعودؑ کا عظیم الشان کام

آپؑ نے قلمی جہاد سے عیسائیت کو شکست فاش دی

تحریر: مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب

قرآن کریم نے عیسائیت کے مروّجہ نظریہ الوہیت مسیحؑ کو ایک بہت بڑا فتنہ قرار دیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اسی نظریہ کے حامل دجّال کے فتنہ سے امت کو خبردار کیا ہے اور اس فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے سورۃ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات کے پڑھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کو ضروری قرار دیا ہے۔ بر صادق حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے یہ بھی خبر دی کہ مسیح موعود کا ظہور ہوگا "فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ" تو وہ صلیب توڑ دے گا یعنی صلیبی مذہبی کے عقائد و نظریات کا دلائل و براہین سے بطلان ثابت کرے گا اور خنزیر صفت لوگوں کو بھی براہین کی تلوار سے ہلاک کرے گا اس مسیح الزمان کی آمد ہی احیائے دینِ حق اور خالص توحید کی سر بلندی ہوگی۔ دوسرے لفظوں میں مسیحیت کے باطل نظریات کو ختم کر کے کسرِ صلیب کا فرض سرانجام دے گا۔

تاریخ مذاہب میں انیسویں صدی کا نصف آخر اور بیسویں صدی عیسوی کا آغاز خصوصی اہمیت کا حامل ہے یہ وہ دور ہے جب کہ تمام رُوئے زمین پر ایک طرف تو بڑے بڑے مذاہب کے درمیان گہری سنجیدگی اور انہماک کے ساتھ نظریاتی جنگ لڑی جارہی تھی اور دوسری طرف احیائے علوم اور تہذیبِ نَو کے نتیجہ میں مذہبی اور غیر مذہبی نظریات ایک دوسرے سے بشدّت برسرِ پیکار تھے۔

اول الذکر مقابلہ میں عیسائی، اسلام اور ہندومت کا مقابلہ خاص طور پر قابل ذکر ہے اس وقت انگریزی حکومت کا سورج نصف النہار پر تھا۔ اور ہر کہیں برصغیر اور نو آبادیوں میں انگریزوں اور دیگر یورپین حکومتوں کی سرپرستی عیسائیت کو حاصل تھی خصوصاً ہندوستان عیسائیت کی اشاعت کے لئے خاص کشش کا موجب تھا۔ اور انگریزی حکومت کے مفادات بھی اسی سے وابستہ تھے کہ ہندوستانی زمین جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ عیسائی نظریات کے تابع ہو کر حکومت برطانیہ کے استحکام میں ممد و معاون ثابت ہو۔ پھر عیسائی پادری بھی بڑی تعلّی سے کہہ رہے تھے کہ

"اب ہم مسیحی بھی خدا پر یقین اور بھروسہ کر کے کہتے ہیں کہ کسی وقت یہ ملک بھی ملک انگلستان کی مانند ہونے والا ہے" (خط شکا گو موقعہ پادری عماد الدین ۸ر فروری ۱۸۹۳ء مطبوعہ نیشنل پریس امرتسر ۱۸۹۳ء)

پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر چارلس ایچی سن نے کہا۔

"بعض ایسے لوگوں کو جنہیں اس طرف توجہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا یہ سن کر تعجب ہوگا کہ جس رفتار سے

ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار پانچ گنا زیادہ تیز رفتار سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے اور اس وقت ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے۔''

(دی مشنز مصنفہ آر کلارک لندن صفحہ ۲۳۴)

اسی گورنر چارلس ایچی سن نے عیسائیت کے غلبہ کا نقشہ نہایت درجہ فخریہ انداز اور تعلّی آمیز الفاظ میں کھینچتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

''دنیائے عیسائیت کا عروج اس درجہ زندہ حقیقت کی صورت اختیار کر چکا ہے کہ ایسا درجہ عروج اسے اس سے پہلے کبھی نصیب نہ ہوا تھا۔'' (بیروز لیکچر صفحہ ۱۹-۲۰ بحوالہ سوانح فضل عمر جلد دوم شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ڈاکٹر جان ہنری بیروز نے خاص اسلامی ملکوں میں بھی عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا بڑے فاتحانہ انداز میں ذکر کیا اور کہا۔

''اب میں اسلامی ملکوں میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار اگر ایک طرف لبنان پر جلوہ فگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں او رباسفورس کا پانی اس نور سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے یہ صورتحال اس آنے والے انقلاب کا پیش خیمہ ہے جب قاہرہ، دمشق اور تہران خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتّٰی کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے ذریعہ مکہ اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگی اور بالآخر وہاں صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ حقیقی اور واحد خدا کو اور یسوع مسیح کو جانیں جس کو تو نے بھیجا ہے۔''

(بیروز لیکچرز صفحہ ۴۲ بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اول)

قطع نظر اس کے امت مسلمہ کے علماء و مشائخ کا کیا طرز عمل تھا' وہ سب کی نظریں خصوصاً عوام الناس مسیح و مہدی کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ اور اس کے ذریعہ کسر صلیب اور قتل خنزیر کو ظاہر پر معمول کر رہے تھے۔ جب کہ گرجوں پر پیوستہ لکڑی کی صلیب اور جنگلوں میں سوروں کو مارنے سے دین حق کو کیا تقویت اور ترقی حاصل ہو سکتی تھی؟ علماء ظواہر خوابوں کی دنیا میں بس رہے تھے تو مسیحی عمل کے میدان میں قدم مارتے تھے۔ علماء کے بگاڑ کی ایک مثال ملاحظہ ہو اجمیر شریف کی جامع مسجد کے خطیب عماد الدین اسلام سے انحراف کر کے عیسائی ہو گئے اور پھر عیسائی پادری بن کر اسلام کے خلاف اس درجہ اس کا بغض بڑھا کہ اس کی ساری زندگی اسلام کے خلاف جدو جہد کے لئے وقف ہو گئی۔

اس دور میں احمدیت کا نور ظاہر ہوا اور دین حق کے احیائے نو کی ایک عظیم تحریک منصۂ شہود پر ابھری۔ اس تحریک کے بانی امام الزمان سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے۔ بچپن ہی سے آپ کو اسلام اور بانی اسلام سے بے پناہ خدا داد عشق تھا۔ پھر آغاز جوانی میں ہی آپ نے شدت سے یہ محسوس کیا کہ دین چاروں طرف سے دشمن کے نرغے میں گھرا ہوا ہے اور اس کے دفاع کی کوئی موثر کوشش نہیں کی جا رہی اس احساس کے نتیجہ میں دو قوی ردعمل آپ کے دل میں پیدا

ہوئے۔

اول: یہ کہ آپ پہلے سے بھی زیادہ انہماک اور دردمندی کے ساتھ عبادت و ذکر الٰہی میں مصروف ہو گئے اور بارگاہ رب العزت میں دین حق کی فتح مندی اور احیائے کے لئے گریہ وزاری کرنے لگے۔

دوم: یہ ردعمل تھا کہ قرآن کریم کے گہرے اور پر فکر مطالعہ کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب عالم کا بھی گہری نظر سے مطالعہ فرمانے اور ان کی طرف سے دین پر وارد ہونے والے اعتراضات کا جائزہ لینے لگے اس لمبے اور دقیق موازنہ و مطالعہ نے آپ کو پہلے سے بھی زیادہ اس یقین پر قائم کر دیا کہ عام مذاہب عالم میں صرف دین محمدؐ ہی ایک زندہ مذہب ہے جو پیروی کے لائق اور جامع کمالات حسنہ ہے۔ آپ نے مسیح کی آمد اور ان علامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''......... جب وہ مسیح موعود آئے گا تو صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا اور دجال یک چشمی کو قتل کر ڈالے گا اور جس کافر تک اس کے دم کی ہوا پہنچے گی وہ فی الفور مر جائے گا۔

سو اس علامت کی اصل حقیقت جو روحانی طور پر مراد رکھی گئی ہے یہ ہے کہ مسیح دنیا میں آ کر صلیبی مذہب کی شان و شوکت کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالے گا اور ان لوگوں کو جن میں خنزیروں کی بے حیائی اور خوکوں کی بے شرمی اور نجاست خوری ہے ان پر دلائل قاطعہ کا ہتھیار چلا کر ان سب کا کام تمام کرے گا اور وہ لوگ جو صرف دنیا کی آنکھ رکھتے ہیں مگر دین کی آنکھ بکلی ندارد بلکہ ایک بدنما ٹینٹ اس میں نکلا ہوا ہے ان کو بین حجتوں کی سیف قاطعہ سے ملزم کر کے ان کی منکرانہ ہستی کا خاتمہ کر دے گا .... غرض یہ سب عبارتیں استعارہ کے طور پر واقع ہیں پھر جو اس عاجز پر بخوبی کھولی گئی ہیں''

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۲-۱۴۳ حاشیہ)

نیز فرمایا:

''کسر صلیب کے یہ معنی نہیں کہ مسیح آ کر اپنے ہاتھ سے صلیبوں کو توڑتا پھرے گا......... مطلب یہ ہے کہ نصاریٰ کا مذہب ہلاک ہو گا اور عیسائیت نے جو عظمت دلوں پر حاصل کی ہے وہ نہ رہے گی۔''

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۸۱)

کسر صلیب اور قتل خنزیر کے یہی معنے بعض متقدین مثلاً علامہ عینی و ابن حجرؒ نے کئے ہیں امام ابن حجر عسقلانی شارح بخاری لکھتے ہیں:

''فيكسر الصليب و يقتل الخنزير اى يبطل دين النصرانية بان يكسر الصليب حقيقة و يبطل ما تزعمه النصارى من تعظيمه، ويستفادمنه تحريم اقتناء الخنير و تحريم اكله و انه نجس لان الشئ المنتفع به لايشرع اتلافه۔'' یعنی کسر صلیب سے مراد یہ ہے کہ وہ عیسائی مذہب کا بطلان ظاہر کرے گا اور نصاریٰ نے صلیب کو جو عظمت دے رکھی ہے اسے مٹائے گا اور خنزیر کے قتل

سے مراد ہے کہ اس کا پالنا اور کھانا حرام ہے اور یہ کہ وہ پلید جانور ہے۔

یہ مضامین حضرت مسیح موعودؑ کی ۸۰ سے زائد کتب اور ملفوظات کے ہزارہا کی تعداد میں شائع ہونے والے اشتہارات اور متعدد مکتوبات میں پھیلے ہوئے ہیں اور یہ معارف وحقائق کے دریا ہیں جو تشنگانِ علم وعرفان کی علمی وروحانی سیرابی کا موجب ہیں۔ آپ نے علم کلام میں نئے باب رقم کئے اور دین حق کا مضبوط دلائل اور روشن براہین سے دفاع کیا اور دین حق کی برتری اور اس کا مؤید من اللہ ہونا ثابت کیا اور اسے ایک ایسے شجرہ طیبہ کے طور پر روشناس کیا جو اپنے تازہ پھلوں سے پہچانا جا سکتا ہے۔ فرماتے ہیں:

''پادریوں کی تکذیب انتہاء تک پہنچ گئی تو خدا نے حجت محمدیہ پوری کرنے کے لئے مجھے بھیجا اب کہاں ہیں پادری تا میرے مقابل پر آویں میں بے وقت نہیں آیا میں اس وقت آیا کہ جب اسلام عیسائیوں کے پیروں کے نیچے کچلا گیا........... بھلا اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت ﷺ نے کوئی پیش گوئی نہیں کی۔ یاد رکھو وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گزر گیا اب وہ زمانہ آ گیا ہے جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمدؐ جس کو گالیاں دی گئیں جس کے نام کی بے عزتی کی گئی جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں وہ سچا اور سچوں کا سردار ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۲-۲۷۳)

مسیح کے صلیب سے زندہ بچنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تیسری دلیل یہ ہے کہ کہ حضرت مسیح نے خود اپنے بچنے کے لئے تمام رات دعا مانگی تھی اور یہ بالکل بعید از قیاس ہے کہ ایسا مقبول درگاہ الٰہی تمام رات رو رو کر دعا مانگے اور وہ دعا قبول نہ ہو۔''

(ایام الصلح صفحہ ۱۲۵ روحانی خزائن جلد ۱۴)

پھر فرماتے ہیں

''مسیح نے صلیبی موت سے بچنے کے لئے باغ میں ساری رات دعا کی اور اس کے آنسو جاری ہو گئے تب خدا نے بباعث اس کے تقوی کے اس کی دعا قبول کی اور اس کو صلیبی موت سے بچا لیا جیسا کہ خود انجیل میں بھی لکھا ہے۔''

(لیکچر لاہور صفحہ ۱۹ روحانی خزائن جلد ۲۰)

برنباس کی انجیل کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''برنباس کی انجیل میں جس کو میں نے بچشم خود دیکھا ہے حضرت عیسیٰ کے صلیب پر فوت ہونے سے انکار کیا گیا ہے اور انجیل سے ظاہر ہے کہ برنباس بھی ایک بزرگ حواری تھا۔''

(کشف الغطاء حاشیہ صفحہ ۳۵ روحانی خزائن جلد ۱۴)

مسیح کی صلیبی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اس ایک مسئلہ سے ہی عیسائیت کا ستون ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ جب صلیب پر مسیح کی موت ہی نہیں ہوئی اور وہ تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر گئے ہی نہیں تو الوہیت اور کفارہ کی عمارت تو بیخ و بنیاد سے گر پڑی۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۲۲)

پس آپ نے ایک طرف مسیح کے صلیب سے زندہ بچ جانے کو ثابت کر کے عیسائیت کے کفارہ اور الوہیت مسیح کے عقائد کی جڑ کاٹ دی تو دوسری طرف مسیح کی طبعی موت اور ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پانے کو ثابت کیا اور عیسائیوں کے مسیح کو بشریت سے بلند مقام دینے کا تصور ختم کر دیا۔ فرمایا:

''لدھیانہ میں ایک دفعہ ایک پادری میرے پاس آیا اثنائے گفتگو میں میں نے اسے کہا کہ عیسیٰ کی موت ایک معمولی سی بات ہے اگر تم مان لو کہ عیسیٰ مر گیا ہے تو اس میں تمہارا کیا حرج ہے تو اس پر وہ کہنے لگا کہ کیا یہ معمولی سی بات ہے؟ اس پر تمہارے مذہب کا تمام دارومدار ہے۔'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۹۵-۳۹۶)

فرمایا:

''خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آ سکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔'' (کشتی نوح صفحہ ۱۷ روحانی خزائن جلد ۱۹)

وَوَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَکْسِرَنَّ صَلِیْبَکُمْ وَلَوْ مُزِّقَتْ ذَرَّاتُ جِسْمِیْ وَاُکْسَرُ

وَقَدْ جَاءَ یَوْمُ اللّٰهِ فَالْیَوْمَ رَبُّنَا یُدَقِّقُ اَجْزَاءَ الصَّلِیْبِ وَیَکْسِرُ

اور اے عیسائیو! خدا کی قسم میں تمہاری صلیب کو پارہ پارہ کر کے رہوں گا خواہ اس راہ میں میرے جسم کی دھجیاں اڑ جائیں اور میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاؤں —— یقیناً اب (خدائی جنگوں) کا دن آ گیا ہے پس آج ہمارا رب صلیب کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

(کرامات الصادقین صفحہ ۳۷ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۹۷)

حضرت اقدس اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خوب یاد رکھو کہ تم اپنے تمام مناظرات سے جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی رُوئے زمین سے صف لپیٹ دو گے اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کر دو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب کہاں ہے چونکہ خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے اس لئے اس نے مجھے بھیجا ہے اور

میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔
(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲)

فرمایا:

''وہ دن آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادت مندلڑکے سچے خدا کو پہچان لیں گے اور پرانے بچھڑے ہوئے وحدہ لا شریک کو روتے ہوئے آملیں گے یہ میں نہیں کہتا بلکہ وہ روح کہتی ہے جو میرے اندر ہے جس قدر کوئی سچائی سے لڑسکتا ہے لڑے۔ جس قدر کوئی مکر کر سکتا ہے کرے۔ بے شک کرے۔ لیکن آخر ایسا ہی ہو گا۔ یہ سہل بات ہے کہ زمین و آسمان مبدل ہو جائیں۔ یہ آسان ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں لیکن یہ وعدے مبدل نہیں ہوں گے۔''
(سراج منیر روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۶۶)

یہ وعدے پورے ہوئے خود عیسائی محققین نے اس کا برملا اعتراف کیا چنانچہ مسٹر کرلٹنڈون Mr. Criltondon نے جو کہ انٹر یونیورسٹی فیلوشپ آف لندن کے سیکرٹری جنرل تھے ایک تقریر میں کہا:

''اگر مسیح کی وفات کے متعلق جماعت احمدیہ کا نظریہ درست ہے تو پھر عیسائیت باقی نہیں رہ سکتی اگر فی الواقعہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تو پھر عیسائیت کی ساری بنیاد ہی ختم ہو کر رہ جاتی ہے اور ایسی صورت میں عیسائیت کی تمام عمارت کا زمین پر آرہنا یقینی ہے۔''
(بحوالہ الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۵۶ء)

مسٹر ایس۔ جی۔ ولیم سن (Mr. S.G. William Son) اپنی مشہور و معروف کتاب Christ or Mohammad میں رقم طراز ہیں۔

''مسلمانوں کا حملہ لازمی طور پر خود یسوع مسیح پر حملہ ہے ان کی کوشش ثابت کرنا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا نہیں ہے۔ وہ صلیب پر نہیں مرا۔ مر کر جی نہیں اٹھا اور یہ کہ وہ خدا کے داہنے ہاتھ پر نہیں بیٹھا اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہوں نے خدا کے ظاہر ہونے کے مسیحی ذریعہ کو ختم کر دیا اور کفارہ کی حقیقت باطل ہوگئی مختصر یہ کہ انہوں نے سرے سے مسیحی مذہب کو ہی نابود کر کے رکھ دیا کیونکہ یہ ظاہر و باہر ہے کہ اگر مسیح خدا کا بیٹا نہیں تھا اور خدا کا بیٹا صلیب پر نہیں مرا تو پھر عیسائیت کا وجود ختم ہو جاتا ہے اگر مسلمان اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں تو پھر مسیحوں کی حقیقت غلطی خوردہ پجاریوں سے زیادہ نہیں رہتی۔''
(حضرت مسیح موعود کا علم کلام عیسائیوں کے رد میں از مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن صفحہ ۵۲۴)

حضرت اقدس مسیح موعود کے کسر صلیب کے عظیم الشان کام سے عیسائی پادریوں کے حملوں کا اس طور پر دفاع کیا گیا مخالفین کی زبان سے جاری ہوا۔

چنانچہ مولوی نور محمد صاحب نقشبندی جو احمدیوں کے شدید مخالف گروہ سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے ترجمہ قرآن کریم کا ایک طویل دیباچہ لکھا وہ اس دیباچہ کے صفحہ ۳۰ پر رقم طراز ہیں۔

''اسی زمانہ میں پادری ینصر ائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا - ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا - تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں - پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو - اس ترکیب سے اس نے ینصر ائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک پادریوں کو شکست دے دی''

(دیباچہ ترجمۃ القرآن صفحہ ۳۰ از مولوی نور محمد نقشبندی چشتی مالک اصح المطابع دہلی)

(بقیہ از صفحہ ۴۴)

سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا - یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں -'' (تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۳-۲۴)

اور بالآخر اپنی جماعت کی ترقی کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں :-

''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا - وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور بُرہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا خدا اس مذہب اور اِس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی ..... دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں - سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے -'' (تذکرۃ الشہادتین - روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۶-۶۷)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی حیات طیبہ اس بات کی شاہد ہے کہ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ رہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کی جماعت کو عزت و شوکت اور غلبہ عطا فرما اور اسی کا ایک نظارہ وہ فتح عظیم ہے جو ۱۹۰۷ء میں امریکہ کے جھوٹے مدعی نبوت کی ذلت کی موت سے ظاہر ہوا -

نصرت الٰہی کے یہ آسمانی نوشتے آج بھی پورے ہو رہے ہیں اور آسمانی تقدیریں پوری ہو رہی ہیں جس کی خبریں خدائے ذوالجلال نے مسیحِ محمدی کو دی ہیں -

کسرِ صلیب

اشکوں میں ان کے کیا بھری تاثیر دیکھنا
روحِ جہاں ہے ہو رہی تسخیر دیکھنا !

پہلے تو اپنے دل کو بنا جاذب نظر
پھر ان کی آنکھ میں ہے جو اکسیر دیکھنا !

ہم ناتواں ہیں کچھ نہیں تدبیر جز دُعا
غالب کرے گا خالق تقدیر دیکھنا !

"کسرِ صلیب" ہو رہی ہے دنیا میں چار سُو
"قتل" ہو رہے ہیں جا بجا "خنزیر" دیکھنا !

ہر دیس میں تیغِ نگہ طاہر کی چل رہی
ہر دل کرے کی فتح یہ شمشیر دیکھنا !

بگڑا جہاں سُدھر رہا ان کی نگاہ سے
بگڑی ہوئی بنے گی اب تقدیر دیکھنا !

رحمت کو اپنی تک ذرا، کہ بیکراں ہے وہ
ہم بے کسوں کی نہ کوئی تقصیر دیکھنا !

تنبیہہ ان کی پہلوئے رحمت لئے ہوئے
انذار میں چھپی ہوئی تبشیر دیکھنا !

اسلامؔ کے کلام میں آنسو رَچے ہوئے
پُرسوز کس قدر ہے یہ تحریر دیکھنا !

عبدالسّلام اِسلامؔ

ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی سے متعلق عظیم الشان نشان اور

حضرت مفتی محمد صادق صاحب.........کا تاریخی کردار

''یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ'' کے مصداق

تحریر: مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو الہاماً خوشخبری دی کہ ''یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ'' کہ وہ تیری ایسے مردانِ کامل سے مدد کرے گا جنہیں آسمان سے وحی ہوگی یعنی اللہ تعالیٰ تیری مدد کے لئے ان کے دلوں میں تحریک کرے گا چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیروی اسی آسمانی نوید کے مصداق تھے۔ عیسائیت اور مغربی ممالک کی تحریکات کے مطالعہ اور ان کے ردّ میں آپ کا خاص لگاؤ اور شوق تھا اور اس محاذ پر آپ نے خوب کام کیا حضرت اقدسؑ کی صحبت میں آنے کے بعد آپ امریکہ کے مدعی نبوت ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی سے متعارف ہوئے چنانچہ حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں:

''غالباً ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے جب میرے پاس ایک دفعہ کلکتہ کا عیسائی ہفتہ وار پرچہ اپی فینی نام جو آیا اس میں یہ ذکر تھا کہ امریکہ میں ایک شخص ڈوئی نام ہے جو نبوت کا مدعی ہے۔ اس پر میں نے ڈوئی کو خط لکھا اور حالات دریافت کئے۔ اس نے اپنا لٹریچر بھیجا۔ جو میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا اخبار منگوانا چاہیے اور آپ مجھے ترجمہ کر کے سنایا کریں۔ حضرت نے مجھے غالباً ۱۲ روپے دیئے جو میں نے امریکہ بھیج کر اس کا ہفتہ وار انگریزی اخبار بنام لیوز آف ہیلنگ (اوراقِ شفا) منگوانا شروع کیا۔ یہ شخص پادری تھا پہلے آسٹریلیا میں رہتا تھا پھر امریکہ چلا گیا اور شکاگو میں اپنا ایک نیا مذہبی فرقہ بنایا اور دعا اور توجہ کے ذریعے سے بیماروں کو شفا دینے کا مدعی تھا۔ پھر اس نے دعویٰ کیا کہ میں الیاس نبی ہوں۔ میں سہ بارہ دنیا میں آیا تا کہ پھر مسیح کی آمد ثانی کے واسطے لوگوں کو تیار کروں'' (ذکر حبیب صفحہ ۱۰۲)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب......... رفیق حضرت مسیح موعودؑ نے پادری ڈاکٹر ڈوئی کا یہ ابتدائی تعارف درج کرنے کے بعد تفصیل سے بتایا کہ آپ اس کے ہفتہ وار انگریزی اخبار کا ترجمہ باقاعدگی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنایا کرتے۔ انبیاء کرام کی نسبت مسلسل بدزبانی اس کا وطیرہ تھا خصوصاً اسلام اور مسلمانوں کے متعلق بدزبانی اس کا معمول تھا۔ ایک دفعہ اس کی ہرزہ سرائی سن کر حضرت مسیح علیہ السلام کو بہت جوش آیا:

''تب آپ نے ایک اشتہار لکھا جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو میرے مقابلہ میں آؤ۔ خدا تمہیں ہلاک کرے گا کیونکہ تم سچائی پر نہیں ہو۔''

حضور کا یہ مضمون حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے انگریزی میں ترجمہ کر کے یورپ اور امریکہ کے اخبارات میں

بھیجا جسے اکثر اخباروں نے نقل کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصاویر بھی شائع کیں- زاں بعد فریقین کی طرف سے جو کچھ کہا گیا اور جو آخری عظیم الشان نتیجہ ظاہر ہوا وہ قیامت تک کے لئے تاریخ کا حصہ ہے- ابتدائی مکتوب از حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اس کے ترجمہ کا خلاصہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۳۶-۲۳۷ اور صفحہ ۲۵۰-۲۵۱ پر ہے-

حضرت مفتی محمد صادق صاحب آغوشِ احمدیت میں: آپ بھیرہ ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے- بعمر ۱۳ سال پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسم بارک سنا- پھر صحبتِ نور الدین .... نصیب رہی- کئی رؤیا وکشوف دیکھے دسمبر ۱۸۹۰ء میں پہلی دفعہ قادیان پہنچے اور دوسرے تیسرے روز بیعت کی سعادت پائی پھر روز بروز اخلاص اور یقین و عرفان میں ترقی کرتے گئے اور بے شمار مثالی خدمات آپ کے حصہ میں آئیں- آپ بے شمار الٰہی نشانات کے گواہ بنے- صاحبِ کشف والہام بزرگ اور مسیح موعود علیہ السلام کے انتہائی فدائی تھے- ۱۹۰۵ء میں آپ کو الہام ہوا: اِمَامًا وَنِعْمَةً- آپ لکھتے ہیں:

''حضور میرے امام تھے اور میرے لئے ایک بڑی نعمت تھے- روحانی اور جسمانی انعامات مجھے حضورؑ سے حاصل ہوتے رہتے-'' (ذکر حبیبؑ صفحہ ۳۲۵)

اس طرح آپ بھی لازوال زندگی کے وارث ہو گئے، حضرت مفتی صاحب کے داعی الی اللہ کی حیثیت سے دو پہلو نمایاں ہیں-

اول: آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عاشقانہ تعلق-

دوم: یورپ وامریکہ کے حوالے سے آپ کا تعارف-

(۱) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عاشقانہ تعلق: حضرت مفتی صاحب کا قلبی تعلق جس نے حضرت مسیح موعودؑ کی بھرپور توجہات جذب کر لی تھیں- اس کا ایک اظہار وہ ۵۱ خطوط ہیں جن کا تذکرہ ''ذکر حبیبؑ'' کے صفحہ ۳۳۸ سے صفحہ ۳۷۲ تک پھیلا ہوا ہے- ان کے علاوہ چند اہم باتیں قابلِ ذکر ہیں-

۱- آپ علیل ہوئے تو آپ کی والدہ محترمہ نے حضور کی خدمت میں درخواستِ دعا کی- اس پر آپؑ نے فرمایا:

''ہم تو ان کے لئے دعا کرتے ہی رہتے ہیں- آپ کو خیال ہوگا کہ صادق آپ کا بیٹا ہے اور آپ کو بہت پیارا ہے لیکن یہ میرا دعویٰ ہے کہ وہ مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہے'' (ذکر حبیبؑ صفحہ ۳۲۵)

۲- ایک موقعہ پر فرمایا:

''میرے دوست عزیز القدر مفتی محمد صادق ایڈیٹر اخبار جو ایک صالح اور متقی آدمی ہیں-''

(ذکر حبیبؑ صفحہ ۳۲۶)

۳- ایک مقدمہ میں چند شہادتیں مطلوب تھیں- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کچھ نام لکھوائے اور سرِ فہرست حضرت مفتی صاحب کا نام تحریر فرمایا کہ:

''مفتی صاحب تو گداز ہیں۔ ان کو اس شہادت میں ضرور شامل کرنا ہے۔''

۴۔ جاپان میں ایک مذہبی کانفرنس کا ذکر ہوا تو فرمایا:

''ہم ایک مضمون لکھ کر مفتی محمد صادق صاحب کو وہاں بھیج دیں گے تا کہ یہ اس کانفرنس میں ہمارا مضمون پڑھ دیں''

نیز فرمایا: ''مفتی صاحب ایک بہادر آدمی ہیں۔'' (ذکر حبیبؑ صفحہ ۳۳۰)

۵۔ ایک دفعہ فرمایا:

''مفتی صادق صاحب کو دیکھتا ہوں (سلمه و بارك و عليه و فيه) کہ کوئی چھٹی مل جائے یہاں موجود۔ مفتی صاحب عقاب کی طرح اسی تاک میں رہتے ہیں کہ کب زمانہ کے زور آور ہاتھوں سے کوئی فرصت غصب کریں اور محبوب اور مولیٰ کی زیارت کا شرف حاصل کریں.......... مفتی صاحب کی یہ سیرت اگر عشقِ کامل کی دلیل نہیں تو اور کیا وجہ ہے کہ وہ ساری زنجیروں کو توڑ کر دیوانہ وار بٹالہ میں اتر کر نہ رات دیکھتے ہیں نہ دن، نہ سردی نہ گرمی، نہ بارش نہ اندھیری آندھی، آدھی رات کو یہاں پیادہ پا پہنچتے ہیں۔ جماعت کو اس نوجوان عاشق کی سیرت سے سبق لینا چاہیے۔'' (ذکر حبیبؑ صفحہ ۳۳۴)

۶۔ ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''میں نے مفتی صاحب موصوف کو خواب میں دیکھا کہ نہایت روشن اور چمکتا ہوا چہرہ ہے اور ایک لباس فاخرہ جو سفید ہے، پہنے ہوئے ہیں اور ہم دونوں ایک بگھی میں سوار ہیں.......... مفتی محمد صادق صاحب میری جماعت میں سے اور میرے مخلص دوستوں میں سے ہیں.......... یہ اپنے نام کی طرح ایک محبِ صادق ہیں۔ وہ ہمیشہ میری دینی خدمات میں نہایت جوش سے مصروف ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔'' (ذکر حبیبؑ صفحہ ۳۳۵)

۷۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خطوط میں حضرت مفتی صاحب کے لئے جو دعائیں کی ہیں وہ کچھ یوں ہیں:

- ''خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور مکروہاتِ دین و دنیا سے بچائے.......... آپ کے اخلاص اور محبت سے نہایت دل خوش ہے۔ خدا تعالیٰ ربانی طاقت سے آپ کو بے نظیر استقامت بخشے۔''
- ''میں آپ کے لئے ہمیشہ دعا کرتا ہوں اور مجھے نہایت قوی یقین ہے کہ آپ تزکیۂ نفس میں ترقی کریں گے اور آخر خدا تعالیٰ سے ایک قوت ملے گی جو گناہ کی زہریلی ہوا اور اس کے ابال سے بچائے گی۔''

(۲) یورپ اور امریکہ کے حوالے سے حضرت مفتی صاحب کا تعارف: خدا تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحب کو فطرتاً انگریزی اور دیگر زبانیں سیکھنے کا شوق و ذوق عطا کیا تھا۔ اس کے نتیجے میں یورپ اور امریکہ میں خدا نے آپ سے بہت کام لیا۔ مولانا شیخ یعقوب علی عرفانیؓ صاحب نے اس خوش نصیبی کا یوں ذکر کیا ہے:۔

''حضرت مفتی محمد صادق صاحب جن کو تبلیغ سلسلہ احمدیہ کی ایک قسم کی لَو اور دھت لگی ہوئی ہے اور

بہت کم ایسے مقام ولایت میں ہوں گے جہاں کے محقق انگریزوں اور اخبارات کے ایڈیٹران وغیرہ وغیرہ سے اطلاع پاکر انہوں نے ان معاملات میں خط وکتابت نہ کی ہو اور مسیح موعود (..........) کے دعاوی کی تبلیغ ان کو نہ کی ہو۔ امریکہ کے ڈوئی کی حسرت ناک تباہی اور لنڈن کے پگٹ کی مایوسانہ نامرادی بھی حضرت مفتی صاحب ممدوح ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ انہوں نے جس طرح ڈوئی اور پگٹ کا بیڑہ غرق کر دیا اسی طرح کئی سعید روحوں کے واسطے باعثِ ہدایت بھی آپ ہوئے اور آپ ہی سے سچی مخلصانہ کوششیں اور جوشِ تبلیغ حق کا یہ نتیجہ ہوا کہ یورپ اور امریکہ کے بعض انگریزوں اور لیڈروں نے حضرت اقدس کی صداقت کو مان لیا اور اپنے خیالات فاسدہ سے توبہ کی۔ غرض مفتی صاحب موصوف کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ساری احمدی دنیا ان کے نام نامی سے واقف اور ان کے اخلاص صدق ووفا سے آگاہ ہے۔''

(ملفوظات ۵ صفحہ ۶۸۳ مطبوعہ اخبار الحکم مورخہ ۲۶ رجون ۱۹۰۸ء)

۲۔ اس میدان میں حضرت مفتی صاحب کا ذوق وشوق آپ ہی کی زبان سے ملاحظہ کریں

''تین سال کے اندر طلب نشان والی پیشگوئی کے اشتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اس کو لے کر ہفتہ کی شام کو میں یہاں سے روانہ ہوا اور چھینہ کے سٹیشن پر اتر کر دارالامان کو روانہ ہوا.......... نماز فجر کے وقت حضور اقدس کی زیارت ...... ہوئی جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر کے بعد آپ نے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی پڑھ کر اور ہر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے میں نے سنایا اور اس کے بعد آپؑ اندر تشریف لے گئے اور پھر نو بجے کے قریب سیر کے واسطے تشریف لائے اور ملتے ہی فرمایا:

''آپ نے اس کام میں خوب ہمت کی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہم نے انگریزی نہیں پڑھی کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے۔ انگریزی اگر پڑھے ہوئے ہوتے تو اردو کی طرح اس کے بھی دو چار صفحے ہم لکھ دیا کرتے۔ مگر خدا نے چاہا کہ آپ لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جاوے۔'' (ایضاً صفحہ ۴۷۹-۴۸۰)

۳۔ اس سلسلہ میں ۱۱ر اگست ۱۹۰۳ء میں دربارِ شام کی رپورٹنگ حضرت مفتی صاحب نے کی فرمایا

''مسٹر ڈوئی الیاس جس کو حضرت اقدس نے مقابلہ پر بلایا ہے اب کثرت سے اس کا چرچا امریکہ اور انگلستان کی اخباروں میں اس مقابلہ پر ہو رہا ہے اور ہندوستان سے! جو کل عیسائی دنیا نے اس مقابلہ کو مذاہب کی سچائی کا حقیقی معیار قرار دیا ہے حتیٰ کہ دھریہ منش انسان جو کہ ان ممالک میں رہتے ہیں ان کے ایمان کے لئے بھی اس مقابلہ دعا نے ایک راہ کھول دی ہے۔ اور جس عدل اور انصاف پر یہ مقابلہ حضرت اقدس نے مبنی رکھا ہے اس کی شہادت خود یورپ اور امریکہ نے ان الفاظ میں دی ہے کہ اس مقابلہ میں مرزا صاحب نے کوئی پہلو رعایت کا اپنے لئے نہیں رکھا کہ جس سے ڈوئی کو انکار کرنے کی گنجائش ہو۔ آج کل

وہی اخبار یں پڑھی جاتی ہیں۔ ان اخباروں کو سن کر حضرت مسیح موعود (......) نے فرمایا کہ:

''یہ ہمارا مقابلہ صرف مسٹر ڈوئی ہی سے نہیں ہے بلکہ تمام عیسائیوں کے مقابلہ پر ہے اور یہ بھی ایک طریق ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کسرِ صلیب کرے گا۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ آنے والے مسیح کے خادم فرشتے ہوں گے۔ ان الفاظ سے اس کی کمزوری نکلتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پاس زمینی ہتھیار نہ ہوں گے بلکہ جو کام زمینی ہتھیاروں سے ہوتا ہے وہ دعا کے ذریعے سے آسمان کے فرشتے خود کرتے رہیں گے۔ مشکوٰۃ میں یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عیسائی کے ساتھ کوئی شخص مقابلہ نہ کر سکے گا مگر ہاں مسیح موعود دعاؤں سے مقابلہ کرے گا سو اب وہ مقابلہ آپڑا ہوا ہے جس سے اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ ہوسکتا ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۹)

۴۔ ۷ / اپریل ۱۹۰۸ء ساڑھے دس بجے دن شکاگو (امریکہ) سے امریکن میاں بیوی نے ملاقات کی اور تفصیل سے ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق سوالات کئے جن کے حضرت مسیح موعودؑ نے جواب دیئے۔ یہ سوال و جواب ملفوظات جلد پنجم کے صفحہ نمبر ۵۱۳ سے صفحہ نمبر ۵۲۱ تک چھپے ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ترجمانی کے فرائض سرانجام دیئے۔

۵۔ ۱۴ / اکتوبر ۱۹۰۲ء دربار شام کا ذکر ہے کہ حضرت مفتی صاحب نے ڈاکٹر ڈوئی کے اخبار کے بعض پیراگراف سنائے جس پر حضورؑ نے فرمایا:۔

''یہ وہ شخص ہے جس نے الیاس ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے آپ کو عہد نامہ کا رسول کہتا ہے۔ ہم نے اس کو دعوت کی ہے کہ اگر تو یسوع مسیح کو خدا سمجھتا ہے تو میں سچ کہتا ہوں کہ میں خدا کی طرف سے مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ پس تو اس قسم کی دعا کر کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے وہ پہلے ہلاک ہو۔ یہ جوش مجھے زیادہ اس لئے آیا ہے کہ اس نے تمام مسلمانوں کے ہلاک ہونے کی پیشگوئی کی ہے۔ یہ شخص اسلام کا بڑا دشمن ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۴۹)

۶۔ ۶ / اگست ۱۹۰۲ء شام کا ذکر ہے:۔

''اس کے بعد امریکہ کے مشہور مفتری مدعی الیاس ڈوئی کا اخبار پڑھا گیا جو مفتی محمد صادق صاحب ایک عرصہ سے سنایا کرتے ہیں۔ ڈوئی نے اپنے مخالف قوموں، بادشاہوں اور سلطنتوں کی نسبت پیشگوئی کی ہے کہ وہ تباہ ہو جائیں گے۔ اس پر حضرت اقدسؑ کی رگِ غیرت وحمیتِ دینی جوش میں آئی اور فرمایا کہ:

''مفتری کذّاب اسلام کا خطرناک دشمن ہے۔ بہتر ہے کہ اس کے نام ایک کھلا خط چھاپ کر بھیجا جاوے اور اس کو مقابلہ کے لئے بلایا جاوے۔ اسلام کے سوا دنیا میں کوئی سچا مذہب نہیں ہے اور اسلام ہی کی تائید میں برکات اور نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ اگر یہ مفتری میرا مقابلہ کرے گا، تو سخت شکست

کھائے گا اور اب وقت آ گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے افترا کی اس کو سزا دے۔
غرض یہ قرار پایا کہ ۷ / اگست کو حضرت اقدسؑ ایک خط اس مفتری کو لکھیں اور اسے نشان نمائی کے میدان میں آنے کی دعوت کریں۔ یہ خط انگریزی زبان میں ترجمہ ہو کر مختلف اخبارات میں بھی شائع ہوگا اور بھیجا جاوے گا'' (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۳۴)

۷۔ حضرت مفتی صاحب کی توجہ اور امریکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی تصرفات کے متعلق ایک ایمان افروز تفصیل ''ذکر حبیب'' کے صفحہ ۳۸۰ پر درج ہے جس کے مطابق

''ہالہ (سندھ) کے بزرگ پیر سید رشید الدین جھنڈے والے کے ساتھ حضرت مفتی صاحب کی ملاقات ہوئی اور آپ نے تحریر فرمایا کہ دراصل عرب تاجر حاجی عبداللہ نے امریکہ میں اشاعتِ (دین حق) کا پیر صاحب سے مل کر ایک منصوبہ بنایا مگر اس کے لئے چندہ کی اپیل میں ناکامی کا ذکر کیا تو:

''حضرت پیر صاحب نے استخارہ کیا۔ معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے روحانی تصرفات کی وجہ سے اشاعت ہو رہی ہے۔ ان سے دعا منگوانے سے کام ٹھیک ہوگا۔ دوسرے دن حاجی صاحب کو پیر صاحب نے خبر دی۔ اس پر حاجی صاحب نے بیان کیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی علمائے پنجاب و ہند نے تکفیر کی ہے۔ ان سے کیونکر اس بارہ میں کہا جائے۔ اس بات کو سن کر شاہ صاحب نے بہت تعجب کیا اور دوبارہ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور استخارہ کیا۔ خواب میں جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضور نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد اس زمانہ میں میرا نائب ہے وہ جو کہے وہ کرو صبح کو اُٹھ کر شاہ صاحب نے کہا کہ اب میری حالت یہ ہے کہ میں خود مرزا صاحب کے پاس چلوں گا اور اگر وہ مجھ کو امریکہ جانے کو کہیں تو میں جاؤں گا'' (اس نوعیت کا پیر صاحب کا ایک کشف بھی ہے جس سے ان پر حضرت اقدسؑ کی صداقت کھل گئی۔ پیر صاحب نے امریکہ میں تبلیغ دین کی پیش کش کی)

۸۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر حضرت مفتی صاحب نے دین کی طرف راغب امریکی سفیر مسٹر ویب سے خط و کتابت کی۔ اس کا کہنا ہے کہ (دینِ حق) میں آنا حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا مرہون منت ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے ہی اس کا نام شیخ محمد رکھا۔ (تفصیل دیکھیں ذکر حبیب صفحہ ۳۷۵ تا صفحہ ۳۹۱)

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مفتی صاحب کے یورپ و امریکہ کے اخبارات سے رابطے اور تبلیغ بہت موثر تھی۔ خوش نصیب ہیں حضرت مفتی محمد صادق صاحب جنہیں خدائی تصرف نے بطور خاص چن لیا اور تاریخی کردار ادا کرنے کی سعادت بخشی۔ اس خوش نصیبی کی آسمانی سند وہ رؤیا و کشوف اور الہامات ہیں جو حضرت مفتی صاحب کو عطا تھے پھر مسیح موعود علیہ السلام کی غیر معمولی توجہ، محبت اور دعا تھی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی — آغاز — اور انجام!

اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کا ایک عظیم الشان نشان

تحریر: مکرم نصیر احمد انجم صاحب

تعارف: جان الیگزنڈر ڈوئی ۱۸۴۷ء میں سکاٹ لینڈ کے علاقہ Edinburgh میں پیدا ہوا۔ اس کا خاندان ۱۸۶۰ء میں آسٹریلیا منتقل ہوگیا۔ وہاں پر ڈوئی نے اپنے چچا کے ساتھ جوتوں کی دوکان پر کام کرنا شروع کر دیا۔ ۱۸۶۷ء میں ڈوئی حصول تعلیم کیلئے واپس سکاٹ لینڈ آ گیا۔ وہاں اس نے دو تین سال مذہبی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں آسٹریلیا آ کر کانگریگیشنل چرچ (Congregational Church) میں سڈنی کے قریبی شہر نیوٹن سے منسلک ہوگیا۔ پھر وہ ملبورن چرچ میں منسٹر (Minister) کے عہدے پر نامزد ہوا۔ ۱۸۷۸ء میں اس نے International Healing Association بنا کر لوگوں میں شہرت حاصل کرنا شروع کی کہ وہ بیماروں کو شفاء دے گا۔ ڈوئی کو اپنے بنیاد پرست اور انتہاء پرست خیالات کی وجہ سے کئی دفعہ جیل جانا پڑا۔

جولائی ۱۸۸۸ء میں ڈوئی امریکہ آیا اور سان فرانسسکو کے علاقے میں اپنی نام نہاد ''شفاء'' کی کارروائیاں شروع کر دیں ۱۸۹۶ء میں اس نے اپنا ایک الگ فرقہ کرسچین کیتھولک چرچ (Christian Catholic Church) کے نام سے بنایا۔ ۱۸۹۷ء میں اس نے صیہون کا مرکزی خیمہ اجتماع بنایا۔ بعد ازاں اس نے شکاگو سے ۴۲ میل کے فاصلے پر شمال کی جانب زمین خریدی۔ اگلے سال کے آغاز پر اس نے اپنے پیروکاروں کو ساری رات اپنے تعمیر کردہ خیمہ اجتماع میں گزارنے کا حکم دیا۔ جب رات کے بارہ بجے تو ڈوئی نے ۲۵ فٹ چوڑا اور ۲۵ فٹ اونچا پردہ اٹھایا۔ اس پردے کے پیچھے ڈوئی کے مجوزہ شہر صیہون (Zion) کا خاکہ تھا۔ اس شہر کی تعمیر کے لئے اس نے ۶۶۰۰ ایکڑ اراضی خریدی اور یہ شہر جھیل مشی گن کے کنارے تعمیر کیا جانا قرار پایا۔ یہاں سے ڈوئی کے عروج کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔ اس نے دن دگنی رات چوگنی ترقی کی۔ اگلے سات سالوں میں اس کے پیروکاروں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ اخبارات اور میڈیا میں بکثرت اس کی اشاعت ہوئی۔

ڈوئی کے دعوے:

۱۔ ۲۲ رجنوری ۱۸۹۶ء کو ڈوئی نے اپنے الگ فرقے کی بنیاد رکھی اور اس کا سربراہ خود کو قرار دیا۔

۲۔ ۲ رجون ۱۹۰۱ء کو اس نے ایلیا (الیاس) ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا جیسے یوحنا ایلیا کا بروز بن کر آیا تھا۔ مجھے بھی خدا نے ایلیا بنا کر بھیجا ہے۔

۳- ۱۸ر ستمبر ۱۹۰۴ء کو اپنے قائم کردہ فرقے کے رسولِ اول (First Apostle) ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

۴- دوسرے عیسائی فرقوں کو تباہ کرنے کے متعلق دعویٰ کرتے ہوئے ڈوئی نے اعلان کیا۔

"The purpose of the christian catholic church in zion is to smach every other church in existence."

کرسچین کیتھولک چرچ جو شہر صیحون میں قائم کیا گیا ہے اس کا مقصد باقی تمام عیسائی فرقوں کے وجود کا خاتمہ کرنا ہے۔ میتھوڈسٹ چرچ اور مارمن چرچ جو امریکہ میں بہت مقبول تھے ان کے عمائدین کو ڈوئی نے نہایت ہتک آمیز الفاظ میں یاد کیا اور کہا۔

"I will not be liked to these wicked men." (Leaves of Healing Vol. XII P. 66)

''میں ان کمینے لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔''

ڈوئی کی اسلام دشمنی: عیسائی فرقوں کے متعلق نفرت انگیز نظریات کے ساتھ ساتھ ڈوئی بیسویں صدی کے آغاز میں اسلام کا ایک بڑا دشمن بن کر اُبھرا۔ اس نے اپنی زبانی اور تحریری کارروائیوں کے ذریعہ اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کی۔ اس کا رسالہ Leaves of Healing اس کام کے لئے وقف تھا۔ اس نے لکھا کہ:

"Zion will hame to distroy Mohammadanism"

کہ صیحون کا مقصد وحید اسلام کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ اس نے جنت اور آخرت میں ملنے والے انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں استہزا کیا۔

"The Mohammedan is taught to look forward to heaven as one vast brothel and harem. Where he can find satisfaction in women that are prepare for him as a creatures of lust. (Leaves of Healing Vol. XIII P. 474)

ترجمہ: مسلمانوں کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ وہ اس جنت کے منتظر ہیں جو کہ ایک وسیع طوائف خانہ اور حرم ہے۔ جہاں وہ ان عورتوں سے تسکین پا سکتا ہے جو محض اس کی جنسی خواہشات کی تکمیل کے لئے پیدا کی گئیں ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ اور ڈوئی کا مقابلہ: جب ڈوئی کی اسلام دشمنی اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو دین حق کے بطلِ جلیل حضرت مسیح موعودؑ نے اسے چیلنج دیا کہ اگر وہ سچا ہے تو میرے ساتھ مقابلہ کرے اور فیصلہ خدا کرے گا۔ آپ نے ستمبر ۱۹۰۲ء کے ریویو آف ریلیجنز میں مندرج اشتہار میں تحریر فرمایا۔

''حال میں ملکِ امریکہ میں یسوع مسیح کا ایک رسول پیدا ہوا ہے جس کا نام ڈوئی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یسوع مسیح نے بحیثیت خدائی دنیا میں اس کو بھیجا ہے تا سب کو اس بات کی طرف کھینچے کہ بجز مسیح کے اور کوئی خدا نہیں............اور بار بار اپنے اخبار میں لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے کہ

تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائیں گے اور دنیا میں کوئی زندہ نہیں رہے گا بجز ان لوگوں کے جو مریم کے بیٹے کو خدا سمجھ لیں اور ڈوئی کو اس مصنوعی خدا کا رسول قرار دیں''

''سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارنے کی کیا حاجت ہے ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ وہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سناویں بلکہ ان میں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کردیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے کیونکہ ڈوئی یسوع مسیح کو خدا مانتا ہے مگر میں اس کو ایک بندہ عاجز مگر نبی مانتا ہوں۔ اب فیصلہ طلب یہ امر ہے کہ دونوں میں سے سچا کون ہے۔ چاہیئے کہ اس دعا کو چھاپ دے اور کم سے کم ایک ہزار آدمی کی اس پر گواہی لکھے۔ اور جب وہ اخبار شائع ہو کر میرے پاس پہنچے گی تب میں بھی بجواب اس کے یہی دعا کروں گا اور انشاء اللہ ہزار آدمی کی گواہی لکھ دوں گا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ڈوئی کے اس مقابلہ سے تمام عیسائیوں کے لئے حق کی شناخت کے لئے راہ نکل آئے گی۔ میں نے ایسی دعا کے لئے سبقت نہیں کی بلکہ ڈوئی نے کی۔ اس سبقت کو دیکھ کر غیور خدا نے میرے اندر جوش پیدا کیا۔ اور یاد رہے کہ میں اس ملک میں معمولی انسان نہیں ہوں میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ ڈوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود پچیس برس کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا اور میں بشارت دیتا ہوں کہ وہ مسیح پیدا ہو گیا اور وہ میں ہی ہوں۔ صدہا نشان زمین سے اور آسمان سے میرے لئے ظاہر ہو چکے ایک لاکھ کے قریب میرے ساتھ جماعت ہے جو زور سے ترقی کر رہی ہے۔''

''اگر ڈوئی اپنے دعوے میں سچا ہے اور درحقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہو جائے گا۔ کیا حاجت ہے کہ تمام ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے۔ لیکن اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا یا اپنے لاف وگزاف کے مطابق دعا کر دی۔ اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہو گا۔ مزید یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھوں سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا کسی درندہ کے پھاڑنے سے ہو اور ہم اس جواب کے لئے ڈوئی کو تین ماہ تک مہلت دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سچوں کے ساتھ ہو۔ آمین۔''

(ریویو آف ریلیجنز اردو/انگریزی ستمبر ۱۹۰۲ء)

ڈوئی نے اس کھلے چیلنج کو قبول کرنے سے احتراز کیا اور ان تحریروں کا جواب نہ دیا۔ لیکن اخبارات میں شور مچ گیا۔ اور ڈوئی پر دباؤ بڑھنے لگا کہ اسکے متعلق کچھ بیان کرے۔ بالآخر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۳ء کو ڈوئی نے تکبر اور تعلی سے بھرپور انداز میں یہ لکھا۔

''لوگ مجھے بعض اوقات کہتے ہیں کہ تم کیوں فلاں فلاں بات کا جواب نہیں دیتے - جواب؟ کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان کیڑے مکوڑوں کا جواب دوں گا اگر میں اپنا پاؤں ان پر رکھوں تو ایک دم میں ان کو کچل سکتا ہوں''

(بحوالہ ریویو آف ریلیجنز اردو ۱۹۰۳ء)

اسی طرح ۲۷ ردسمبر ۱۹۰۳ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ''بے وقوف محمدی مسیح'' کے الفاظ استعمال کئے - جب بات حد سے بڑھ گئی تو خدا کی غیرت جوش میں آئی خدا نے اپنے پیارے مسیح کی بات کو پورا کر دکھایا کہ جھوٹا ذلیل و خوار ہو کر سچے کی زندگی میں مرجائے - اس طرح دینِ حق کے محافظ کو کچلنے والا خود کیڑے مکوڑوں کی طرح ذلت آمیز انجام کو پہنچ کر ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو دنیا سے رخصت ہوا - خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی عزت و توقیر کو تو چار چاند لگائے لیکن آپ کا مخالف ذلیل و رسوا ہوا -

ڈوئی کا حسرت ناک انجام

ڈوئی کی اخلاقی موت: یوں کھلم کھلا مقابلہ میں آنے کے بعد ڈوئی کا کیسا عبرتناک انجام ہوا اب اس کی تفصیل سنئے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ڈوئی کے خدائی قہر کی زد میں آنے کی اوّلین صورت خود اس کے ہاتھوں یہ پیدا ہوئی کہ اس کی پیدائش ناجائز نکلی اور وہ ولد الحرام ثابت ہوا - یہ حقیقت اخبار ''نیو یارک ورلڈ'' کے ذریعہ سے منکشف ہوئی جس نے ڈوئی کے سات خطوط شائع کئے جو اس نے اپنے باپ ''جان مرے ڈوئی'' کو اپنی ناجائز ولدیت کے بارہ میں لکھے تھے - جب ملک میں اس امر کا چرچا عام ہونے لگا تو خود ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی نے ۲۵ ستمبر ۱۹۰۴ء کو اعلان کیا کہ وہ چونکہ ڈوئی کا بیٹا نہیں اس لئے ''ڈوئی'' کا لفظ اس کے نام کے ساتھ ہرگز استعمال نہ کیا جائے -

فالج کا حملہ: اس اخلاقی موت کے ایک سال کے بعد یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو اس پر فالج کا شدید حملہ ہوا ابھی اس کے اثرات چل رہے تھے کہ ۱۹ ردسمبر ۱۹۰۵ء کو اس پر دوبارہ فالج گرا اور وہ اس سخت بیماری سے لاچار ہو کر صیحون سے ایک جزیرہ کی طرف چلا گیا -

مریدوں کی کھلم کھلا بغاوت: جونہی ڈوئی نے صیحون سے باہر قدم رکھا اس کے مریدوں کو تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ ایک نہایت ناپاک اور سیاہ کار انسان ہے وہ مریدوں کو شراب بلکہ تمباکو نوشی سے بھی روکتا تھا مگر خود گھر جا کر مزے سے شراب پیا کرتا تھا - چنانچہ اس کے پرائیویٹ کمرہ سے شراب برآمد ہوئی - یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے تعلقات بعض کنواری لڑکیوں سے تھے - قریباً پچاسی لاکھ روپے کی اس کی خیانت بھی ثابت ہوئی کیونکہ یہ روپیہ صیحون کے حساب میں سے کم تھا - یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ اس نے صرف بطور تحائف صیحون کی خوبصورت عورتوں کو دے دیا تھا - ان الزامات سے ڈوئی اپنی بریت ثابت نہ کر سکا - اب نتیجہ یہ ہوا کہ اپریل ۱۹۰۶ء کو اس کی کیبنٹ کے نمائندوں کی طرف

سے ڈوئی کو تار دیا گیا کہ ہم تمہاری بجائے والوا کی قیادت کو تسلیم کرتے ہیں اور تمہاری منافقت، جھوٹ، غلط بیانیوں، فضول خرچیوں، مبالغہ آرائیوں اور ظلم واستبداد کے خلاف زبردست احتجاج کرتے ہیں۔ اس تار میں اسے متنبہ کیا گیا کہ اگر اس نے نئے انتظام میں کوئی مداخلت کی تو اس کے تمام اندرونی رازوں کا پردہ چاک کر دیا جائے گا اور اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

موت: اس نے یہ کوشش کی کہ عدالتوں کے ذریعہ صیحون پر اور روپے پر قبضہ حاصل کر لے مگر اس میں بھی اسے ناکامی ہوئی۔ وہ صیحون کے شہر میں جہاں ہزاروں آدمی اُس کے ادنیٰ اشارے پر چلتے تھے واپس آیا تو ایک بھی آدمی اس کے استقبال کے لئے موجود نہ تھا۔ اس نے چاہا کہ اپنے مریدوں کے سامنے اپیل کر کے ان کو پھر اپنا مطیع کر لے مگر چاروں طرف اس کے لئے مایوسی ہی مایوسی تھی۔ جسمانی طور پر اس کی حالت ایسی خراب ہوگئی کہ وہ خود اٹھ کر ایک قدم بھی نہ چل سکتا تھا بلکہ اس کے حبشی ملازم اسے ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے جاتے تھے۔ اسی حالت میں وہ دیوانہ ہو گیا اور بالآخر ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کی صبح کو بڑے دکھ اور حسرت کے ساتھ دنیا سے کوچ کر گیا اور خدا کے مقدس مسیح موعود کے یہ الفاظ ''کہ وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا'' عبرتناک رنگ میں پورے ہو گئے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹینیکا نے اس کی وفات پر لکھا۔

ترجمہ: ''اپریل ۱۹۰۶ء میں ڈوئی کے اقتدار کے خلاف شہر صیحون میں بغاوت ہوگئی اور اس پر غبن اور تعدد ازدواج کا الزام لگایا گیا اور اس کی بیوی اور اس کے لڑکے کی رضامندی سے اسے معزول کر دیا گیا۔ اب ڈوئی کی صحت تباہ ہو چکی تھی اور وہ بدیہی طور پر پاگل ہو چکا تھا۔ اسی حالت میں اس پر فالج کا حملہ ہوا جس کے باعث مارچ ۱۹۰۷ء میں وہ شہر صیحون میں مر گیا۔''

اخبارات میں ذکر: ڈوئی کی شکست اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فتح اتنی واضح تھی کہ اخبارات نے کھلے عام اس کا اقرار کیا مثلاً امریکہ کے اخبار ٹروتھ سیکر نے ۱۵ جون ۱۹۰۷ء کو لکھا۔

''قادیانی صاحب نے پیشگوئی کی کہ اگر ڈوئی نے اس چیلنج کو قبول کر لیا تو وہ میری آنکھوں کے سامنے بڑے دکھ اور ذلت کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کر جائے گا .... یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی .... حالات اس کے مخالف تھے مگر آخر کار وہ جیت گیا۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۲۵۷)

ڈوئی کے عروج کے بعد زوال کی عکاسی کرتے ہوئے امریکن اخبار Chicago Evening نے ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کی اشاعت میں لکھا۔

"He Built a creed: He was Excommunicated.

He built a city: He was expelled from it.

He amassed a fortune of millions: He was reduced to virtual poverty.

He elevated Voliva to a great power: Voliva ruined him.

He drew about him thousands who worshiped him: He died deserted by all save a handful of the faithful."

ترجمہ: اس نے ایک الگ فرقہ بنایا مگر اس کو اسی مذہب سے اخراج کی سزا دی گئی - اس نے ایک شہر تعمیر کرایا - مگر اسے شہر بدر کر دیا گیا - اس نے کروڑوں کی دولت کے مزے لوٹے مگر بالآخر وہ غربت اور افلاس کا شکار رہا - اس نے اپنے نائب والوا (Voliva) کو خوب ترقی دلائی - مگر اس نے ڈوئی کو تباہ و برباد کیا - اس نے اپنے گرد ہزارہا مرید جمع کر لئے جو اس کو پوجتے تھے مگر اس کی ذلت آمیز موت کے وقت صرف مٹھی بھر لوگ اس کے ساتھ تھے -

اس طرح خدا تعالیٰ نے اس سے انتقام لیا اور اس کے تکبر کی سزا اسے دی - حدیث قدسی ہے -

مَنْ عَادَ وَلِيًّا لِيْ فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ (بخاری)

کہ جو میرے دوست سے دشمنی کرے تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیتا ہوں -

پس جس کے ساتھ خدا جنگ کرے اس کا انجام خسرانِ مبین کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا - اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس عظیم الشان اور عبرت ناک خدائی نشان سے فائدہ اٹھائے - آمین -

اَے وہ لوگو! جو ہو اَب تک حامیٔ دیں کے خلاف
گالیاں دیتے ہو تم اُس کے بصد لاف و گزاف
اِس سے بڑھ کر مہدیٔ موعود دیتا کیا دکھا
حامیٔ تثلیث دیکھو کس طرح رُسوا ہُوا
یہ وہی خنزیر تھا اعلان جس کے قتل کا
ہادیٔ برحق محمدؐ مصطفٰے فرما چُکا
کہ مسیحِ وقتِ کے ہاتھوں سے مارا جائے گا
یہ نشاں تھا مہدیٔ موعودؑ کی پہچان کا

ثاقب زیروی

ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی

تھا ایک شخص جانِ الیگزنڈر ڈوئی
جو تھا سان فرانسسکو کا پادری

تھا منّاد عیسائیت کا بڑا
مقرر تھا وہ ایک شعلہ نوا

ریاست میں خوب اس کا چرچا ہوا
تو اک روز اعلان اس نے کیا

جو ایمان کفّارہ پر لائے گا
مریضوں کو وہ دے سکے گا شفا

دکھا سکتا ہوں میں بھی یہ معجزہ
یہ طاقت مجھے بھی ہوئی ہے عطا

ہُوئے اس کی گفتار کے جب شکار
فرانسسکو اور اس کے قرب و جوار

شروع اس نے کیں پھر بزورِ بیاں
شکاگو میں خاص اپنی سرگرمیاں

وہاں اس کی جب خوب شہرت ہوئی
کیا اس نے دعویٰ پیغمبری

بڑھی وسعت کار تو پھر رکھی
بِنا اک نئے شہر صیہون کی

یہ ظاہر کیا، ہے قریب اب کریں
نزول ابنِ مریم اِسی شہر میں

بہت لوٹ سادہ دلوں کی ہوئی
مریدوں کی تعداد بڑھتی رہی

بہت مال و زر میں اضافہ ہوا
نہ تھی ڈالروں کی کوئی انتہا

بہت اُس کی شاہانہ تھی زندگی
نہ تھی عیش و عشرت میں کوئی کمی

اگرچہ بہت اُس کا اکرام تھا
یہ بد بخت دشمن تھا اسلام کا

لکھا اپنے اخبار میں بار بار
ہے اسلام عیسائیت کا شکار

خدائے یسوع نے اُسے دی خبر
نہ مانیں گے مجھ کو خدا وہ اگر

مسلمان نابُود ہو جائیں گے
سبھی موت کی نیند سو جائیں گے

رسولِ خُدا کا شماتت کے ساتھ
وہ تھا ذکر کرتا خباثت کے ساتھ

بہت فحش گو اور گندہ دہن
ہمیشہ رہا آپ پر طعنہ زن

مگر آپ کا مہدیٔ جاں نثار
اُٹھا سامنے اُس کے دیوانہ وار

نہ غیرت نے اُس کی گوارا کیا
ڈوئی ہو محمدؐ پہ ہرزہ سرا

چنانچہ لکھا آپ نے اشتہار
کِیا اُس میں تثلیث کو تار تار

ڈوئی کو مخاطب کیا اور کہا
کروڑوں مسلمان ماریں گے کیا!

طریق اِک مِرے پاس ہے سہل سا
جو کر دے گا اس بات کا فیصلہ

ہے دونوں میں سچا خدا کون سا
خُدا آپ کا یا ہمارا خُدا

کروڑوں کا تو چھوڑ دیں تذکرہ
مجھے ذہن میں رکھ کے کیجیے دُعا

جو ہم میں سے جھوٹا ہے پہلے مَرے
جو سچا ہے دونوں میں پیچھے رہے

ڈوئی مانتا ہے یسوع کو خُدا
مگر میں ہوں اس کو نبی مانتا

اب اُٹھے دُعا چھاپ دے یہ ڈوئی
ہوں شاہد کم از کم ہزار آدمی

جواباً کروں گا دُعا میں یہی
گواہی بھی دیں گے ہزار آدمی

مقابل پہ آجائے گا جب ڈوئی
رہِ حق شناسی نکل آئے گی

یہ پرچہ ڈوئی کو بھی بھجوا دیا
جواب اس کا لیکن نہ اُس نے دیا

مگر بد زبانی وہ کرتا رہا
بدستور اور اُس میں بڑھتا گیا

رعونت بھی تھی ذہنِ بیمار میں
چنانچہ لکھا اپنے اخبار میں

مِرا کام ہے، لوگ ہر سمت سے
بلاؤں گا میں دُور و نزدیک کے

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی کا مدعی نبوت ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کو چیلنج

مقابلہ دُعا

ڈاکٹر ڈوئی کے عروج وزوال اور انجام کی داستان

عالمی اخبارات کے آئینہ میں

ترتیب وترجمہ: مکرم عاصم جمالی صاحب

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ''ذکرِ حبیب'' میں پادری ڈاکٹر ڈوئی کے بعض حالات کے عنوان سے لکھتے ہیں:

''غالباً ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے جب میرے پاس ایک دفعہ کلکتہ کا عیسائی ہفتہ وار پرچہ ''ایپی فینی'' نام جو آیا اس میں یہ ذکر تھا کہ امریکہ میں ایک شخص ڈوئی نام ہے جو نبوت کا مدعی ہے.........'' (صفحہ ۴۰۱)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ''حقیقت الوحی'' میں ذکر کیا ہے:۔

''میں اس کا (ڈوئی) پرچہ لیوز آف ہیلنگ (Leaves of Healing) لیتا تھا اور اس کی بدزبانی پر ہمیشہ مجھے اطلاع ملتی تھی۔ جب اس کی شوخی انتہاء تک پہنچی تو میں نے انگریزی میں ایک چھٹی اس کی طرف روانہ کی اور مباہلہ کے لئے اس سے درخواست کی تا خدا تعالیٰ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کرے۔ یہ درخواست دو مرتبہ یعنی ۱۹۰۲ء اور پھر ۱۹۰۳ء میں اس کی طرف بھیجی گئی تھی اور امریکہ کے چند نامی اخباروں میں بھی شائع کی گئی تھی'' (صفحہ ۵۰۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈوئی کے نام چٹھیوں کا ذکر ۱۹۰۲ء اور ۱۹۰۳ء میں کیا ہے۔ لہٰذا مفتی صاحب مرحوم کے پاس اخبار ''ایپی فینی'' ۱۹۰۲ء یا اس سے قبل آیا تھا۔ مفتی صاحب خود تحریر کرتے ہیں:

''میں نے ڈوئی کو خط لکھا اور حالات دریافت کیے اس نے اپنا لٹریچر بھیجا۔ جو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا اخبار منگوانا چاہیے اور آپ مجھے ترجمہ کر کے سنایا کریں۔ حضرت نے مجھے غالباً دیئے۔ جو میں نے امریکہ بھیج کر اس کا ہفتہ وار انگریزی اخبار بنام لیوز آف ہیلنگ'' (اوراق شفاء) منگوانا شروع کیا.........'' (ذکر حبیب صفحہ ۴۰۱)

''کئی مہینوں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کا اخبار (بیت) مبارک میں نماز ہائے مغرب اور عشاء کے درمیان سنتے رہے.........'' (صفحہ ۴۰۲)

بہر کیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک ڈوئی کے بارے اطلاع اوائل ۱۹۰۲ء یا اس سے پہلے کی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس علیہ السلام کی طرف سے لکھا گیا پہلا خط مطبوعہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) قادیان میں ستمبر ۱۹۰۲ء

میں چھپا ہے- اور حضرت مفتی صاحب کے بیان کے مطابق آپ کئی ماہ تک حضرت اقدسؑ کی خدمت میں مغرب اور عشاء کے درمیان رسالہ اپی فینی کا ترجمہ سناتے رہے-

جان الیگزنڈر ڈوئی نے ۲رجون ۱۹۰۱ء کو صیحون میں جو شکاگو کے شمال میں واقع ہے الیاس رسول ''ہونے'' کا دعویٰ کیا-

"ALEXANDER DOWIE - THE اور"REVIEW OF RELIGION (ENGLISH) APRIL 1907 PAGE 119)
HISTORIC PRAYER DUAL مصنفہ جناب سید حسنات احمد صاحب شائع کردہ جناب ایم-ایم-احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ امریکہ اور
''انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد سوم صفحہ ۶۴۶ مطبوعہ ۱۹۷۴-۱۹۷۳)

اس دعوے کا تذکرہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں ۱۶ رنومبر ۱۹۰۱ء کو بعد نماز مغرب بھی ہوا- اخبار ''الحکم'' قادیان کی ۱۷ رنومبر ۱۹۰۱ء کی اشاعت میں ''دارالامان کی شام'' کے زیر عنوان لکھا ہے:-

''............ مفتی محمد صادق صاحب نے شکاگو کے مسٹر ڈوئی صاحب کے ایک لیکچر کا خلاصہ سنانا شروع کیا- ناظرین کی واقفیت کے لئے سر دست اتنا ہی لکھ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ڈوئی ایک عیسائی ریفارمر ہے جس نے الیاس ہونے کا دعویٰ کیا ہے- اس نے اپنے گرد و پیش بہت سے مرید جمع کئے ہیں اور ہر ایک مرید سے اس کی آمدنی کا ۱۰/۱ حصہ لیتا ہے- اس کا مذہب ہے کہ موجودہ عیسائی سب غلطی پر ہیں- وہ راستی پر ہے- وہ امراض کا علاج کرنا گناہ سمجھتا ہے وغیرہ وغیرہ اس کے ہفتہ وار دو اخبار بھی جاری ہیں جن میں سے ایک یہاں بھی آتا ہے............'' (صفحہ ۳-۴)

اس اقتباس کے اس فقرے سے کہ ''اس (ڈوئی) کے دو اخبار جاری ہیں جن میں سے ایک یہاں بھی آتا ہے'' یہ مترشح ہے کہ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں ڈوئی کا تذکرہ ۱۴ رنومبر ۱۹۰۱ء اور دعویٰ ڈوئی ۲رجون ۱۹۰۱ء کی کسی درمیانی تاریخ کا ہے- کیونکہ جیسا کہ اوپر حضرت مفتی صاحب کے حوالے سے لکھا جا چکا ہے حضرت اقدسؑ نے حضرت مفتی صاحب کو رقم دے کر ڈوئی کا پرچہ ''اوراق شفاء'' منگوانا شروع کیا تھا- اور مغرب اور عشاء کے درمیان حضرت مفتی صاحب اس کا ترجمہ حضرت اقدس کی خدمت میں سناتے تھے- جن اخباروں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مباہلے کا ذکر کیا ان اخبارت میں سے چند ایک کے چربے/فوٹوسٹیٹ جماعت احمدیہ یو-ایس-اے نے ۲۰رجولائی ۲۰۰۰ء میں منعقد ہونے والی (Messiah 2000 Conferance" کے موقعہ پر ایک بڑے سائز کی پیپر بیک کتاب میں شائع کئے ہیں- کتاب کا نام "Hazrat Ahmad Challenge to John Alxenader Dowie" ہے اور اسے جناب انور محمود خان صاحب اور ان کے ساتھیوں نے بڑی محنت سے ترتیب دیا ہے- بالخصوص ایک سو سال پرانے اخبارات کے تراشے حاصل کرنا بہت محنت طلب کام تھا- اس محنت کے باوجود کچھ اخبار ان کی تحقیق کے دوران انہیں نہیں مل سکے- مثلاً

<u>۱- شکاگو انٹر پریٹر ۲۸رجون ۱۹۰۳ء</u> حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اخبار کا ذکر حقیقت الوحی صفحہ ۵۰۵ میں پہلے نمبر پر کیا ہے- اخبار کی خبر کا عنوان حضرت اقدسؑ نے خلاصہ مضمون میں دیا ہے- ''کیا ڈوئی اس مقابلہ میں نکلے گا''

کتاب مذکور میں نمبر ا پر اس کا ذکر ہے۔

۲- ٹیلی گراف - ۵ر جولائی ۱۹۰۳ء "حقیقۃ الوحی" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ذکر صفحہ ۵۰۶ پر اس کا خلاصہ مضمون دے کر کیا ہے۔ کتاب مذکور میں نمبر ۲ پر اس کا ذکر ہے۔

۳- نیویارک میل اینڈ ایکسپریس ۲۸ر جون ۱۹۰۳ء صفحہ نمبر ۵۱۷ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "حقیقۃ الوحی" میں اس خبر کا خلاصہ مضمون دیا ہے۔ اس کتاب میں نمبر ۵ پر ذکر ہے۔

۴- ہیرلڈ روچسٹر ۲۵ر جون ۱۹۰۳ء مذکورہ کتاب میں نمبر ۴ پر ذکر ہے

۵- ریکارڈ بوسٹن ۲۷ر جون ۱۹۰۳ء مذکور کتاب میں نمبر ۷ پر ذکر درج ہے۔

۶- ایڈورٹائزر بوسٹن ۲۵ر جون ۱۹۰۳ء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس تسلسل میں نمبر ۸ پر مذکورہ بالا اخبار درج ہے۔

۷- پاتھ فائنڈر واشنگٹن ۲۷ر جون ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۱۰ پر موجود ہے۔

۸- سکینیو ل ٹائمز ۲۸ جون ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۱۸ پر موجود ہے

۹- بفلو ٹائمز - ۲۵ر جون ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۲۰ پر موجود ہے۔

۱۰- نیویارک میل - ۲۵ر جون ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۲۱ پر موجود ہے۔

۱۱- بوسٹن ریکارڈ ۲۷ جون ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۲۲ پر موجود ہے۔

۱۲- ڈیزرٹ انگلش نیوز ۲۷ر جون ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۲۳ پر موجود ہے۔

۱۳- ہیلینا ریکارڈ یکم جولائی ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۲۴ پر موجود ہے۔

۱۴- گروم شائر گزٹ ۱۷ر جولائی ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۲۵ پر موجود ہے۔

۱۵- نوئنٹین کرانیکل ۱۷ر جولائی ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۲۷ پر موجود ہے۔

۱۶- ہوسٹن کرانیکل ۳۱ر جولائی ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۲۷ پر موجود ہے۔

۱۷- سونا نیوز ۲۹ر جون ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۲۸ پر موجود ہے۔

۱۸- رچمنڈ نیوز یکم جولائی ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۲۹ پر موجود ہے۔

۱۹- گلاسکو ہیرلڈ ۲۷/اکتوبر ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۳۰ پر موجود ہے۔

۲۰- نیویارک کمرشل ایڈورٹائزر۔ ۲۶/اکتوبر ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۳۱ پر موجود ہے۔

۲۱- دی مارننگ ٹیلیگراف نیویارک ۲۸/اکتوبر ۱۹۰۳ء کتاب مذکور میں اس کا ذکر نمبر ۳۲ پر موجود ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ جناب انور محمود خان امریکہ اور ان کے دیگر ساتھی ابھی تلاش و تحقیق جاری رکھیں گے اور درج بالا اخباروں کو بھی ڈھونڈ نکالیں گے اور کسی اگلے ایڈیشن میں ان کے تراشے بھی شامل کرسکیں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اخباروں کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

''یہ اخبار صرف وہ ہیں جو ہم تک پہنچے ہیں۔ اس کثرت سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں اخباروں میں یہ ذکر ہوا ہوگا۔'' (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۰۸)

جماعت احمدیہ امریکہ کی شائع کردہ مذکورہ بالا کتاب کے تراشوں کا ترجمہ ہدیہ قارئین ''انصار اللہ'' ہے۔ ان تراشوں کا ترجمہ کرنے میں راقم الحروف کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان میں سر فہرست ایک صدی پہلے کی انگریزی زبان کے اس وقت کے مروجہ محاورے اور الفاظ تھے جن کو بار بار ڈکشنریوں میں دیکھنا پڑا اور اپنی کم علمی کے باوجود ان کا ترجمہ کیا۔ کوشش کی گئی ہے کہ کہیں بھی ترجمہ مفہوم سے دور نہ جائے اور چونکہ وہ لوگ تو حضرت اقدس کی شان سے آگاہ نہ تھے اس لئے ان کی کوئی خلاف واقعہ یا تلخ بات کو بھی ویسے ہی درج کردیا گیا ہے۔ تاہم اکثریت انصاف پسند معلوم ہوتی ہے۔ اگر مجھ سے کہیں فروگذاشت ہوگئی ہو تو قارئین اس سمت توجہ دلا کر درستی کروائیں تو شکریہ کے ساتھ درستی کردی جائے گی۔

کچھ مقامات پر مرتبین نے تراشوں سے کوئی لفظ نہ پڑھ سکنے کی وجہ سے اس فقرے کو ادھورا چھوڑ دیا ہے تو تراجم میں بھی اسے ادھورا چھوڑنا پڑا۔ اسی طرح دو تین مقامات پر تراشوں اور ٹائپ شدہ عبارت میں فرق تھا جسے تراشوں کی مطبوعہ فوٹو کاپی سے درست کرلیا گیا ہے۔

مرتبین کا شکریہ کے لائق ہیں کہ انہوں نے ان تھک محنت سے اپنی ریسرچ کو کتابی شکل دی اب بھی تلاش و تحقیق کے بہت سے خزانے مخفی معلوم ہوتے ہیں جن تک مرتبین ضرور پہنچیں گے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ یہ تراشے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درج کردہ حوالوں میں سے صرف دس (۱۰) تراشے وہی ہیں باقی کے سب نئے ہیں۔ آپ کے تراشے صرف ۱۹۰۳ء تک ہیں جب کہ یہ تراشے ۱۹۰۴ء اور ۱۹۰۷ء کے بھی ہیں جو فتح مباہلہ اور فتح مقابلہ دعا کے سال کے ہیں۔

عالمی اخبارات کی خبریں اور تبصرے (اقتباسات کے تراجم): تراجم میں سے پہلے ترجمہ اخبار ''ارگونات'' سان فرانسسکو مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۲ء کا ہے جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی کتاب ''ذکر حبیب'' صفحہ ۴۰۲ تا ۴۰۶ درج کیا ہے۔ اسے بطور تبرک من وعن درج کیا جاتا ہے۔

''ڈاکٹر ڈوئی کی تمام مسلمانوں کی تباہی کی پیشگوئی کا جواب یہ رسالہ ایک ریویو کرنے والے ڈکس عربی انگریزی

دعا کا مقابلہ (میز) پر بنگس کے معمولی مضامین امریکہ کے لائق فائق عورتوں کے تاریخی ناولوں اور خشک نوجوانوں پروفیسروں اکنومکس یعنی انتظام مملک کی کتابوں کے ساتھ ملا جلا ہوا جادو کی طرح اپنا اثر کرتا ہے۔ اور عجیب طور سے پرانے زمانہ کی یاد دلاتا ہے۔ لیکن جب اس کی ورق گردانی کی جائے۔ تو اس کا یہ دلکش اثر اور بھی مستحکم ہو جاتا ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کو جیسا کہ ان کا اپنا بیان ہے خدا نے اس آخری زمانہ میں دنیا کو نجات دینے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے ایک لاکھ آدمی کے قریب بدی کے راستے کو خیر باد کہہ چکے ہیں اور خدا تعالیٰ ڈیڑھ سو سے زیادہ آسمانی نشان اور خوارق عادت امور ہمارے ہاتھوں سے دکھا چکا ہے۔ جن کی خبر ان کے وقوعہ سے پیشتر شائع کی گئی تھی۔ اور میں وہی مسیح ہوں۔ جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔

ہمارا ہندوستانی دوست (مرزا غلام احمد صاحب) ایک لائق اور باعمل مسلمان کی حیثیت سے عیسوی مذہب کے بانی کی الوہیت پر غور کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ایک ایسا مذہب ہے جو ایک لحظہ کے لئے بھی عقل کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا اور دراصل وہ اس سے بھی زیادہ کہتا ہے کیونکہ اس نے قطعی طور پر ایک رسالہ کے دو صفحوں پر دکھایا ہے کہ مسیح صلیب پر بالکل نہیں مرا تھا کیونکہ جوزف آرمیتھ اسے ہوش میں لے آیا تھا اس وقت مسیح نے یہی مصلحت خیال کی کہ اپنے وطن کو خیر باد کہہ کر مشرقی بلاد میں چلا جائے اور اپنی زندگی کے بقیہ دن وادی کشمیر میں گذارے۔ پھر قادیان کا احمدی مسیح اپنے دلائل کو مضبوط کرنے کے واسطے ناظرین کی حیرت زدہ نظر کے سامنے ایک عجیب اثر انداز نظارہ پیش کرتا ہے اور جس کی مجمل تشریح ان الفاظ میں کرتا ہے۔ ''یسوع مسیح کی قبر کوچہ خانیار سرینگر کشمیر میں (اس سے اس کی مراد وہ تصویر ہے جو کہ اس رسالہ میں مسیح کی قبر کی دی گئی ہے)

اس مسئلہ سے فراغت پا کر میرزا غلام احمد صاحب نے زمین پر ایک دوربین نظر دوڑائی ہے جس میں ان کو ایک خطرناک دشمن حقیقی دجال کی بدنصیب اور مہیب شکل جان الیگزنڈر ڈوئی کے لباس میں نظر آئی ہے اور وہ ہوائیں جو کہ آسمان سے چلتی ہیں مسٹر ڈوئی کی اس پیشگوئی کی خبر مرزا صاحب کو پہنچا چکی ہیں جو اس نے کل مسلمانوں کی تباہی کے لئے جو اس کے صیحون میں داخل ہونے سے منکر ہیں کی ہے۔ احمد اس پیشگوئی کا مختصراً یہ جواب دیتا ہے کہ ..مسلمان کیوں تباہ ہوں اور کس لئے ہزاروں کا خون کیا جائے ادھر میں ایک بڑی بھاری جماعت کا سردار ہوں ادھر تم بہت سے پیرو رکھتے ہو اس لئے یہ سوال کہ زمین میں خدا کا خلیفہ کون ہے ہم دونوں میں ہی طے پا جانا چاہیے کہ ہم اپنے اپنے خدا کو پکاریں پھر جس کو جواب ملے وہی مستحق خلافت کا قرار دیا جائے'' (ذکرِ حبیب صفحہ ۴۰۳ تا ۴۰۵)

''حقیقۃ الوحی'' میں ڈوئی کے انجام کے بارے میں اخبارات کے تراشوں کا اندراج نہ ہو سکا۔ کیونکہ حقیقۃ الوحی کی تاریخ اشاعت ۱۵ رمئی ۱۹۰۷ء ہے۔

تاہم ۱۹۰۳ء تک کی پریس کوریج کے مندرجات کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اخبارات کا خلاصہ مضمون دے کر ذکر کیا ہے۔ اور جن اخباروں میں آپ کی تصاویر چھپی ہیں مثلاً ''شکاگو انٹر پریٹر، لٹریری ڈائجسٹ

نیو یارک، انٹر اوشن شکاگو اور ڈیموکریٹ کرانیکل'' کا ذکر تصویر چھاپنے اور ڈوئی کو مقابلے پر بلانے اور مباہلے کا بھی اندراج ہے۔

مذکورہ اخباروں کے علاوہ جماعت احمدیہ امریکہ کی شائع کردہ کتاب میں ایک اخبار ''دی سنڈے ہیرلڈ'' بوسٹن نے ۲۳ رجون ۱۹۰۷ء کے شمارہ میں جو خبر شائع کی تھی اس میں حضرت اقدس کی پوری تصویر بھی شائع ہوئی ہے اور باقی اخباروں نے مقابلہ دعا اور مباہلے کا ذکر کیا ہے۔

مذکورہ بالا کتابچہ کی ترتیب سے اخباروں کے تراشے اس ترتیب سے ہیں۔

(۱) حضرت احمد (علیہ السلام) کا مقابلہ دعا

(۲) ڈوئی کا سفر نیو یارک

(۳) ڈوئی کو معزول کر دیا گیا اور وہ مفلوج ہو گیا (۴) حضرت احمد (علیہ السلام) کی مقابلہ دعا میں فتح اور ڈوئی کی موت۔

دو متحارب رسول

دونوں میں سے پہلے مرنے والا جھوٹا گردانا جائے گا

یہ بات تو طے شدہ ہے کہ اس علاقہ کے لوگوں پر اگلے اکتوبر میں مسٹر ڈوئی اور اس کے کئی ہزار پیروکار چڑھائی کریں گے۔ ڈوئی صیحون شہر (الی نائس Illinoise) کا تعمیر کرنے والا ہے۔ اس مقام سے وہ کہتا ہے کہ اس نے شکاگو پر اپنا تطہیر کا اثر ڈالا ہے۔ اس دھاوے کا مقصد یہاں بھی ویسا ہی احیائے اخلاق مقصود ہے۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ڈوئی نے اپنے آپ فی الواقعہ الیاس نبی ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اگر اس کی قبولیت اس حیثیت میں محدود ہے۔ شکاگو کے چند اخبارات عادتاً اور بے تکلفی سے ڈوئی کا حوالہ ''لیجی'' "Lije" کہہ کر دیتے ہیں۔ لیکن شک کیا جاتا ہے کہ یہ بدزبانی ہے۔ وہاں کے سنجیدہ افراد کہتے ہیں کہ (ڈوئی) اس سے کوئی غصیلے .... آدمی کی سی باتیں۔ ظاہر نہیں ہوتیں ہیں۔ اگرچہ عام شک اور بے اعتقادی ڈوئی کو پریشان کر دیتی ہے۔ تاہم یہ سوچنے میں کوئی ہرج نہیں کہ اس کی روانگی کے موقعہ پر چند نئے اور زیادہ اہم مناظر سرگرمی کے دیکھنے میں آئے۔ اسے (ڈوئی) اپنی تاریخی شناخت کروانے کے موقعہ کو خوش آمدید کہنا چاہیے۔ ایسا ہی موقعہ اسے بھی پیش آیا ہے۔

ڈوئی نے (بطور ایک پیغمبر کے) ان سب کی تباہی کی پیش گوئی کی ہے جو اس کی جماعت کے خدائی ہونے میں یقین نہیں رکھتے۔ اور وہ یہاں تک کہتا ہے کہ دور دراز کے محمڈن (مسلمانوں) کو اس عظیم طوفانِ انقلاب میں شامل کرے۔ ایسا ہوتا نظر آتا ہے کہ مشرق بعید میں ان کے اپنے رسول ہو گزرے ہیں اور وہ اس حملے کو پیشہ ورانہ اخلاقیات کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اپنی شان برقرار رکھنے کے لئے انہوں نے اس کو گستاخ مغربی گردانا ہو گا۔ یہ ایک قدیم کہانی ہے کہ جب پیغمبر گزر

جاتے ہیں تو اس کی تلافی کے لئے ژالہ باری ہوتی ہے- حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان گورداسپور (ہندوستان) جن کے ایک لاکھ مرید ہیں- آپ نے ڈوئی کو چیلنج کیا ہے- جو نا قابل نزاع الیاس کو خاک میں ملانے کے لئے بہت موزوں ہے- رائے عامہ یہ ہے کہ ڈوئی کے دعووں کی حقیقت اس امر پر منحصر ہوگی کہ وہ اس چیلنج کو قبول کرتا ہے یا نہیں- احمد کی تجویز یہ ہے کہ مغربی پیغمبر اور اس کے ایک ہزار ساتھی مسیح محمدی کی جلد وفات کے لئے دعا کریں جب کہ وہ اور اتنے ہی منعم مسلمان التجا کریں کہ ڈوئی جلد تر مر جائے- ان دونوں میں سے پہلے مرنے والا ساری دنیا میں جھوٹا گردانا جائے گا-

ایک حقیقی الیاس تو اس تجویز کو فوری طور پر قبول کر لیتا- جب بعل کے ابتدائی پادریوں نے الیاس کی پیغمبرانہ برتری سے انکار کیا تھا- اس نے جرات کی کہ تمام مجاہدین (جو چار سو پچاس پیشہ وروں پر مشتمل تھے) کو دعوت دی اور دعا کے امتحان کے لئے بلایا تھا- کوئی معذوری اسے روک نہ سکی- لیکن ایک کے مقابلہ میں سینکڑوں یہاں تک کہ وہ سیلاب بلا میں لکڑیوں کے گٹھے کے ساتھ گھر گیا اس نے پادریوں کو برا بھلا کہا اور انہیں غیرت دلائی جو تاریخ میں محفوظ ہے

پیغمبر الیاس اس شان کے تھے- اس واقعے کو اس لئے پیش کیا گیا ہے کہ حضرت احمد کا چیلنج بہت حد تک الیاسؑ کے پادریوں کو چیلنج سے ملتا جلتا ہے- اور خواہ صیحون کا بانی غلطی پر ہے کیونکہ اس کی اپنی شناخت کا تعین اس کے اس امتحان کو قبول کرنے یا انکار کرنے سے ہوگا اور محمدی انصاف پسند ہونے کے علاوہ کریم النفس بھی ہیں وہ اس خیال کو درخورِ اعتناء نہیں لاتے کہ وہ دس سال بڑے ہیں اس طرح آپ یہ بھی شرط لگاتے ہیں کہ موت بیماری، بجلی گرنے یا سانپ کے کاٹنے سے واقع ہو- عام شرح اموات جو شکاگو میں ہے وہ قادیان سے کہیں کم تر ہے- اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ پچھلے سال ہندوستان میں سانپ کے کاٹنے سے ٦٧٣ ر اموات واقع ہوئیں جب کہ "Cook Country" میں ایک بھی ایسا واقعہ نہ ہوا- دعا کے علاوہ تمام شرائط ڈوئی کے حق میں جاتی ہیں- (نیویارک ٹائمز ٢٩ر مارچ ١٩٠٣ء NEW YORK TIMES)

غلام احمد کا چیلنج

ادار یہ- مرزا غلام احمد قادیانی (پنجاب- ہندوستان) کا دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود ہیں- آپ کے ایک لاکھ مرید جان الیگزینڈر ڈوئی کی حالیہ پیشگوئی سے مضطرب ہیں کہ جب مسیح کا ظہور ہوگا تو تمام محمدیوں (مسلمانوں) کا خاتمہ ہو جائے گا- اس لئے آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے یہ تجویز کیا ہے یہ فیصلہ دعا سے ہو کہ آیا واقعتاً ڈوئی جیسا کہ وہ کہتا ہے ''الیاس مصلح'' ہے یا غلام احمد حقیقی مسیح ہیں-

''کیا محمدیوں کا خدا یا ڈوئی کا خدا سچا خدا ہے'' غلام احمد نے اپنے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں لکھا ہے ''یہ معاملہ لاکھوں انسانوں کی زندگیاں تلف کئے بغیر حل ہو سکتا ہے- جس کے بارے میں ڈوئی نے پیشگوئی کی ہے- وہ مجھے اپنے حریف کے طور پر منتخب کر لے اور دعا کرے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے پہلے مر جائے- اسے (ڈوئی) کو چاہیئے کہ وہ یہ دعا ایک ہزار آدمیوں کے دستخطوں کے ساتھ شائع کرے- اس کے وصول ہونے پر میں یہی دعا خدا تعالیٰ کے حضور کروں گا

اور اسے شائع کروں گا اتنے ہی گواہوں کے دستخطوں کے ساتھ- اگر ڈاکٹر ڈوئی میں اسے قبول کرنے کی جرات ہے تو وہ تمام دوسرے عیسائیوں کے لئے ایک راستہ کھول دے گا کہ وہ سچائی کو قبول کریں-

جہاں تک علم ہو سکا ہے ڈوئی نے غلام احمد کا چیلنج اب تک قبول نہیں کیا ہے- محمدی مسیح کی تصویر کو دیکھ کر ڈوئی یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ غلام احمد ڈوئی سے کم عمر کے نظر آتے ہیں- پس اس معاملہ کو تکمیل تک پہنچانے سے قبل کہ کون پہلے مرے غلام احمد ایسا لگتا ہے کہ اس پہلو سے بہتر حالت میں ہیں-

اس لئے ڈوئی کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ شرائط کی تبدیلی پر اصرار کرے- اور یہ منشاء ظاہر کرے کہ جو کوئی جھوٹا ہے وہ فوری طور پر مرجائے .... اس دعا کے مقابلہ سے اگر کوئی نتیجہ نکلتا ہے تو کسی اہم بات کا فیصلہ ہو جانے کا امکان ہے-

(انٹر اوشن شکاگو ۲۷ رجون ۱۹۰۳ء INTER OCEAN)

کیا ڈوئی اس مقابلہ دعا میں شریک ہوگا

کون جھوٹا ہے؟ ہندوستان سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جاننا چاہتے ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ جان الیگزینڈر ڈوئی کے مقابلے میں سچے ثابت ہوں گے- ہندوستانی اور صیحونی نبی کو چیلنج کر دیا ہے کہ وہ مقابلہ دعائے مرگ کے لئے سامنے آئے- ڈوئی نے نبی مشرق کی طرف سے رخ موڑ لیا ہے اور اس بارے میں کچھ کہنے سے انکار کرتا ہے-

مرد پنجاب تمسخر نہیں کر رہے وہ ''الیاس مصلح'' کو چاہتے ہیں کہ جان لے- وہ چاہتے ہیں کہ نواب صیحون ختم ہونے کے لئے میدان میں آئے اور انہوں نے اس دعا کو ایک ہتھیار کا نام دیا ہے-

علاوہ ازیں مرزا صاحب (جنہیں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہے) نے اس مہلک مقابلے کے اصول بھی وضع کئے ہیں اور للکارتے ہیں کہ یا تو ڈوئی گولی چلائے یا بندوق کو رکھ دے-

ڈوئی نے اس مقابلے کو قبول نہیں کیا ہے- اس کے پیروکار کہتے ہیں کہ اس کے پاس پنجابیوں کے لئے وقت نہیں ہے- اور اس کے پاس اکتوبر میں بداعمال نیویارک پر جھپٹنے کا کام کافی ہے جب وہ بووری Bowery اور برونکس Bronx کے درمیان کے علاقے کی اصلاح کرنے کا ارادہ کرتا ہے-

مرزا غلام احمد الی نائس "Illinois" کے ''مسیح'' سے بدگمان ہیں- آپ کہتے ہیں کہ جو کوئی جھوٹا ہے اسے وہ ثابت کر سکتے ہیں- اور وہ ایسا دعا کے ذریعے کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ دعا کا دوبدو مقابلہ ہوگا- آپ چاہتے ہیں کہ ڈوئی سامنے آئے اور دعا کرے کہ دونوں میں سے جو کوئی بھی جھوٹا ہے وہ فی الفور نابود ہو جائے- مرزا صاحب نے اپنے حمائتیوں کا نام نہیں دیا یا مقام مقابلہ کا لیکن آپ کہتے ہیں ایک ہزار آدمی اس معاملے میں ان کا گواہ ہے اور آپ جان الیگزینڈر ڈوئی کو برابر کے حقوق دیتے ہیں-

مرزا صاحب محمدی ہیں اور کسی جہت سے بھی کوئی عام پر اُفٹ نہیں ہیں- وہ کوئی بینکار نہیں ہیں نہ ہی جائیداد کے ایجنٹ

اور نہ کوئی شہروں کو بنانے والے نہ ہی جوتوں کے تسمے بنانے والے۔ آپ بطور مسیح کوئی زیادہ خوشحال نہیں ہیں۔ قادیان کوئی مذہبی نفع بخش میدان نہیں ہے جیسا کہ شکاگو۔ ڈوئی کی قسمت اسی روز داغدار ہوگئی تھی جب اس نے ایک تجارتی مسیح بننا چاہا تھا۔ ڈوئی ایک پر ہیبت جامنی خلعت فاخرہ پہنے ہوئے ہے اور اس کے ساتھ وہ عملہ ہے جو اس کے گنج سے دو فٹ اونچا ہیٹ پہنتا ہے۔ جب کہ مرزا صاحب کے پاس کثرت سے استعمال شدہ ایک ہی کوٹ ہے ایک سفید جوڑا اور ایک چھڑی۔

اور چہرے پر بالوں کے باعث مرزا صاحب کے لئے خاصی رکاوٹ ہے۔ ڈوئی کی ٹھوڑی برفباری سے آراستہ ہے جو گھڑی کے چین تک پہنچتی ہے۔ مرزا صاحب کو اپنی سادہ کالی داڑھی پر فخر ہے جو بمشکل آپ کے کالر کا بٹن چھپاتی ہے۔ لیکن مرزا صاحب کی سج دھج پھولی ہوئی اور بل کھاتی پگڑی ہے جو ایک مذہبی تاثر دیتی ہے۔ اگرچہ یہ ڈوئی کی بالوں سے عاری چندیا کی طرح چمکدار نہیں ہے۔

ڈوئی دعا سے گریزاں ہے۔ درحقیقت اس کی دعائیں مستقل اوپر جاتی ہیں۔ لیکن مرزا غلام احمد کے مطابق وہ مناسب دعائیں نہیں ہیں اور وہ آگے نہیں پہنچتی ہیں یہی وہ مرزا صاحب ہیں جو چاہتے ہیں کہ صیحون شہر کے (بیس بال Base Ball کلب کے کیپٹن) سرکردہ سامنے آئیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ڈوئی جھوٹا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں ڈوئی کی بربادی ہو جائے۔ صیحون کے رہنے والے اسے جائز نہیں سمجھتے۔ اس طرح مقابلے میں انصاف نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ صرف اپنے حریف کی موت کی دعا کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ سے یہ نہیں کہہ رہے کہ دونوں کے درمیان فیصلہ کرے۔

مرزا صاحب نے اپنے چیلنج میں یہ نہیں کہا کہ وہ صیحون شہر آنے کو تیار ہیں۔ آپ دور دراز کے فاصلے سے دعا کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ آپ کو یقین ہے کہ آپ ڈوئی کو وائرلس (Wireless) طریقے سے برباد کر سکتے ہیں جیسا کہ وہ ان کے قریب ہو۔

محمدی (مسیح) کے پاس تھوڑے سے جکڑے ہوئے لوگ نہیں ہیں بلکہ ان کے متبعین کی ایک بڑی تعداد ہے۔ آپ نے شکاگو کے "پیغمبر" کو بتایا ہے کہ آپ کے ایک لاکھ فدائی شدت عقیدت سے پاؤں چومنے کو تیار ہیں۔ آپ ڈوئی کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کوئی مبالغہ آرائی سے کام لینے والے نہیں ہیں۔ آپ نے سنا ہے کہ ڈوئی محمدیوں کو.......... (یہ فقرہ فوٹو سٹیٹ میں واضح نہیں ہے لہٰذا ادھورا چھوڑ دیا گیا ہے: مترجم) آپ جاننا چاہتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے۔

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ آپ کو دنیا کی اصلاح کے لئے عین اس وقت بھیجا گیا ہے جو بائبل کی پیش گوئیوں کے عین مطابق ہے۔ اس کے بعد آپ صیحون کے سردار کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔

"تم یاد رکھو کہ یہ چیلنج کسی عام محمدی (مسلمان) کی طرف سے نہیں میں وہی مسیح ہوں جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔ جس کے لئے تم بے قراری سے منتظر تھے"

یہ ڈوئی کے اندازوں کے مطابق نہیں ہے۔

مرزا صاحب اس نصیحت میں مزید فرماتے ہیں۔

"میری اور ڈاکٹر ڈوئی کی حالت میں فرق یہ ہے کہ ڈوئی مسیح کا ظہور آئندہ پچیس سال میں بتاتا ہے جب کہ میں

اسے خوشخبری دیتا ہوں کہ مسیح ظاہر ہو چکا ہے۔ میں مسیح ہوں اور خدا تعالیٰ نے متعدد نشان زمین سے اور آسمان سے میری تائید میں ظاہر کئے ہیں۔ میری پیروی کرنے والوں کی تعداد پہلے ہی سے ایک لاکھ ہے اور ان میں بہ سرعت اضافہ ہو رہا ہے''

''وہ ثبوت جو ڈوئی اپنے نامعقول دعووں میں دیتا ہے اور بے ہودگی کی انتہاء میں وہ دعوی کرتا ہے کہ اس نے سینکڑوں آدمیوں کو شفاء بخش دی ہے۔ لیکن اس کی قوت شفاء اپنی ہی بیٹی کے حق میں کیوں ناکام ہوگئی ہے۔ یہ کہاں اپنی انتہاء پر خرچ ہوگئی؟''

ہندوستانی مدعی ایک بے ضرر انسان ہیں اور وہ اس مقابلے میں کوئی خون نہیں بہانا چاہتے۔ آپ کو یقین ہے کہ آپ ڈوئی کے ساتھ یہ معاملہ طے کر سکتے ہیں جس کے عواقب شدید نہیں ہوں گے زیادہ سے زیادہ آپ کی وفات یا آپ کے مدِ مقابل کی موت۔

''کیا محمدیوں کا خدا سچا ہے یا ڈوئی کا۔ اس کا فیصلہ لاکھوں آدمیوں کی موت کے بغیر بھی ہو سکتا ہے۔ جو ڈاکٹر ڈوئی کی پیش گوئی سے واقع ہوگی''

مرد پنجاب نے لکھا ہے کہ

''طریقہ یہ ہوگا کہ محمدیوں کے عوام الناس کو دھمکانے کی بجائے اسے مجھے اپنا دشمن چن لینا چاہئے اور خدا سے دعا کرنی چاہئے کہ ہم دونوں میں سے جو کوئی جھوٹا ہے اس کا پہلے خاتمہ ہو جائے۔ میں مریم کے بیٹے کو دیکھتا ہوں کہ وہ ایک کمزور انسان تھا۔ اگر میں اسے خدا کا رسول یقین کرتا ہوں جب کہ ڈاکٹر اسے کائنات کا مالک سمجھتا ہے''

''ہم دونوں میں سے کون سچا ہے حقیقی تصفیہ تو یہی ہے۔ اگر ڈاکٹر ڈوئی کو مریم کے بیٹے کی خدائی کا یقین ہے اسے چاہئے کہ مجوزہ دعا کو کم از کم ایک ہزار آدمیوں کے دستخطوں کے ساتھ شائع کرے۔ اس کے موصول ہونے پر میں خدا تعالیٰ سے یہی دعا کروں گا اور اسے اتنے گواہوں کے دستخطوں سے شائع کروں گا''

''اگر ڈاکٹر ڈوئی کو اس چیلنج کو قبول کرنے کی جرات ہے تو وہ دوسرے عیسائیوں کے لئے سچائی کے قبول کرنے کی راہ کھول دے گا۔ اس تجویز کے پیش کرنے سے میں نے کوئی پہل نہیں کی بلکہ غیور خدا نے مجھے کھڑا کیا کہ ڈوئی کی شوخی و دیدہ دلیری کی پیش گوئیوں کا جواب دوں کہ تمام محمدی (مسلمان) تباہ ہو جائیں گے''

اس سے پہلے یہ مرد مشرق، شمالی کنارے کے پیغمبر پر کامیاب ہو جائے آپ اسے چند اور دلچسپ امور کی خبر دیتے ہیں۔ کہ اس نجات دہندہ کا پنجاب اور ملحقہ صوبوں میں عام تعارف بھی نہیں ہے۔

''ایک اہم دریافت جو مریدوں نے کی ہے۔ مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے۔ بلکہ وہ صلیب سے زندہ اتار لئے گئے تھے۔ اس سے وہ بے ہوش تھے۔ بعد میں آپ بحال ہو گئے اور مشرق کی جانب سفر کر گئے اور بڑھاپے کی عمر تک زندہ رہے۔ آپ کی قبر محلہ خانیار سرینگر کشمیر میں واقع ہے۔''

گمان غالب ہے کہ ڈوئی آنے والے وقت میں ہندوستانی مسیح کا چیلنج قبول نہیں کرے گا۔ اس کی دعائیں مہینوں آگے ہیں اور وہ اس امر میں مصروف ہے کہ گوتھم (Gothim) کو عیسائی بنائے اور وہ پنجاب سے آنے والے چیلنج کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہا۔ (آگے کے الفاظ کی مکمل فوٹو کاپی غیر واضح اور قابل مطالعہ نہیں ہے لہٰذا چھوڑی جاتی ہے۔ مترجم)

اگر مرزا غلام احمد اس ملک میں آنے کی بات پر غور کرتے ہیں اور ڈوئی کو اپنے ملک میں ٹھہراتے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ ڈوئی کو کسی دوسرے کا انتظار نہیں ہے اور کسی وقت بھی اپنے ساتھیوں کو یقین نہیں دلاتا۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ ڈوئی قصبے لانڈری کی خوب اشتہار بازی کر رہا ہے اور منصوبوں کے بارے میں عبادات کے درمیان وصولی کی ہدایات دے رہا ہے۔ آپ چند سوار دیکھیں گے اگر آپ کے پاس رقم ہے تو آپ ایک خوشنما ہیٹ اور اوورکوٹ خرید سکیں گے اور آپ ہوٹل دیکھیں گے جہاں آپ سو سکتے ہیں اگر آپ صیحون کی رقم بٹورنے سے غافل نہیں ہیں۔

لیکن مرزا صاحب اگر یہاں آئیں تو ان کا گرمجوش استقبال نہیں ہوگا ڈوئی کسی مخالف نبی اور مسیحا کو نہیں بلا رہا۔ وہ کسی کا سایہ بھی برداشت نہیں کرتا اور مستزاد یہ کہ وہ کسی مشرقی کی تجویز کو کبھی بھی نہیں سنے گا۔ جیسے کہ مرزا صاحب اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ دعا کا مقابلہ تحریری ہو صیحونیوں کو خوف ہے کہ اس تجویز میں کوئی خفیہ چال ہے اور کہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ ڈاکٹر (ڈوئی) کو اس منصوبہ سے کوئی غرض نہیں ہے۔

پنجاب میں ڈوئی ہر قیمت پر رد کیا جائے گا اگر وہ اس مقابلے میں شریک نہیں ہوتا۔ ڈوئی کے ریوڑ میں زیادہ ہندوستانی HINDOOS نہیں ہیں۔ اسی لئے بالآخر اس بات سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ لیکن سوال یہ نہیں کہ پیر دکار کیا سوچتے ہیں کہ یہ وہ ہے جو جھوٹا ہے۔

کیا ڈوئی اس سے لڑے گا۔'' (انٹر اوشن شکاگو اتوار ۲۸ رجون ۱۹۰۳ء جلد نمبر XXXIL نمبر ۹۶ The Inter Ocean Chicago)

بوسٹن ڈیلی ایڈورٹائزر جمعرات ۲۵ رجون ۱۹۰۳ء

ڈاکٹر ڈوئی ''الیاس ثانی'' کو قادیان پنجاب ہندوستان سے مرزا غلام احمد کا دعا کے مقابلے کا چیلنج ملا ہے۔ اگر حضرت احمد نے صرف الیاس ثانی کو یہ چیلنج کیا ہوتا کہ وہ صرف اپنے نام اور پتے کو صحیح بھیج کر دے تو اس کے پاس جیتنے کے بہت امکانات تھے کہ وہ اپنے ہی ہتھیاروں سے جیت جاتے۔ (Boston Daily Advertiser Thursday Jun 25, 1903)

ہندوستانی مسیح میں یہ جرات ہے کہ وہ اپنے دعاوی ثابت کر سکیں۔ مرزا غلام احمد نے خود کو حقیقی نجات دہندہ ہونے کا

اعلان کردیا- پگٹ بھی ایک مفتری ہے---ڈوئی کی طرف سے اب تک کوئی جواب نہیں سنا گیا-

ڈوئی کا ایک حریف دور دراز ہندوستان میں ہے- جو مرزا غلام احمد صاحب ہیں ان کی طرف سے مطبوعہ مراسلہ آیا ہے- اس میں آپ قادیان (پنجاب) سے لکھتے ہیں کہ صرف آپ حقیقی مسیح ہیں- احمد کے الفاظ کوئی معمولی نہیں ہیں- آپ ڈاکٹر ڈوئی اور پگٹ کے دعاوی کو قابل معافی نظر سے دیکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں- پگٹ انگلستان سے مسیح ہونے کا بزعم خود مدعی ہے- آپ (مرزا غلام احمد) نے ''الیاس سوم'' کے دعاوی کو چیلنج کیا ہے لیکن صیحون شہر کے ''کاروباری مسیح'' نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا-

آپ کے دعویٰ کہ آپ خدا کے فرستادہ ہیں- ہندوستانی مسیح بتاتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ زمین پر فساد برپا ہے تو اس نے آپ کو سرزمین پنجاب سے کھڑا کر دیا- کیونکہ قادر خدا کے کام نرالے ہیں-

''میں وہ سچا مسیح ہوں جس کو آخری زمانے میں آنا تھا- خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں مجھ سے کہا ''تو اعلان کردے'' میں اپنے مسیح ہونے کا دعویٰ محض اپنے آپ نہیں کرتا- لیکن خدا تعالیٰ جس نے زمین و آسمان پیدا کئے ہیں وہ میری سچائی پر گواہی دیتا ہے- میری سچائی کی شہادت میں خدا تعالیٰ نے سینکڑوں نشانات دکھائے ہیں- میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی بارش مجھ پر کردی ہے مجھ پر اس کے افضال مسیحؑ سے بڑھ کر ہیں جو مجھ سے پہلے گزر چکا ہے- میری شخصیت کے آئینے میں خدا تعالیٰ کی چہرہ نمائی اس سے کہیں بڑھ کر ہے جتنی کہ مسیح میں تھی- اگر یہ صرف میرے دعوے ہیں اور اس کا کوئی ثبوت نہیں تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا تعالیٰ میری سچائی پر گواہ ہے تو کوئی بھی میری طرف جھوٹ منسوب نہیں کرسکتا- ہزاروں دفعہ .... بلکہ مجھے کہنا چاہیئے ان گنت بار .... اس نے میرے دعوؤں کی سچائی پر شہادت دی ہے-

خدا تعالیٰ کی شہادت کا ایک نشان میرے حق میں پگٹ کی موت سے ظاہر ہوگا- پگٹ خدائی کا مدعی ہے- وہ میری زندگی میں ہی بربادی کا شکار ہوگیا- ایک دوسرا نشان ڈوئی پر میرے چیلنج قبول کرنے سے ظاہر ہوگا- اگر الیاس ہونے کا جھوٹا مدعی اپنی مرضی سے بالواسطہ یا بلا واسطہ میرے خلاف لوگوں کی فہرست میں شامل ہوجاتا ہے وہ میری آنکھوں کے سامنے ایک دنیا کو گہرے دکھ اور کرب سے چھوڑ جائے گا- یہ دو نشانات بالخصوص یورپ اور امریکہ کے لئے ہیں- کاش کہ یہ ان پر غور کریں اور اس سے فائدہ اٹھائیں-

یہ امر یاد رہے کہ ڈوئی نے میرے چیلنج کا کوئی جواب نہیں دیا جو اسے پچھلے ستمبر میں بھجوایا گیا تھا- اور نہ ہی اس نے اپنے اخبار میں اس کا ذکر کیا ہے- اس چیلنج کے جواب کے طور پر میں آج کے دن سے جو ۲۳ راگست ۱۹۰۳ء ہے میں مزید سات ماہ تک انتظار کروں گا- اگر وہ اس چیلنج کو قبول کرلیتا ہے اور اس تمام شرائط کو قبول کرلیتا ہے جیسے کہ میں نے پہلے شائع

کر دی ہیں اور اس کا اعلان اپنے اخبار میں کر دیتا ہے تو دنیا اس مقابلے کا انجام جلد دیکھے گی۔ میری عمر تقریباً ستر سال ہے۔ جب کہ ڈاکٹر ڈوئی پچپن سال کا ہے۔ میرے مقابلہ میں ڈوئی ابھی تک جوان ہے۔ تمام امور خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں جو زمین و آسمان کا آقا ہے اور احکم الحاکمین ہے۔ وہ اس کو سچے مدعی کے حق میں فیصلہ کرے گا۔

لیکن اگر ڈاکٹر ڈوئی یہ جرأت ہی نہیں کرتا کہ وہ مقابلہ کے لئے میدان میں آئے تو دونوں براعظم گواہ رہیں کہ میں اس فتح کو اپنے حق میں کہنے پر حق بجانب ہوں گا اگر وہ میری زندگی میں موت کا شکار ہو جاتا ہے جیسے کہ اس نے چیلنج کو قبول کر لیا ہو۔ ڈوئی کے دعوے جھوٹے ثابت ہوں گے اور وہ ایک مفتری شمار ہو گا۔ اگر چہ وہ کتنی ہی کوشش کرلے کہ موت سے فرار اختیار کرے جو اس کی منتظر کھڑی ہے۔ اس کی یہ کوشش مقابلے سے فرار موت سے کم نہیں ہو گا تو تباہی صیحون کو آلے گی۔ پس اسے ان نتائج کو قبول کر لینا ہو گا یا چیلنج کا انکار کر دینا ہو گا۔"

اس حقیقت کے پیش نظر کہ احمد نے ڈاکٹر ڈوئی کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے۔ کیونکہ دلائل اور نشانات اس کے حق میں ہیں آپ کی اخلاقی تعلیم، سچائی اور علم جو آپ لائے ہیں، اس راستے کی تعلیم جس پر چل کر تعلق باللہ پیدا ہوتا ہے رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" قادیان میں ماہوار چھپتا ہے جو چھ شلنگ ایڈوانس کی معمولی قیمت پر مل سکتا ہے۔"

(دی کمرشل ایڈورٹائزر نیویارک سوموار ۲۶ر اکتوبر ۱۹۰۳ء THE COMMERCIAL ADVERTISER NEWYORK)

دو متحارب مسیحوں کا مجوزہ مقابلہ دعا میں

مرزا غلام احمد قادیانی پنجاب ہندوستان کے دستخطوں سے جاری کئے گئے بیان کے مطابق آپ مسیح موعود ہیں۔ آپ نے اس ملک کے ڈاکٹر ڈوئی کو چیلنج کیا ہے۔ اس مقابلہ کے لئے جس میں دعا بطور ہتھیار استعمال ہو گی اور طرفین کو خدا تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہونا ہو گا کہ جو کوئی ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے تباہ ہو جائے۔ وہ شخص جس نے اس چیلنج کو دیا ہے۔ "ریویو آف ریلیجنز" (گورداسپور۔ ہندوستان) کے مطابق مسیح موعود ہے۔ جو عین اس وقت دنیا کی اصلاح کیلئے بھیجا گیا ہے جو بائبل کی پیش گوئی کے اعداد و شمار کے مطابق مسیح کے ظہور کا وقت ہے۔ آپ کے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ ہے جو تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس مسیح کی تعلیمات یہ ہیں کہ یسوع مسیح ایک فانی انسان تھے جو خدا نہیں تھے۔ اوپر درج کئے گئے رسالہ میں مرزا غلام احمد مزید لکھتے ہیں:۔

"ڈاکٹر ڈوئی کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ یہ چیلنج کسی عام محمدی کی طرف نہیں ہے۔ میں وہی مسیح ہوں جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جس کے لئے تم بے قراری سے انتظار کر رہے تھے۔ میرے اور ڈاکٹر ڈوئی میں یہ فرق ہے کہ ڈوئی مسیح کا ظہور آئندہ پچیس سال میں بتاتا ہے جب کہ میں اسے خوش خبری دیتا ہوں کہ مسیح کا ظہور ہو چکا ہے۔ میں مسیح ہوں۔ خدا تعالیٰ نے زمین اور آسمان سے میری حمایت میں متعدد نشان دکھائے ہیں۔ میرے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ روحوں پر مشتمل ہے جو تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ وہ ثبوت جو ڈاکٹر ڈوئی اپنے نامعقول دعووں میں دیتا ہے وہ حماقت کی انتہاء ہیں۔ اس کا دعویٰ

ہے کہ اس نے سینکڑوں بیماروں کو شفاء بخشی ہے۔ لیکن اس کی قوت شفا اس کی اپنی پیاری بیٹی کے لئے کیوں ناکام ہوگئی جہاں اس کو اپنی پوری قوت سے استعمال ہونا چاہیئے تھا۔ ڈاکٹر ڈوئی لکھتا ہے کہ مسیح اس کا دعویٰ ہے کہ مریم کا بیٹا بطور خدا کے آیا تھا اور یہ کہ اس کے شاگرد کے طور پر وہ تمام دنیا کو اس کے قابل نفرت عقیدہ خدائی سچ پر ایمان پر قائم کرسکتا ہے''

ہندوستانی مدعی آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

''کیا محمدیوں کا خدا سچا ہے یا ڈوئی کا خدا؟ اس کا فیصلہ لاکھوں انسانوں کی ہلاکت کے بغیر بھی کیا جاسکتا ہے جس کے بارے میں ڈوئی کی پیش گوئی میں دعویٰ کیا گیا ہے۔ طریقہ یہ ہوگا کہ محمدیوں کے عوام الناس کو دھمکانے کے بغیر اسے چاہیئے کہ مجھے اپنا مدمقابل چن لے اور خدا سے دعا کرے۔ ہم دونوں میں سے جو کوئی جھوٹا ہے وہ پہلے ہلاک ہو جائے۔ میں مریم کے بیٹے کو دیکھتا ہوں کہ ایک کمزور انسان تھا۔ جب کہ ڈاکٹر ڈوئی اس کو بطور کائنات کا آقا پیش کرتا ہے۔

ہم دونوں میں سے کون سچا ہے۔ قابل تصفیہ یہی امر ہے۔ اگر ڈاکٹر ڈوئی کو مریم کے بیٹے کی خدائی پر یقین ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ مجوزہ دعا کو ایک ہزار آدمیوں کے دستخطوں سے شائع کرے۔ اس کے موصول ہونے پر میں یہی دعا بارگاہ رب العزت کے حضور پیش کروں گا اور اسے اتنے ہی آدمیوں کے دستخطوں کے ساتھ شائع کروں گا۔ اگر ڈاکٹر ڈوئی میں جرات ہے تو وہ دوسرے تمام عیسائیوں کے لئے حق کو قبول کرنے کی راہ کھول دے گا۔ اس تجویز کو پیش کرنے میں، مَیں نے پہل نہیں کی ہے لیکن خدائے غیور نے ڈوئی کی شوخی اور دیدہ دلیری پر مبنی پیشگوئی کہ ''تمام محمدی ہلاک ہو جائیں گے'' پر مجھے مامور کیا ہے۔''

''یسوع مسیح کے بارے میں ایک اہم انکشاف'' چیلنج کرنے والے مسیح کے مریدوں نے لکھا ہے۔ یہ بات اوپر درج کئے گئے رسالہ میں موجود ہے۔ انکشاف یہ ہے کہ ''مسیح صلیب پر نہیں مرا تھا'' لیکن وہ زندہ اتارا گیا تھا اور بے ہوش تھا'' جب ... مریم کے بیٹے کی بحالئ صحت ہونے پر ...... مشرق کی طرف ہجرت کی اور ایک لمبی مدت تک زندہ رہا۔ اس کی قبر کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ خانیار سٹریٹ سرینگر کشمیر میں موجود ہے۔''

ہمارے ماہرین رائے دیتے ہیں:۔

''ناقابل تبدیل شہادت جو قبر دیتی ہے۔ اس کی حمایت میں سینکڑوں ہزاروں آدمیوں کی شہادتیں ہیں اور قدیم دستاویزات کی تحریری شہادت، ہماری رائے میں بہت مضبوط ہے کہ اس کا کسی شک وشبہ کے مقابلہ میں دفاع کیا جائے''

(THE LITERARY DIGEST دی لٹریری ڈائجسٹ جلد نمبر XXVI شمارہ ۲۵)

غلام احمد بمقابلہ ڈوئی

فقیری میں ایک خرابی ہے۔ جس میں وہ دوسروں پر وہی الزام دیتا ہے جو عیب اس میں موجود ہے۔ بالفاظ دیگر مرزا غلام احمد قادیانی پنجاب (ہندوستان) نے شکاگو کے رسوائے زمانہ الیگزینڈر ڈوئی کو مقابلے پر بلایا ہے یہ جاننے کے لئے کہ

خدائی حمایت دونوں میں سے کس کے ساتھ ہے- غلام (احمد) مشرقی دلکش انداز میں اپنے ارادے چھپاتے ہوئے کہتے ہیں:-

''آیئے بزعمِ خود پیغمبر اور ہم خاک پر سجدہ ریز ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے حضور عرض داشت پیش کریں کہ ہم دونوں میں سے جو کوئی جھوٹا ہے پہلے تباہ ہو جائے''

اب یہ ڈوئی پر منحصر ہے......آپ کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہے اور وہ الہامی کتابوں کی پیش گوئیوں کے مطابق اس زمانے میں مبعوث ہوئے ہیں [illegible] اور آپ یہ بھی بتاتے ہیں کہ آپ کے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ ہے جو تیزی سے بڑھ رہی ہے اور مرزا صاحب کو دنیا کی اصلاح پر مامور کیا گیا ہے- سخت مشکل کام ہے! مرزا صاحب سخت مشکل کام!!! یہ دنیا کا آپ کے ساتھ انتہائی ابتدائی رویہ ہے- ڈیلاویئر Delaware نے ایک مجمع اکٹھا کیا تھا- نیویارک کی جیلیں لکھ پتیوں سے بھری جا رہی ہیں- پوسٹل سکینڈل ابھی بھولا نہیں ہے- اس کے علاوہ سربیا، روس، ترکی اور دوسرے وبا کی طرح پھوٹ پڑنے والے گناہ گار آپ کے بالکل قریب ہیں- اے مرزا صاحب! کیا آپ ان کے خلاف نہیں؟ اور یہاں تک کہ جب آپ ان عادی نشہ باز کا علاج کر لیں تو نیویارک کے دولت کے پجاریوں کو سیدھا کریں اور یورپ کے مہذب صوبے کینٹکی Kentucky اور سینٹ لاؤس St. Louis ابھی تک وہیں ہوں گے جو شکاگو کے ہر دم تیار چوروں کو کچھ بھی نہیں کہتے-

تب سوچیں کہ آپ کس کام کو کرنے چلے ہیں کہ فرشتوں سے انتقام میں انہوں نے جلدی میں فیصلہ کر دیا کہ مرزا غلام احمد اور ڈوئی میں سے کون جھوٹا ہے اور جب دونوں اپنے گھٹنوں کے بل زمین پر سجدہ ریز ہوں گے تو ایسا موقعہ دے رہے ہوں گے کہ آسمانی بجلی انہیں آ لے گی-

نہیں مرزا صاحب! آپ نے بہت کچھ کہہ ڈالا ہے- آپ نے ڈوئی کو اس حالت تک پہنچا دیا ہے کہ یہ بلا شک آپ دونوں کی موت پر منتج ہوگی یا دونوں کو خدا پس پشت ڈال دے گا- جس کی تم شوخی اور بے خبری میں توہین کرتے ہو- بے شک دوسرا رستہ اختیار کیا جائے گا کیونکہ ابھی بہت سے عقل مند موجود ہیں- دنیا میں سنجیدہ لوگوں کی ہی بدولت جو کائنات کے نظام پر نگرانی کر رہے ہیں اور وہ آپ اور ڈوئی پر وقت ضائع نہیں کریں گے- غلام (احمد) جلد کوچ کر جائے گا

(بالٹی مور- امریکن- جمعرات ۲۵ رجون ۱۹۰۳ء Baltimore American)

ہندوستان سے مرزا غلام احمد اپنے آپ کو حقیقی مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں- آپ نے جان الیگزینڈر ڈوئی کو جو الیاس سوم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کو دعا کے مقابلے کا چیلنج دیا ہے- آپ کی تجویز ہے کہ دونوں دعا گو ہوں یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک گر کر مر جائے- ہم اس میں ایک ترمیم کی تجویز کرتے ہیں کہ دونوں دعا کریں یہاں تک کہ دونوں مر جائیں- (پریس نیکربوکر ایکسپریس البانے- نیویارک ۲۵ رجون ۱۹۰۳ء Press Knickerbocker Express Albany, New York)

ایک دعا کے مقابلے کی تجویز

ملک کے مختلف حصوں میں لوگ گہرے غور وفکر سے دعا کی تاثیر کے بارے میں گفت وشنید کر رہے ہیں- تا کہ حالیہ خشک سالی دور ہو سکے- اس سلسلے میں رائے عامہ دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے- بالخصوص جب کہ ایک پارٹی بارانِ رحمت کی دعاؤں میں لگی ہوئی ہے تو دوسری پارٹی یہ چاہتی ہے کہ مسلسل سہانا موسم جاری رہے-

ایک تجویز دعا کے مقابلے کی حال ہی میں سامنے آئی ہے- تاہم اس پر آخری نتیجہ کے بارے میں اختلاف رائے کا بہت کم امکان ہے- شکاگو کا ڈوئی جو ''الیاس'' ہونے کا جھوٹا دعوے دار ہے کو قادیان (پنجاب ہندوستان) کے مرزا غلام احمد نے چیلنج کیا ہے- کہ خدا تعالیٰ کے حضور متضرعانہ موت کی دعا کی جائے- ''آؤ! مقابلہ کریں!! اے بزعم خود پیغمبر'' مرزا صاحب نے کہا ہے- ہتھیار دعا کا ہوگا- آؤ ہم اپنے گھٹنوں کے بل جھک کر زمین کی خاک پر سجدہ ریز ہو جائیں جس میں تم اور میں شامل ہوں اور خدا تعالیٰ کے حضور عرض داشت پیش کریں ہم دونوں میں سے جو کوئی جھوٹا ہے وہ پہلے تباہ و برباد ہو جائے''

ضابطہ عزت کے تحت ''پیغمبر'' ڈوئی کو بغیر کسی حیل وحجت کے ہتھیار کے چناؤ میں آزادی ہے کیونکہ اسے چیلنج کیا گیا ہے- لیکن مسیح موعود نے بڑی ہوشیار اور زیرکی سے مقابلے کی تجویز پیش کی ہے- جسے پیغمبری کا جھوٹا دعوے دار انکار کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتا- مقابلہ دعا کے قبول کرنے کا انکار اس امر کے مترادف ہوگا کہ وہ اس بات کو تسلیم کرے گا کہ اگر اس کے دعوے درست ہیں تو وہ اپنا معاملہ سب سے طاقتور ہستی کے سامنے پیش کرنے پر رضامند نہیں ہے- اس کے برعکس یہ تسلیم کیا جانا چاہیئے کہ ڈوئی کو دشمنی کی کوئی وجہ نہیں-

مرزا صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود ہیں- آپ دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے ہیں عین اس وقت جب بائبل کی پیشگوئیوں کے اعداد وشمار پورے ہوتے ہیں اور یہی وقت مسیح کے ظہور کا تھا- آپکے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز ہے اور اس میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے- ڈوئی نے فی الحال اپنا فیصلہ ظاہر نہیں کیا لیکن اگر وہ اس نئے چیلنج کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے تو عوام الناس میں ڈوئی کی مقبولیت پر زوال شروع ہوگا-

(برلنگٹن ڈیلی فری پریس برلنگٹن ورمونٹ ۲۷/جون ۱۹۰۳ء Burlington Daily free Press Burlington, Vermont)

قادیان (ہندوستان) سے مرزا غلام احمد نے

پیغمبر ''الیاس ڈوئی'' کو دعا کے مقابلے میں موت کی دھمکی دی ہے-

بہت خوب!

ایسا دور دراز کا سیاسی قتل جائز ہے- اس لئے مرزا صاحب کے مقابلے میں آنا چاہئے-

(دی ڈیمو کریٹک اور کرانیکل راچسٹر، نیویارک ۲۵ رجون ۱۹۰۳ء The Democratic and Chronicle Rochester New York)

مرزا غلام احمد جو شمالی ہندوستان میں رہتے ہیں نے الیگزینڈر ڈوئی کو دعا کے مقابلے کا چیلنج دیا ہے- اور دھمکی دی ہے کہ وہ دعا کے نتیجے میں مرجائے گا- آپ کو اختیار ہے جس طرح چاہیں اس کے ہجے کریں لیکن اگر آپ اس کو لفظ "E" سے ہجے کرے تو ڈوئی آپ کو پریشان کر دیتا اور شکست دیتا- (اخبار کے اس فقرے کی سمجھ نہیں لگی- مترجم)

(دی سنڈے ٹائمز- یونین جیکسن ولی ٹینیز اتوار ۲۸ رجون ۱۹۰۳ء The Sunday Times-Union Jacksonville-Tennessee)

دعا کے مقابلے کا چیلنج کر دیا گیا

الیگزنڈر ڈوئی کو ایک ہم پایہ حریف ملا ہے- شکاگو کے پیغمبر نے حال ہی میں پیش گوئی کی تھی کہ ایک وقت آئے گا کہ اس کا مسلک رُوئے زمین پر پھیل جائے گا- اور اس وقت تک تمام محمدی (مسلمان) ختم ہو جائیں گے کیونکہ وہ خدا کی نظر میں مقہور ہیں- ڈوئی نے ان کا ہی انتخاب کیوں کیا جب کہ دوسرے پیغمبروں کے پیرو کار بھی موجود ہیں- لیکن اسی عاقبت نا اندیشی نے اسے ایک مقابلے میں لا کھڑا کیا ہے- اسے مقابلہ لڑنے کے لئے للکارا گیا ہے تا کہ یہ ظاہر ہو سکے کہ کون سچائی پر قائم ہے-

مرزا غلام احمد اپنے آپ کو محمدیوں (مسلمانوں) کے سردار کے طور پر سامنے لائے ہیں- آپ ہندوستانی فقیروں کی نسل سے ہیں- اور آپ بھی اپنے آپ کو مسیح قرار دیتے ہیں- لیکن آپ اسی طرح ظالم نہیں ہیں جس طرح ڈوئی ہے- آپ تمام لوگوں کو ہلاک نہیں کرنا چاہتے کہ مسئلے کا تصفیہ ہو جائے- رحم کے جذبات کے ساتھ جو ڈوئی کو شرمسار کرتے ہیں- آپ نے تجویز کیا ہے کہ ایک دعا کی جائے- اور سجدے میں ایک دوسرے کی تباہی کی التجا کی جائے- جو کوئی زندہ رہے- اگر دوسرا ہلاک ہو جاتا ہے اس طرح بہ آسانی اور قدرتی طور پر دوسرا میدان سے باہر ہو جائے گا- اور اسی طرح دوسرا آسانی سے اور قدرتی طور پر غلط راستے پر چلنے والوں کا وارث بن جائے گا- مرزا غلام احمد ایک مضبوط اصول کی اہمیت کے ساتھ سامنے آتے ہیں- عام اطلاع ہے کہ ڈوئی کے پاس بھاری بنک اکاؤنٹ اور بہت بڑی جائیداد ہے اور اس طرح سالہا سال کی محنت شاقہ کے نتیجے میں حاصل کی گئی انگوری شراب کے سے نشے کا باغ بطور مسیح کے ہونے کا لبادہ ہے- یہ ایک کاروبار ہے جیسے شکاگو میں سجایا گیا ہے-

بظاہر مشرقی ہندوستانی کے پاس اس وقت تک بہتر دلائل ہیں- کم از کم جو کسی مسلک کے لوگوں کا بے دریغ قتل نہیں چاہتے وہ احمد کے منصوبے کو ترجیح دیں گے- تمام معاملہ مضحکہ خیز ہو جاتا ہے اگر دونوں فریق کے پیروکاروں کی ہولناک سنجیدہ غور و فکر پر منتج نہ ہو- یہ مذہبیت کا پھوڑا شمار ہوگا اگر کوئی یہ یقین کر لیتا ہے کہ دونوں مسیح کچھ وقعت رکھتے تھے- ڈوئی نے واشگاف الفاظ میں یہ اقرار کیا ہے کہ اس کی لعنت بربادی کا باعث ہے اور اس کی برکت سے شفاء ہو جاتی ہے اور اس نے

ضعیف الاعتقاد لوگوں کی ایک بڑی تعداد اکٹھی کر لی ہے۔ اسے اس موقعہ کو ضائع نہیں کرنا چاہئیے کہ وہ فی الواقعہ اسے ثابت کر سکتا ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب جو ایک منکسر المزاج آدمی ہیں اور قلیل پوشاک زیب تن کرتے ہیں کہیں زمین پر گھٹنے ٹیکنے سے جوڑوں کے درد میں نہ مبتلا ہو جائیں اور اگر یہ بیماری باعث ہلاکت بنتی ہے تو کیا یہ ڈوئی کی اشتہار بازی کے لئے بیش بہا یا بہت قیمتی ثابت ہوگی۔

(دی مونٹانہ ڈیلی ریکارڈ، ہیلینا، مونٹانہ یکم رجولائی ۱۹۰۳ء The Mountana Daily Record Hilena Montana)

سکاٹ لینڈ کا مفتری جان الیگزنڈر ڈوئی جس نے شکاگو کے نزدیک ایک ترقی پذیر نیا صیحون "New Zion" تعمیر کیا ہے۔ اسے ہندوستان سے ایک شریف النفس خطرناک حریف کا سامنا ہے۔ آپ کا نام مرزا غلام احمد ہے۔ آپ نے ہمیں اپنی تصویر کے ساتھ اپنے دعاوی کی تفصیل جس میں آپ کا مسیح موعود ہونا بیان کیا گیا ہے بھجوائے ہیں۔ تصویر☆ نقش پذیر نہیں ہے۔ جس سے آپ درمیانی عمر کے ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ کے موٹے نقش و نگار ہیں آپ نے داڑھی رکھی ہوئی ہے اور پگڑی باندھی ہوئی ہے۔ آپ کی جوتی نوک دار ہے۔ یہ ہیں آپ کے ظاہری خدوخال۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ کے ایک لاکھ مرید ہیں۔ اور آپ ڈوئی کے دعاوی پر ناراضگی کو ایک خدا کی مرضی سمجھتے ہیں۔ آپ ایک نہایت معقول پہلوان (چیمپئن) ہیں اور آپ نے ڈوئی کو مقابلے (چیلنج) پر بلایا ہے۔

یہ کہ محمدیوں (مسلمانوں) کو تباہی کی دھمکی دینے کی بجائے ڈوئی کو چاہئیے کہ وہ مجھے اپنا مدمقابل چن لے اور خدا سے دعا کرے کہ ہم دونوں میں سے جو کوئی جھوٹا ہے پہلے تباہ ہو جائے۔ ہم دونوں میں سے کوئی سچا ہے یہی بات قابل تصفیہ ہے۔ اگر

(☆) حضرت اقدس مسیح موعود کی تصویر دیکھ کر چند دیگر آرا اس موقعہ پر درج کی جاتی ہیں جو "بوسٹن پائلٹ" کے مطالعہ کے برعکس ہیں ملاحظہ ہوں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

(۱) مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم نے حضرت مسیح موعود.......... کی تصویر یورپ کے بعض بڑے آدمیوں کو دکھائی تو انہوں نے کہا **He is a great thinker** یعنی بہت سوچنے والا آدمی ہے (۲) ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب مرحوم جن کی پانچ پشتیں جو سو سے زیادہ نفوس پر مشتمل ہیں حضرت مسیح موعود...... کی غلامی میں داخل ہو چکی ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ لاہور کے پاگل خانہ کے ڈاکٹر تھے۔ ان ایام میں ایک انگریز وہاں آیا۔ جو تصویر دیکھ کر قیافہ شناسی کا مدعی تھا۔ کئی لوگ بطور تماشہ بعض تصاویر اس کے پاس لے گئے۔ وہ بتلاتا رہا یہ کیسا آدمی۔ جیسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اس کے آگے رکھی اور اس سے پوچھا کہ اس شخص کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ وہ بہت دیر تک اس تصویر کو دیکھتا رہا۔ اور آخر اس نے کہا کہ کسی اسرائیلی پیغمبر کی تصویر ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسرائیل کا لفظ اس نے اس خیال سے بڑھایا کہ عام طور پر یہودی اور عیسائی اس بات کے معتقد نہیں کہ اسرائیلیوں کے بعد بھی کسی کو نبوت ملی ہو۔ (۳) جب میں امریکہ میں تھا تو ایک لیڈی کا دوسرے شہر سے مجھے خط آیا کہ مجھے کشف میں ایک ہندوستانی بزرگ ملا کرتے ہیں اور میری مشکلات میں میری رہنمائی کیا کرتے ہیں کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ وہ کون بزرگ ہو سکتے ہیں میں نے اسے چند ایک فوٹو بھیجے جن میں ایک فوٹو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی تھا۔ اسی پر نشان کر کے اس لیڈی نے مجھے لکھا کہ یہ وہ بزرگ ہیں۔ (۴) ۱۹۰۷ء میں جب کہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمرکاب شملہ میں تھا تو ایک دن مہاراجہ صاحب کی ملاقات کے واسطے میں ان کی کوٹھی پر گیا۔ اور ان کو تبلیغ کے لئے چند کتابیں بھی ساتھ لے گئے ان کے ویٹنگ روم میں میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں دیوان عبدالحمید صاحب وزیر اعظم ریاست کپورتھلہ اور چند دیگر معززین بھی آ گئے اور ایک انگریز بھی وہاں پہنچے جنہوں نے بیان کیا کہ میں مہاراجہ صاحب کا منجم ہوں۔ اس بات کو سن کر دیوان صاحب اور دوسرے لوگ اس انگریز منجم سے باتیں دریافت کرتے رہے۔ میں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ایک کتاب میں سے نکال کر اس کے آگے رکھی۔ جس کو بہت غور سے دیکھ کر اس نے کہا۔ یہ خدا کے کسی نبی کی تصویر ہے۔ (ذکر حبیب صفحہ ۳۷۳-۳۷۴ مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

ڈاکٹر ڈوئی کو یقین ہے تو اسے چاہیئے کہ مجوزہ دعا کو شائع کرے ایک ہزار افراد کے دستخط کے ساتھ۔ اس کے موصول ہونے پر میں اسے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کروں گا اور اتنے ہی آدمیوں کی گواہیوں کے ساتھ شائع کروں گا۔ اگر ڈاکٹر ڈوئی میں اس چیلنج کو قبول کرنے کی جرات ہے تو وہ دوسرے تمام عیسائیوں کے لئے ایک راہ کھول دے گا کہ وہ سچائی کو قبول کر سکیں۔

ہم نے چیلنج کی چند توہین آمیز شرائط کو حذف کر دیا ہے۔ جو ڈوئی کے بارے میں ہیں۔ کیونکہ ڈوئی دھوکہ دہی میں ید طولیٰ رکھتا ہے اور ہم پنجاب کے محمدی کی سریع الاعتقادی کو معرض خطر میں نہیں ڈالنا چاہتے۔ ڈوئی مشرق کی طرف جاتا ہے تا کہ نیویارک کی تباہی پر قابو پا سکے۔ ہم مشورہ دیتے ہیں کہ غلام (احمد) صاحب مغرب میں آئیں اور اس سے ملیں۔ دعا کا مقابلہ اگر ہو تو دونوں کو ظاہر کر دے گا۔ (دی بوسٹن پائلٹ ۲۷ جون ۱۹۰۳ء THE BOSTON PILOT)

الیگزنڈر ڈوئی کا ایک حریف ہندوستان میں ہے۔ ہندوستانی پیشوائے دین نے ایک زبردست چیلنج صیحون شہر کے ''الیاس سوم'' کو دیا ہے آپ نے بڑے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ ڈوئی پیغمبری کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ جب کہ آپ حقیقی مسیح ہیں۔ ہندوستانی مسیح کہتے ہیں کہ آؤ ہم مقابلہ کر لیں۔

''آؤ ہم زمین کی گرد پر سجدہ ریز ہو جائیں اور دعا کریں کہ جو جھوٹ بولتا ہے وہ پہلے مغلوب ہو''

ممکن ہے مقابلہ ڈوئی پر آئے اور اس وقت ہندوستانی بھی ختم ہو جائے۔

(وارچیسٹر سنڈے سپائی وارچیسٹر ماس سنڈے مارننگ ۲۸ جون ۱۹۰۳ء Wor Chester Sunday Spy Worchester Mas Sunday Morning)

ڈوئی کا تبلیغی مرکز لندن

مسز ڈوئی، جان الیگزنڈر ڈوئی کی بیوی نے کچھ عرصہ پیشتر لندن میں ایک تبلیغی مرکز قائم کرنا چاہا جسے بہت سے بدانتظامی کے واقعات کا سامنا ہوا۔ اس کے بیٹے ڈاکٹر اے۔ جے گلیڈ سٹون ڈوئی A.J. Glad Stone Dowie نے کل بعد دوپہر اور شام کو سینٹ جیمز St. James ہال میں عبادات کا اہتمام کیا عبادات شروع ہونے سے پون گھنٹہ قبل تک داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا جس کے بعد ٹکٹ نہ لینے والوں کو اجازت دی گئی۔ اور دوپہر کی تقریب بالخصوص کوئی بڑی نہ تھی لیکن شام کو لوگوں کا گیلری اور ہال میں ہجوم تھا۔ عبادت کے وقت ایک حمدیہ گیت کو اس نے گایا۔ جس کا ساتھ تار کے باجوں کی تانت پر بینڈ نے دیا جو مسز ڈوئی اور اس کے بیٹے کے داخلے پر آگے آگے چل رہا تھا۔ ان کے داخلے پر تمام اجتماع کھڑا ہو گیا اور کھڑا رہا جب مسز ڈوئی عبادات بجا لائیں۔ جسے ایک ہینڈ بل پر یہ لکھ کر ظاہر کیا گیا تھا۔ ریورنڈ جین ڈوئی اور سیئر آف وومن ورک ان کرسچین کیتھولک چرچ آف زائن۔ موصوفہ نے ایک ڈھیلی ڈھالی سفید عبا پر ایک کالا گاؤن Gown پہن رکھا تھا۔ جو کہ کسی اکادمی کا عبائے فضیلت ہے۔ ان دونوں تقریبات میں کوئی گڑبڑ نہ ہوئی سوائے اس کے کہ بعد دوپہر جب ڈوئی نے پیئرسن Pearson کے معاملات کا کچھ احوال بیان کیا تو ہال کی پچھلی سیٹوں پر چند لوگوں نے مداخلت کی۔ انہوں نے بیان پر تالیاں بجائیں کہ نیویارک میں انگلینڈ کی طرح ایک قانون ہے جس کے تحت اگر کوئی شخص اپنے بچے کو بغیر طبی

امداد کے مرنے دے تو وہ اس مجرمانہ غفلت پر قابل دست اندازی قانون ہے اور اس پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ ڈوئی نے اس مداخلت پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور اونچی آواز میں حیرانی کا اظہار کیا۔ اگر یہاں رذیل اور کمینے موجود ہیں اور وہ شور برپا کرنا چاہتے ہیں تو وہ باہر چلے جائیں۔ کیا وہ فوری طور پر باہر نہیں جائیں گے؟ میں کسی گستاخی کو برداشت نہیں کروں گا خواہ وہ نیویارک میں ہو یا انگلینڈ میں ہو۔ سپیکر نے وضاحت کی کہ یہ ''کرسچین کیتھولک چرچ'' کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو شفاء دے گا جو کوئی بیمار ہے۔ اگر اس عورت یا مرد کی زندگی پاکیزہ ہے اور وہ گناہوں پر نادم ہے۔ اس اصول کے دفاع میں اس بات پر تیار ہیں کہ قانون جوان پر جرمانہ عائد کرے وہ اسے ادا کردیں لیکن وہ ہر ممکن کوشش کریں گے اس قانون کو ختم کروادیں جس میں کہا گیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بچوں کو بغیر طبی امداد کے مرنے نہیں دے گا۔ مسز ڈوئی اس کے بعد آئیں اور کہا کہ ان کا موضوع تھا ''کرسچین کیتھولک چرچ کے اصول مستقبل اور عملی افادیت'' لیکن اس کی تقریر کا اکثر حصہ اخبارات کی تنقید تک ہی محدود رہا۔ موصوفہ نے کہا ''جب لوگوں نے خدائی شفا کی برکات لینی شروع کیں جب اندھوں کو بینائی مل رہی تھی۔ بہروں کو شنوائی تو چرچ کے منتظمین نے اس کام سے متعلق قابل نفرت جھوٹ بولنے شروع کر دیئے'' موصوفہ نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا ''اگر منتظمین جھوٹ بولنا شروع کر دیں تو وہ اخبارات سے بہتر بول سکتے ہیں جسے ایک اچھی سودے کاری کہا جاسکتا ہے۔''

اپنے خاوند کے بارے میں بتاتے ہوئے موصوفہ نے کہا جسے ''جنرل اورسیئر'' کہا جاتا ہے۔ کرسچین کیتھولک چرچ کے ممبران اسے ''الیاس سوم'' یقین کرتے ہیں۔ وہ تمام ماہرین مذہب جنہوں نے اس سوال کا مطالعہ کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ الیاس کو مسیح کی آمد ثانی سے پہلے آنا چاہیے اور وہ آ گیا ہے۔ یہ تحریک تمام اشیاء کی بحالی کی تحریک ہے۔ کب تک وہ آقا کی آمد سے قبل تک نہ بتائیں گے لیکن وہ یقین رکھتے ہیں کہ وقت آ گیا ہے۔

شام کے اجلاس میں مسز ڈوئی نے کچھ کاموں کی تفصیل بتائی جو صیحون شہر میں شروع کئے جا چکے ہیں۔ جہاں پر تسموں کا بنانا اور ٹافیوں کو بنانے والی دو بڑی صنعتیں ہیں۔ شام کے اجلاس کا اکثر حصہ اخبارات پر گالیوں کی بوچھاڑ پر مشتمل تھا۔ اور وہ پریس رپورٹر جن کے بارے میں موصوفہ نے کہا وہ خالص بے عقل اشخاص ہیں جو سنٹرل آفس میں کام کرتے ہیں اور ان کے بلائیں ان کی سر ہیں۔

آپ اخبار ٹائمز کا حوالہ نہیں دے رہی تھیں لیکن پریس کا عام رویہ یہی تھا۔ کیونکہ اس نے بغیر معذرت کے جھوٹ بولے تھے۔ جنرل اوورسیئر کس قدر چاہتے تھے انہوں نے ممکنہ دولت اکٹھی کر لی تھی۔ لیکن یہ اس لئے تھی کہ اسے رفاہ عامہ کے کاموں پر دوبارہ خرچ کیا جائے گا۔ جس سے اس کی راجدھانی (سلطنت) تمام دنیا میں پھیلے گی۔ ان تمام جھوٹوں سے قطع نظر جو اس بارے میں پھیلائے گئے تھے۔ نیویارک کے جلسے نمایاں طور پر کامیاب ہوئے مسز ڈوئی نے کہا۔ بعض اوقات پریس رپورٹر غلطی سے سچ بھی بول جاتا ہے۔ ''جنرل اووسیئر'' معصوم ہیں اور اپنے کاموں میں آزاد ہیں کیونکہ وہ اپنی زندگی کے ہر دن کے ہر کام پر اترے ہیں۔

(دی ٹائمز لندن سوموار ۹ ر نومبر ۱۹۰۳ء THE TIMES LONDON)

NEWS PAPERS CLIPPING COVERAGE
DOWIE'S NEW YORK VISIT

ڈوئی کے دورہ نیویارک کا اخبارات میں ذکر

''الیاس سوم'' کی گنہگاروں کے خیموں میں میزبانی

میر رسد (کوارٹر ماسٹر) نے صلیبی مجاہدوں کو عجیب وغریب مقامات پر ٹھہرایا اس بارے میں بہت سی شکایات وصول ہوئیں۔ ہزاروں لوگوں کو ناشتے پر پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ عبادات آج ہوں گی اور رائے عامہ کے بارے میں بات کل ہوگی۔

جتنے کہ فوج کو زندہ رہنے کے مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے اسی اہمیت اور یادگار کے طور پر جان الیگزنڈر ڈوئی ''الیاس سوم مصلح'' (صیحون کے میزبانوں کا کپتان) کی فوج جو میڈیسن سکوائر گارڈن میں چار ہزار کے قریب خیمہ زن ہے کو کل .... خوشحال شہر کے مرکز میں عارضی طور پر فاقے کا سامنا کرنا۔

(نیویارک ٹائمز New York Times ۱۸/اکتوبر ۱۹۰۳ء)

ہجوم غضبناک ''الیاس سوم'' سے بددل ہوگیا، کثیر سامعین کی آدھی تعداد نے پہرے داروں کی موجودگی میں گارڈن چھوڑ دیا ''رسول'' نے شہر کی ملامت کردی۔ درخواستوں بلکہ یہاں تک کہ جبر بھی ہزاروں آدمیوں پر کچھ اثر نہ کرسکا جنہوں نے ڈوئی کا پرچار سننے سے انکار کردیا تھا۔

ذیل میں ایک مضمون سے اقتباس درج کیا جاتا ہے:۔

جان الیگزینڈر ڈوئی جو بزعم خود خدا کا رسول بنا پھرتا ہے اور ''ریسٹوریشن ہوسٹ کا زائن'' "Restoration host of zion" کا لیڈر ہے جس کے ساتھ اس کی فوج کے تین ہزار سے متجاوز آدمی ہیں کل میڈیسن سکوائر میں ایک جلسہ کیا۔ اس بارے میں وہ اعلان کرتا ہے کہ اس کی یہ کوشش بطور ''الیاس سوم'' ایک اقدام حکم کی تعمیل میں ہے جس سے نیویارک شہر کو نجات ملے گی۔

(نیویارک ٹائمز ۱۹/اکتوبر ۱۹۰۳ء New York Times)

مخالف سامعین کا ڈوئی کے خلاف واویلا ہاہاکار کو الیاس کہنے کے دعوے نے ہنگامہ آرائی پیدا کی ''مصلح'' نے پریس اور پادریوں پر گالیوں کی بوچھاڑ کردی۔ فری میسنز اور سامعین جنہوں نے ٹھہرنے سے انکار کردیا ڈوئی ان پر چلاّتا رہا۔

درج ذیل اقتباس ایک مضمون سے لیا گیا ہے:۔

جان الیگزینڈر ڈوئی نے پانچ ہزار افراد کی موجودگی میں (جن میں آدھے صیحونی کی میزبانی میں سے تھے) کل رات

اپنے ''الیاس مصلح'' خدا کا رسول ہونے کا اعلان کیا - یہ اجلاس جلد ختم کردینا پڑا کیونکہ ہنگامہ آرائی شروع ہوگئی تھی -

اس اعلان پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا اور واضح طور پر آوازیں سنائی دیں کہ مفتری، جعل ساز، توہین رسالت کا مرتکب، پھر پھبتیاں تمام ہال میں گونجنے لگیں - خودساختہ نبی کے پیروکار ڈوئی کے دعویٰ کی بے سود تائید کرتے رہے - ان مظاہرہ کرنے والوں کی تواضع کی گئی مگر عمارت کے ہر حصے میں نہ ماننے والوں کے غیض وغضب میں اور اضافہ ہوگیا - اس غل غپاڑہ میں ڈوئی کی آواز ختم ہو کر رہ گئی اور اس نے سامعین پر قابو کھو دیا - (نیویارک ٹائمز ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء New York Times)

''کیری نیشن'' نے ''الیاس'' کی گالیاں بند کرادیں، اس نے جھوٹا کہنا بند کردیا اور توڑ پھوڑ کرنے والوں سے نرم لہجے میں بات کی سامعین کی ایک بڑی تعداد نے گالیوں کی بوچھاڑ پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا جو ''نبی'' نے مبلغوں اور پریس کے نمائندوں پر کی تھی

ایک مضمون سے اقتباس درج ذیل ہے :-

قہقہوں، سیٹیوں، ہاہا کار اور ناپسندیدگی کے شور شرابے میں ''الیاس سوم'' نے کل رات میڈیسن سکوائر گارڈن میں ایک اور جلسہ کیا - جلسے میں سامعین کی تعداد چھ ہزار نیویارک کے شہریوں کی تھی - تین چوتھائی نے نام نہاد عبادات کے ختم ہونے سے قبل ہی ہال کو چھوڑ دیا تھا باقی ماندہ اس لئے ٹھہرے رہے کہ وہ ہاتھا پائی کا نظارہ کریں گے - غیر یقینی اور اشتعال تمام شام چھایا رہا - باوجود اس کے کہ جب سے ''ریسٹوریشن ہوسٹ'' "Reloration Host" شہر میں آیا پولیس عمارت کے اندر پھیلی رہی اس خطرے کو روکنے کے لئے کہ کوئی دقت پیدا نہ ہو -

مجمع کی تفنن طبع کے لئے ڈوئی نے کیری نیشن کے ساتھ شرکت کی - جس نے تقریر میں کئی بار مداخلت کی - جسے ''نبی'' (ڈوئی) کے محافظ عملہ نے کئی بار پیچھے دھکیلا - ''سیلون سمیشر'' "Salon Smasher" نے آخرکار عمارت کو چھوڑا تو اس کے ساتھ ہی آدھے سامعین بھی چلے گئے - ہال کے اندر بیدار کرنے والے تین گلوگاروں اور ایک ٹائیگر کو کیری نیشن کی بجائے موقعہ دیا گیا جب کہ "Doxology" گاتی جارہی تھی - (نیویارک ٹائمز ۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء New York Times)

''الیاس'' ناراض اور غصے سے بھرے ہجوم سے دہشت زدہ ہوگیا، دعوتِ مقابلہ ٹھپ ہوگئی، ڈوئی نے گارڈن میں مذہبی عبادت کو اچانک بند کردیا - بے مثال اژدہام جو انتقامی جذبے سے بھرا ہوا تھا - پولیس کو بہالے گیا ''پیغمبر'' (ڈوئی) کے خلاف مظاہرے

ذیل میں ایک مضمون سے اقتباس درج کیا جاتا ہے :-

تیرہ ہزار افراد کا سامنا کرتے ہوئے، بشمول چھ سو کولمبیا یونیورسٹی کے طالب علموں کے اور دس ہزار کے انبوہ کثیر جو میڈیسن سکوائر گارڈن کے دروازوں پر اُمڈا چلا آرہا تھا - اِن حالات میں زائن (صیحون) ریسٹوریشن ہوسٹ کے لیڈر

نے پولیس کی خاموش تجویز پر عمل کرتے ہوئے کل رات جلسے کو اچانک برخواست کر دیا- نہ تو ڈوئی نے کوئی خطبہ دیا اور نہ ہی معذرت کی تقریر کی جسے سننے کے لئے بے پناہ ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا-

شروع ہی سے یہ عظیم اجتماع گھٹے ہوئے جذبات اور دشمنی سے بھرا ہوا تھا اگرچہ موقعہ پر سات سو سپاہی موجود تھے- یہ شروع ہی سے ہو گیا کہ مظاہرین کا ایک غیر معمولی گروہ جلسے کی کسی بھی کوشش کی خبر لے گا- یہاں تک کہ اس سے پہلے کہ عبادات کا آغاز ہوتا کئی ہنگامہ آرائی کے واقعات ہو چکے تھے- جس کے نتیجے میں بہت سے افراد کو وہاں سے نکال دیا گیا تھا- زائن گارڈ اور تماشائیوں میں مقام اجتماع پر کئی بار ہاتھا پائی ہو چکی تھی- (نیویارک ٹائمز ۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء New York Times)

ڈوئی شہر چھوڑ گیا اور واپسی مشکوک ہو گئی بوسٹن کی گاڑی حفاظتی اقدامات میں پکڑی،

مختلف اطلاعیں کہ ڈوئی اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ آسٹریلیا جا رہا ہے،

''ریسٹوریشن ہوسٹ'' ٹوٹ گئی-

کل رات جان الیگزینڈر ڈوئی (بزعم خود ''الیاس مصلح'' کہلانے والا) اپنی نقل و حرکت کو انتہائی خفیہ رکھتے ہوئے نیویارک سے بوسٹن فرار ہو گیا- اس کے ساتھ اس کے افراد خانہ اور دیگر ساز و سامان بھی اس کی ذاتی کار میں تھا- اُس نے یہ بتانے سے قطعی انکار کر دیا کہ وہ کب واپس لوٹے گا- کل رات کی اطلاع یہ تھی کہ وہ آسٹریلیا جانے کا ارادہ رکھتا ہے- کل رات یہ ناممکن تھا کہ اندازہ لگایا جاتا کہ ''زائن ریسٹوریشن پوسٹ'' جو میڈیسن سکوائر گارڈن میں پڑاؤ ڈالے ہوئی ہے کہ صیحون شہر واپس چلی جائے گی یا یہیں رہنے کا بندوبست کرے گی-

اپنی بیوی اور Unkissed بیٹے کی معیت میں ڈوئی نے خفیہ طریقے سے ففتھ ایونیو ہوٹل واقع ۲۴- سٹریٹ رات ساڑھے گیارہ بجے اپنی بند گاڑی میں چھوڑا- گاڑی کے پردے بڑی احتیاط سے گرائے ہوئے تھے- وہ بڑی تیزی سے ففتھ ایونیو سے ۲۹ سٹریٹ کی طرف گئے پھر مشرق کی طرف جا کر واپس میڈیسن اسکوئر کی طرف گئے- پھر شمال کی طرف جا کر ایک چکر ہوٹل اور گرینڈ سنٹرل سٹیشن کے درمیان والے ضلع کا لگایا- یہ سب اس واضح ارادے سے تھا اگر کوئی ان کا پیچھا کرے تو اس سے پیچھا چھڑایا جاسکے- بالآخر یہ بند گاڑی ریک سٹیشن پر پہنچی جہاں کوئی دو سو کے قریب سامان کے ''نگ'' پہلے سے موجود تھے- ڈوئی اور اس کے افراد خانہ جلدی سے اسٹیشن کے اندر گئے اور پرائیویٹ یارڈ میں بیٹھ گئے- ڈوئی کے چرچ کے تیسرے لیڈر وہاں موجود تھے- اور چھ دوسرے وفادار سٹیشن پر تھے- وہ ڈبے میں ڈوئی اور اس کے افراد خانہ کو خدا حافظ کہنے کے لئے داخل ہوئے- لیکن ان کو اجازت نہ دی گئی ان کو ریلوے کے عملے نے پیچھے دھکیل دیا-

اس سے پہلے کہ ڈوئی کار (ڈبے) میں سوار ہوتا اس سے ایک اخباری نمائندہ جو ڈوئی کا پیچھا ایک ٹیکسی میں کر رہا تھا نے پوچھنا چاہا- ڈوئی اس استفسار پر انتہائی برافروختہ ہوا- پوچھا یہ گیا کہ آپ نیویارک واپس آئیں گے؟

''آپ پر رحمت ہو'' اس کا یہی جواب دیا گیا-

''ہاں میں یہ سمجھتا ہوں، لیکن آپ کب واپس آ رہے ہیں''

''آگے سے ہٹ جاؤ'' Unkissed بیٹا چلایا - جونہی جلدی سے اس کا باپ ''الیاس'' کار میں سوار ہوا تو اس کے ساتھ اس کی بیوی (مسز ڈوئی) بھی تھی - مریدوں نے پارٹی کو الوادع کہا - جیسے ہی ڈوئی اور اس کے افراد خانہ کار میں داخل ہوئے تو کار کے پردے کھینچ دیئے گئے - اور ہر ممکن کوشش کی گئی کہ کوئی مداخلت اور رکاوٹ پیدا نہ ہونے دی جائے - سٹیشن پر کوئی ہنگامہ آرائی نہ ہوئی - صرف وہ لوگ ہی اکٹھے ہوئے تھے جو ہوسٹ "Host" کے چند ممبران کے ساتھ تھے - اور مسافر تھے جو ٹرین کا انتظار کر رہے تھے انہوں نے اس معاملہ میں گہری دلچسپی لی - آدھی رات کو گاڑی سٹیشن سے نکلی جو بوسٹن کے لئے تھی -

''زائن ریسٹوریشن ہوسٹ'' کے ٹوٹنے کا آغاز کل اس وقت ہوا جب سات کاروں پر مشتمل سپیشل ٹرین پر تین سو چالیس (۳۴۰) صیحونی گھروں کو صیحون کی طرف سے چل پڑے - اگر چہ یہ یقینی ہے کہ اتنے افراد کی روانگی ہوئی - ڈوئی نے کل بڑے پُر جوش انداز میں اعلان کیا کہ صرف ایک سو پچیس افراد کے گھر جانے کا پروگرام تھا - جن میں سے صرف ایک سو بارہ جا سکے - ڈوئی نے مزید یہ اعلان کیا کہ ان کی جگہ جو کل گئے ہیں نئے افراد صیحون سے آ رہے ہیں -

کل رات کے صیحونیوں کے جلسے کے سامعین پچھلے جلسوں سے کہیں کم تھے - ڈوئی نے بتایا کہ یہ ایک خاص پہلو تھا کہ ہفتے کے دوران وہ اخباری نمائندوں کے لئے ایک گھنٹے کا وقت دے گا - صرف ایک دلچسپی کی چیز جو ''الیاس'' (ڈوئی) نے بتائی کہ مسیح کی آمد ثانی کا وقت آ چکا ہے اور دنیا میں ایک چرچ کی حکومت قائم ہو جائے گی -

اس کے بعد مسز ڈوئی پلیٹ فارم پر آئیں جسے بڑے احترام سے سنا گیا - جب اس نے کہا کہ صیحون کے موقف کو اخبارات میں غلط طور پر پیش کیا گیا ہے - اُس نے بتایا کہ اُس نے اس کام کے لئے کتنی شدید محنت اپنے خاوند کے ساتھ مل کر کی ہے - اور پھر بڑے ہی خوشگوار انداز میں کہا صیحون کے کام سے انصاف کیا جائے -

اس کے بعد چھوٹے ڈوئی (ڈوئی کے بیٹے) نے ہوا میں مکا لہرایا اور کہا کہ میں کچھ ''جھوٹ'' بتانا چاہتا ہوں جسے تفنن طبع کے طور پر جانا گیا - پھر باپ اور بیٹا سٹیج پر آ کر غصے سے چلائے تا کہ لوگ خاموش رہیں -

ڈوئی نے صبح کی مجلس میں بتایا کہ پچاس افراد نے خطوط میں اسے جان سے مار دینے کی دھمکی دی ہے - ان خطوط میں ''پیغمبر'' نے باور کرانا چاہا کہ اسے درجن بھر مختلف طریقوں سے ہلاک کرنے کی دھمکیاں ہیں جن میں خنجر سے مارنے اور بم سے اڑا دینے کے بارے میں لکھا ہے -

''اچھا میں اب سمجھا'' ڈوئی نے مکان کے مرکزی حصے کی طرف اشارہ کر کے کہا جس میں تقریباً دو سو افراد موجود تھے - ''تم یہاں جیب میں پستول ڈال کر مجھے مارنے آئے ہو'' لیکن تم نے میری طلسماتی آواز سُن کر افسوس کرنا شروع کر دیا ہے'' ہر آدمی نے اپنی گردن کو اوپر اٹھا کر اس توقع سے دیکھنا شروع کیا کہ وہ بدنظمی پھیلانے والا کہاں ہے لیکن وہاں کسی پر الزام نہ لگایا جا سکا - بعد دوپہر کی عبادت کو چند ایک لوگ شریک ہوئے (نیویارک ٹائمز ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۳ New York Times)

ڈوئی کے ہتھکنڈے

نیویارک ٹائمز کے ایڈیٹر کے نام مارک میرن Mark Marion کا مراسلہ درج ذیل ہے:-

اس معاشرے میں اگر کوئی شخص یہ خواہش رکھتا ہے کہ ڈوئی مسلک کے لیڈر اس کا پرتپاک طریقے سے استقبال کریں۔ اسے صرف یہ بتانا ہو کہ وہ صیحون میں قطعات اراضی کے خریدنے کا سوچ رہا ہے۔ لیکن کوئی شہری جو اس قوم سے تعلق رکھتا ہے (جو کسی ایمانی حرارت کا حامل ہے) جسے ذرا بھر انسانیت کا احساس ہے وہ ان افراد کے درمیان کس طرح رہنے کی جرات کر سکتا ہے جس پر شیاطینِ مجسم کا غلبہ ہو اور الیاس کی گالی گلوچ ناقابل فہم ہے۔

مجھے کل صیحون کے ایک لیڈر نے بتایا کہ صیحون میں جو کوئی رہائش پذیر ہے اسے اپنے منافع اور آمدنی پر پانچ فیصد ادا کرنا ہو گا اس صدی کا چیمپئن فقیر Fakir ہے) یہ بطور تاوان ہو گا کیونکہ اس نے بتسمہ دینے والے آقا سے دھوکہ کیا ہے۔ وہ اسے دس فیصد دینا چاہتے تھے لیکن وہ پانچ فیصد پر مطمئن ہو گیا۔

روئے زمین پر ہزار مکینوں کی ایک ایسی بھی نہایت باخبر قوم ہے جو اپنی مرضی سے چندہ دیتی ہے اسے جو ایک بے ہودہ ادھم مچانے والا ہے اور اس کی شرح ۱/۲۰ سالانہ کے حساب سے ہے۔ میں صرف ایک مثال سے اس کی وضاحت کروں گا کہ کن ہتھکنڈوں سے ڈوئی لوگوں سے سلوک کر رہا ہے۔ یہ میڈیسن سکوائر گارڈن میں سوموار کی صبح کا واقعہ ہے۔ ڈوئی نے کہا ''میں اب لوگوں سے تعارف کراتا ہوں'' زائن (صیحون) کی اراضی کے منیجر اور انوسٹمنٹ کمپنی کے منیجر جوڈ "Judd" پیٹر "Peters" آگے آئیں۔ ڈوئی نے حکم دیا یہ افراد جن کا حوالہ دیا گیا ہے نمودار ہوئے اور آہستہ آہستہ پلیٹ فارم کی طرف بڑھے۔ وقار سے چلو ''پیغمبر'' ان پر گر جا اور وہ Cash Boy کی طرح چھلانگ لگا کر بڑی مسکینی سے اس کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے تو ڈوئی نے ان سے سوالات کئے۔ پچھلی اتوار اس نے (صیحون) زائن سٹی بنک کے صدر کو پیغام دے کر گارڈن کے دوسرے سرے پر بھیجا کہ وہ محافظوں کو حکم دے کہ چند خالی سیٹوں کو پُر کریں۔ اس شہر میں کون ہو گا جو اس کی پرواہ کرے کہ وہ اس جیسے بے ڈول شخص کے ساتھ زندہ رہے؟ (نیویارک ٹائمز ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۳ء New York Times)

ڈاکٹر ڈوئی کا حضرت احمدؑ کے چیلنج پر ردعمل

ڈاکٹر ڈوئی کو متعدد بار اس کے چیلوں کے ذریعہ حضرت احمدؑ کے چیلنج کا جواب دینے کے لیے کہا گیا لیکن اس نے جواب دینے سے پہلوتہی کی۔ اگرچہ وہ اس سے بخوبی آگاہ تھا کہ ان حالات میں دعا ہی وہ ذریعہ ہے جس سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر جب وہ اوک لینڈ "Oakland California" آیا تو ۱۸۸۹ء میں کیلیفورنیا "California" کے پادریوں سے اس کا مقابلہ ہوا۔ رول وکس ہاولین "Rolvix Haron" اس بارے میں لکھتا ہے:-

۲۷ جنوری ۱۸۸۹ء کو ''فیرسٹ بیپٹسٹ چرچ آف اوک لینڈ'' "First Baptist Church of Oakland" میں ڈوئی نے ریورڈ ڈاکٹر چیمپین "Rev. Dr. E.C. Champman" اور اوک لینڈ کے پادریوں کی یونین "Oakland Pastors Union" کے حملے کا جواب دیا تھا۔ اپنے جواب کے آغاز میں ڈاکٹر ڈوئی نے کہا تھا کہ ''ہم اپنا تمام معاملہ

خدا تعالیٰ کے حضور بذریعہ دعا پیش کریں گے۔ کہ ہم اس سے اس خوبصورت انداز میں مکالمہ ومخاطبہ کی روح رکھتے ہیں اور پُر امید ہیں کہ ہم اس (خدا تعالیٰ) کی موجودگی آج یہاں اپنے درمیان محسوس کریں گے۔ آؤ ہم اس دعا کے جواب کا انتظار کریں'' (صفحہ ۸۶)

ڈوئی کے چیلوں کے مسلسل اصرار پر کہ وہ حضرت احمدؑ کا جواب دے۔ ڈوئی نے اپنے اخبار ''لیوز آف ہیلنگ'' "Leaves of Healing" پر درج کیا:۔

''ہندوستان میں ایک محمدی مسیح ہے وہ مجھے مسلسل لکھتا ہے کہ حضرت مسیح کشمیر میں مدفون ہیں۔ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں اس کا کوئی مناسب جواب کیوں نہیں دیتا؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان مکھیوں اور مچھروں کا جوب دوں؟ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھ دوں تو میں انہیں مار دوں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں انہیں موقعہ دیتا ہوں کہ وہ اڑ جائیں اور زندہ رہیں۔''

(لیوز آف ہیلنگ ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۳ء "Leaves of Healing")

حضرت احمدؑ کے چیلنج کا اعادہ

''یہ بات ذہن نشین رہے کہ ڈاکٹر ڈوئی نے نہ تو میرے ستمبر ۱۹۰۲ء کے چیلنج کا جواب دیا ہے اور نہ ہی اس کا ذکر اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ میں کیا ہے۔ میں اپنے چیلنج کے جواب کے لیے آج کے دن سے (جو ۲۳ر اگست ۱۹۰۳ء) سات ماہ تک انتظار کروں گا۔ اگر وہ اس عرصے میں چیلنج کو قبول کر لیتا ہے اور ان شرائط کو پورا کرتا ہے جن کو میں شائع کر چکا ہوں اور اس بارے میں اپنے اخبار میں اعلان کرتا ہے تو دنیا اس مقابلے کا انجام دیکھے گی۔ میری عمر چھیاسٹھ (۶۶) سال ہے جب کہ ڈوئی ابھی پچپن (۵۵) سال کا ہے۔ میری نسبت ڈوئی ابھی جوان ہے۔ تمام معاملہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو زمین وآسمان کا آقا ہے اور احکم الحاکمین ہے اور اس کو وہ اس کے سچے حقدار ومدعی کے حق میں فیصلہ کرے گا۔ لیکن اگر ڈوئی میں اس قدر بھی جرات نہیں ہے کہ وہ اس مقابلے میں میرے سامنے آسکے تو دونوں براعظم گواہ رہیں کہ میں اپنے چیلنج کی فتح کا دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہوں گا اگر وہ میری زندگی ہی میں فوت ہو جاتا ہے۔ اگر وہ چیلنج قبول کرتا ہے۔ ڈوئی کے دعاوی کا فیصلہ ہو جائے گا اگر وہ موت سے فرار ہونے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور ہی لگا لے جو اس کی منتظر ہے۔ تاہم اس کا چیلنج سے فرار بھی موت سے کم نہیں ہوگا جو اس کی منتظر ہے اور تباہی اسے صیحون میں آلے گی تو اسے یا تو قبول کرنے کے عواقب ونتائج کا سامنا ہوگا یا اس کا انکار کر دینا ہوگا''

ڈاکٹر ڈوئی نے اس کی طرف توجہ نہ دی اور اپنے شب وروز کے دھندے جاری رکھے اور اپنے نیویارک کے شاندار سفر کی تیاری شروع کر دی اس امید کے ساتھ کہ وہ ہزاروں نیویارک والوں کو اپنے چرچ میں شامل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ ان تیاریوں میں دس ماہ کا عرصہ لگا۔ جو ایک ماہرین کی جماعت نے انتہائی احتیاط اور توجہ سے منصوبہ بندی کر رکھی تھی۔ یہ ڈوئی کا خواب تھا کہ وہ نیویارک میں کامیاب ہوگا اور اسے ایک دوسرا صیحون بنا دے گا۔ اخباروں نے ان کوششوں کو اپنے کالموں میں شہ سرخیوں سے جگہ دی۔ ایسی ہی خبروں کے تراشے گذشتہ صفحات میں پیش کیے جا چکے ہیں۔

ڈوئی کا سفر نیو یارک

ڈوئی کے نیو یارک کے لئے تیاریوں کی مختلف مصنفین کی بیان کردہ تفصیل

آرتھر نیو کومب "Arthor New Comb" اپنی کتاب "Dowie, Anointed of The Lord" میں لکھتا ہے:-

''صیحون کے پرنٹنگ اور پبلشنگ ہاؤس کی عمارت ریل روڈ سٹیشن سے چند سو گز کے فاصلے پر مشرقی سمت بنائی گئی ہے نے دس لاکھ رنگین کارڈوں کو چھاپنا شروع کر دیا ہے جن پر لکھا ہے-'' کامل انسان کا شکار- مسیح دروازے پر دستک دے رہا ہے'' "Holman Hunt's - Christ Knoking at the Door" اس کارڈ کی پشت پر میڈیسن سکوائر گارڈن کے جلسے میں شمولیت کی دعوت تھی جو ڈوئی کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی- یہ کارڈ نیو یارک میں ''زائن ریسٹوریشن ہوسٹ'' "Zion Restoration Host" کی طرف سے تقسیم کے لئے تھے- تمام موسم گرما ''زائن ریسٹوریشن ہوسٹ'' نے تمام دنیا میں پھر کر لوگوں کو تحریک کی کہ وہ نیو یارک چلیں اور اپنی ٹکٹوں کی ادائیگی شروع کر دی- اس سفر کوچ (مائیگریشن) کی اشتہار بازی اس قدر وسیع پیمانے پر تھی کہ ڈاکٹر ڈوئی ریل روڈ کمپنیوں کو چاپلوسی سے اینٹھ لینے میں یہاں تک کامیاب ہو گیا کہ وہ ایک شخص کے آنے جانے کا کرایہ پندرہ ڈالر مقرر کرنے پر تیار ہو گئے-'' (صفحہ ۲۴۳)

رول وکس ہارلین Rolvix Harlaon ڈوئی پر اپنے مقالہ مطبوعہ ۱۹۰۶ء میں لکھتا ہے:-

''ڈوئی کہتا ہے: میں تمہیں ایک مثال بیان کرتا ہوں- یہ تین ہزار زائن ریسٹوریشن ہوسٹ بڑی احتیاط سے سفر نیو یارک کے لیے تیار کیے گئے تھے- میرے پاس نیو یارک کا ایک نقشہ اس کمرے کی دیواروں کے برابر اونچا تھا- میں نے اسے صیحون میں اپنے گھر شیلو ٹیبرنیکل "Shiloh Tabernacle" میں اپنے کمرے میں لٹکا رکھا تھا- اس پر ریلوے نیو یارک بشمول بروکلین "Brooklyn" اور گلیوں اور کاروں کی لائنوں کے نشان لگا رکھے تھے- پھر ہم نے اپنے آدمیوں کو سفر میں تربیت دی- وہ نے شکاگو کے طول و عرض میں ہر گھر تقریباً آٹھ مرتبہ گئے- اپنی تربیت میں ہم انہیں کیپٹن آف ٹن اس پر کپتان کہتے ہیں اور انہیں بتاتے ہیں انہوں نے کسی ضلع میں کس طرح پہنچنا اور کام کرنا ہے- اور وضاحت کرتی ہے کہ وہ اس ضلع سے ہمارے صدر مقام (ہیڈ کوارٹر) میڈیسن سکوائر گارڈن میں کس طرح پہنچے گا- نتیجہ یہ تھا کہ چودہ دنوں میں ہمارے ان تین ہزار اور شاید اک ہزار مزید نے نیو یارک سے بھی شمولیت کر لی- انہوں نے نیو یارک کا ہر گھر، دوکان، کاروباری مرکز اور نیو یارک کا ہر کونہ چھان مارا اور انہیں بیالیس لاکھ (۴،۲۰۰،۰۰۰) چھوٹے مطبوعہ پیغامات دیئے جن پر مسیح کے مہربان و ملائم الفاظ ''خدا اس گھر کو برکت دے'' "Peace be to this House" لکھے تھے-'' (صفحہ ۱۰۳-۱۰۴)

ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کا نیو یارک کا سفر منتہائے زوال ثابت ہوا

آرتھر نیو کومب "Arthor New Comb" کا ڈوئی کے منتہائے زوال پر بیان:-

''اکتوبر میں ایک اتوار بعد دوپہر جب میڈیسن سکوائر گارڈن کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جب ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی نے

سٹریٹ، ۲۷- سٹریٹ اور یہاں تک کہ میڈیسن سکوائر کے
نیو یارک میں اپنا پہلا وعظ دیا- میڈیسن ایونیو کے باہر، ۲۶-
بجتا رہا اس دوران جب
کونوں کھدروں میں ہزاروں لوگ تھے- پلیٹ فارم کے پیچھے گیلری میں زائن سٹی بینڈ موجود تھا- بینڈ
لوگ اپنی سیٹوں پر بیٹھتے رہے- پلیٹ فارم کے پیچھے ناچنے گانے والوں کی منڈل سے بھرنی شروع ہو گئی تو پچاس سازندوں
نے موسیقی میں شمولیت کی- آواز بڑھتی گئی یہاں تک کہ نقطہ عروج پر پہنچ گئی جس نے نامعقول ہجوم کو بھی ہلا کے رکھ دیا-
''مسیح'' کی طرف سے ''حمد خدا کے نغمے'' نے ہجوم کے اکثر لوگوں کو اپنی سیٹوں سے اٹھ کھڑے ہونے پر مجبور کر دیا- اس
موسیقی میں جوش و جذبے کو اکسانے والی کوئی نیم پختہ فنی خرابی تھی جو آواز کے معیار اور گونج کی حد کا غلط امتزاج تھا- اکثر
سامعین چاہتے تھے کہ کوئی استاد فن اس ڈگمگاتی فضا کو قابو کرے- اس پُر اسرار جادو کا ایک یقینی وار یہ ہوا جو اپنے ساتھ
بہالے گیا.......... آواز آنی بند ہو گئی، باجے گڑگڑائے اور چپ ہو گئے- سامعین اکتا چکے تھے- اب بے خبر اور آرام سے
بیٹھے ڈوئی کا وقت آ گیا تھا- وہ اپنی زندگی کے نازک لمحے میں پہنچ چکا تھا- اب تک جو گزر چکا تھا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس
نے اسے اس مرحلے تک پہنچایا ہے- جب وہ کھڑا ہوا تو جہان حاضرین کی ہمہ تن گوش اس کا پیغام سننے کو بے قرار تھے-

ہاں! یہی الیگزینڈر ڈوئی کا لمحہ زوال کا عروج تھا-

وہ کھڑا ہوا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتا وسیع پلیٹ فارم پر چلا- شخصیت کے سحر سے اس کا پانچ فٹ چار انچ قد چھ فٹ سے
بلند معلوم ہو رہا تھا- اس نے بولنا شروع کیا- وہ عجیب نشے میں چور، ناگوار اور لڑکھڑاتی ہوئی آواز خاموشی میں گونجی- اس
کے ساتھ اور اس اکیلی آواز کے ساتھ اس نے صیحون تعمیر کیا تھا اور اپنی فتح کا منصوبہ بنایا تھا-

اب یہ آواز موقع اور وقت کے بسیط غار میں چکرائی لیکن گم ہو گئی- اس بارے میں کوئی غلطی سرزد نہ ہوئی- اس کے
سامنے ہی سب کچھ ہوا اور وہ دیکھتا رہا- کوئی غیر محسوس و نا معلوم بھید کھول دینے والی حرکات سرزد ہوئیں- اس نے دیکھا کہ
وہ سامعین جو چشم براہ اور ہمہ تن گوش تھے بکھرنے شروع ہو گئے-

اس نے بڑے ہی اضطراب اور غیظ و غضب کی حالت میں اپنی پوری قوت کے ساتھ، اور پوری آواز سے کوشش کی لیکن
سب بے سود ثابت ہوا- وہ آواز جس نے شکاگو آڈیٹوریم، شکاگو کلوزیم، شیوہ ٹیمر نکل بھر دیا تھا اور ان سامعین سے بھی زیادہ
تعداد میں لوگ جو باہر کھڑے تھے ان تک پہنچی تھی- وہ اب اتنی بے اثر تھی بھینسے کی گرج اور شیر کی چنگھاڑ- اب وہ سخت کوشش کر
رہا تھا اور آواز مرکھپ چکی تھی- اس نے کوشش کی کہ اسے سنا جائے- اس کے اپنے آدمی نہایت خوش تھے- ان کے لیے وہ سب
درست تھا جو اس نے کیا تھا- دور کی گیلریوں سے لوگ باہر نکل گئے تھے- دوسرے لوگوں نے باغ کے پچھواڑے سے ان کے
ساتھ آن ملے تھے- شکست خوردہ مناد چلایا ''بیٹھ جاؤ'' وہ پلیٹ فارم کے آرپار بھاگ رہا تھا اور ایسے لگتا تھا جیسے چھوٹے قد کا
اصیل مرغ غصے میں ادھر ادھر غیظ و غضب میں بھاگ رہا ہو- ''کوئی جانے نہ پائے'' ''محافظو! دروازے بند کر دو اور کسی کو باہر نہ
جانے دو'' کسی نے قہقہہ لگایا تو بہت سے قہقہے اور بلند ہوئے پھر ہزاروں ہزار لوگوں نے قہقہے لگائے اور اس خروج و کوچ میں
شامل ہو گئے-'' (صفحہ ۲۵۳، ۲۵۴)

DOWIE IS DEPOSED AND BECOME IN VACID

ڈوئی کو معزول کر دیا گیا اور وہ معذور ہو گیا

افسردہ خاطر ڈوئی نکال دیا گیا صیحون کا نیا لیڈر

''پیغمبر'' پر مکاری اور تعدد ازدواج کے الزامات

جان الیگزنڈر ڈوئی سربراہ ''کرسچین کیتھولک چرچ آف زائن'' کو بطور ایک مذہبی لیڈر کے معزول کر دیا گیا - اسے چرچ کی ممبری سے معطل کیا گیا ہے جس کی اس نے بنیاد رکھی تھی - ڈوئی کو صیحون شہر میں تمام دنیوی املاک سے محروم کر دیا گیا ہے - اس طرح اس کے چرچ کے گھر سے بھی - اسے خبردار کر دیا گیا ہے کہ وہ ان امور کو خاموشی سے قبول کرے ایسا نہ ہو کہ اس پر اس سے بھی زیادہ سنگین حالات وارد ہو جائیں -

ڈوئی کی سربراہی کے خلاف بغاوت کے متحرک آثار کل دیکھے گئے - جب نگران والیوا "Voliva" جو ڈوئی کی طرف سے چرچ کے ناظم ہوں گے جب کہ وہ جمیکا "Jamaica" اور میکسیکو "Mexico" میں زیر علاج ہوں گے - والیوا نے اعلان کیا ہے کہ وہ ڈوئی کے کسی حکم کی تعمیل نہیں کرے گا - کیونکہ اس نے چرچ کے معاملات میں شدید بدانتظامی کا ثبوت دیا ہے - ڈوئی کے بیٹے اور بیوی بھی والیوا کی حمایت کے لیے رضامند ہو گئے ہیں -

بزعم خود ''الیاس ثانی'' کو تخت و تاج سے محروم کرنیکی پہلی تحریک آج علی الصبح نگران والیوا نے اٹھائی - والیوا کی طرف سے اختیار دیا گیا ہے چرچ کے بہت سے افسران کی شراکت کے ساتھ والیوا جلدی ہی واکیگن "Waukegan" جو لیک کاؤنٹی کی کاؤنٹی سیٹ ہے چلے گئے - اسی کاؤنٹی میں صیحون (زائن) واقع ہے - وہاں پر آپ نے ایک اقرار نامہ دیا جس کے تحت صیحون میں ڈوئی کی تمام جائیداد الیگزنڈر گرینگر "Alexander Granger" کے نام منتقل کر دی ہے - اسی طرح آپ نے ایک درخواست معاہدہ طے کیا جس کے تحت ڈوئی کی تمام ذاتی ملکیت ڈیکن گرینگر "Deacon Granger" کے نام منتقل کر دی ہے - بشمول گھوڑے، گاڑیاں، کتابیں یہاں تک کہ بستر بھی -

اس دن بعد میں یہ سب کچھ گرینگر نے والیوا کے نام منتقل کر دیا - اور رات کو ڈوئی کا مقرر کردہ نگران نہ صرف چرچ کا سربراہ تھا بلکہ اس کی تمام جائیداد کا بھی حامل تھا -

درج ذیل پیغام ڈوئی کو بھجوایا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ :-

ٹیلی گرام موصول ہوئی - عملی طور پر تمام سن سنناٹی "Cincinnati" کے نمائندے ڈورسا "Dorsa" میں والیوا کے

ایڈمنسٹریٹر (نگران) ہیں۔ سپائسر (Spicer) کو بحال کیا جاتا اور گرینگر کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ پُرزور طریقے سے احتجاج کیا جاتا ہے تمہاری فضول خرچی، مکاری، دھوکہ دہی، تعلی، ظلم اور ناانصافی کے خلاف تمہیں تمہارے عہدے اور ممبرشپ سے بذریعہ ہذا برخواست کیا جاتا ہے بوجہ تعلیمات کثرت ازدواج اور دوسرے سنگین الزامات کے۔ دیکھو مکتوب...... خاموشی سے فارغ ہو جاؤ۔ مزید مداخلت مکمل حالات کا طشت از بام، بغاوت اور قانونی کارروائی کو جلد سامنے لے آئے گی۔

تمہارا بیان بے حد گراں قدر مالی معاملات میں نظر رکھنے کا دعویٰ انتہائی بے وقوفی ہے۔ جو تمہاری ہزاروں قابل شرم بدانتظامیوں کے وجہ سے سرزد ہوئے۔ صیحون اور اس کے قرض خواہوں کا تحفظ ہر قیمت پر کیا جائے گا۔

تعدد ازدواج کی تعلیمات جن کا پیغام میں ذکر کیا گیا ہے۔ نگران والیوا نے کہا یہ تعلیمات عام نہ ہوئیں بلکہ ان کا وقوع نجی زندگی میں ہوا۔

وہ تمام جواب زائن سٹی چرچ کے انتظامات میں نمایاں ہیں ماسوائے والیوا کے وہ آدمی ہیں جن سے ماضی میں ڈوئی لڑ چکا ہے۔ اس نے ڈیکسن سپائسر کو چرچ کے تمام عہدوں سے برخواست کیا اور مجبور کیا کہ وہ صیحون شہر چھوڑ جائے۔

چرچ کے افسروں کا یہ عام خیال ہے کہ معزول لیڈر اپنی کھوئی ہوئی طاقت حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرے گا۔ اگر یہ ہوتا ہے تو معاملہ عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

میکسیکو "Mexico" میں ڈوئی کے منصوبے کے مطابق کالونی بنانے کو ترک کر دیا جائے گا۔ ڈوئی کو میکسیکو میں رہائش رکھنے کے لیے مناسب الاؤنس دیا جائے گا۔ اگر وہ ایسا چاہے گا یا چرچ کے نئے افسران کو وہ ملے اگر بطور ایک مشترکہ شہری کے اس کا انتخاب واپسی کے لیے ہو جاتا ہے اور صیحون میں رہائش اختیار کرتا ہے تو فوجداری قانون کے تحت ڈوئی کے خلاف مقدمہ قائم نہیں کیا جائے گا ان الزامات پر کہ ڈوئی نے رقوم کا ضیاع کیا ہے۔ اور نہ ہی کوئی دیوانی مقدمہ قائم کیا جائے گا کہ اس نے جو رقم خرچ کی ہے اس کی واپسی کروائی جائے اگر معزول لیڈر کو فساد ہی برپا کرنا ہے۔ کہا جاتا ہے اس کا بیٹا گلیڈ سٹون Glad Stone Dowie اس بات پر تیار ہے کہ حیران کن انکشافات کرے۔

(نیویارک ڈیلی ٹریبون ۳ر اپریل ۱۹۰۶ء NEW YORK DAILY TRIBUNE)

ڈوئی کو صیحون سے نکال دیا گیا بیوی اور بیٹا بھی نئے لیڈر سے جا ملے

شکاگو۔ یکم اپریل۔ آج صیحون شہر میں کرسچین کیتھولک چرچ کے پانچ ہزار حمایتیوں نے ایک جلسہ عام کیا۔ (الیگزنڈر ڈوئی اس تحریک کا بانی مبانی ہے) انہوں نے ڈوئی کی حاکمیت سے قطع تعلقی کا اعلان کر دیا اور ولبر گلن والیوا (جو کچھ عرصہ تک چرچ کے امور کو چلاتے رہے ہیں) کا الیگزنڈر ڈوئی کی بجائے انتخاب کر لیا۔ مسز ڈوئی نے بھی اپنے شوہر سے قطع تعلقی کر لی اور ان کے بیٹے گلیڈ سٹون ڈوئی نے اپنی والدہ کے ساتھ (قرعہ) کی پرچی نئے راہنما ''والیوا'' کے حق میں ڈالی۔

(نیویارک ڈیلی ٹریبون ۳ر اپریل ۱۹۰۶ء)

صیحون کے دیوالیے کا متولّی

ڈوئی کے حامیوں کی پیش بندی - نکالے جانے کے خلاف لڑائی مارکٹائی کی دھمکی

شکاگو ۴ر اپریل - صیحون شہر کے نگران نے آج یہ فیصلہ کیا کہ جان الیگزینڈر ڈوئی کی میکسیکو سے امکانی واپسی کے پیش نظر اور اس کے اعلان کردہ ارادے کہ وہ اسے موقوف کرنے والوں کے ساتھ لڑائی کرے گا - موجودہ نگران کو چرچ کا زائن اس سے منسوب تمام جائیداد کا متولی بنا دیا جائے گا -

صیحون (زائن) شہر کے افسران نے یقین دہانی کرائی کہ اگر ڈوئی واپس آتا ہے اور چرچ کے موجودہ افسران کے خلاف قانونی کارروائی کرتا ہے یا انہیں نکالنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس کے گرفتاری عمل میں لائیں گے اور اس پر مالی وسائل (فنڈز) کی خرد برد کا مقدمہ چلائیں گے -

والیوا جو ڈوئی کی طرف سے اختیار عام رکھتا ہے نے لیک کونٹی کے کنٹری ریکارڈر کے دفتر میں ایک مقدمہ درج کرایا ہے کہ ڈیکن الیگزنڈر گرینگر Decon Alexander Granger کو وہ تمام سالانہ وظائف، اور ترکہ جات جو ڈوئی کو دیئے گئے تھے ابھی تک ادا نہیں کئے گئے -

آج الیگزنڈر گرنیگر کو ڈوئی کی طرف سے ایک پیغام موصول ہوا ہے جو درج ذیل ہے -

''تمہیں جنرل فنانشل منیجر اور دیگر تمام عہدوں سے فارغ کیا جاتا ہے - میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں کہ اگر تم نے کوئی اختیار بطور فنانشل منیجر استعمال کیا تو وہ ایک مجرمانہ فعل ہوگا -

صیحون ہنگاموں کی نذر ہوگیا

وہ بے اطمینانی اور گھٹن جو جان الیگزینڈر ڈوئی سے معاشرے میں کئی ماہ سے اندر ہی اندر سلگ رہی تھی - پچھلے ہفتے شعلوں میں بھڑک اٹھی - اس عجیب وغریب مذہبی مسلک (جو کرسچین کیتھولک چرچ آف زائن کہلاتا ہے) کا قائد شروع ہی سے خودسر اور مطلق العنان واقع ہوا ہے - اس نے اپنی طاقت کا رعب جمانے کے لئے مختلف پُر اثر ہتھکنڈوں کا استعمال بڑی مہارت سے کیا ہے اور مفید مطلب لوگوں کو اپنے اردگرد جمع کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے - دعویٰ ''قوت شفا'' اور عبادات کی ادائیگی کے اوقات کی پابندی، مذہبی رسوم کی ادائیگی کا مفصل احوال اور بے تکلفانہ انداز میں ان کی تجدید نو، بہت بڑے صنعتی منصوبے لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ تمام اختیارات اس کی ذات تک محدود رہیں، روزوں کی پابندی، شراب نوشی سے اجتناب اور ہوائے نفس پر قابو، غرض اس نے ایک پیچیدہ نظام بنایا جس کے تحت اختیار اعلیٰ اس کی ذات تک محدود رہے - اس طرح اس نے ''الی نائس'' (Illinois) میں ایک شہر بنا لیا ہے اور اپنے لئے وہ مقام بنایا ہے جو ایک فوجی جنرل، ایک پادریوں کے سردار، ایک مذہبی پیغمبر، ایک معجزے دکھانے والے، ایک قسمت کا حال بتانے والے اور کارپوریشن کے مدار المہام کا ہوتا ہے - اس مطلق العنان کی موجودہ مشکلات کی وجہ مالی بدمعاملگیاں ہیں - اس میں اضافہ

اس کی جسمانی معذوری ہے۔ جس نے اس کے پیروکاروں کے ایمان کو دھچکا پہنچایا ہے۔ جو اس بات پر اندھا یقین رکھتے تھے کہ وہ بیماریوں کی شفا کی طاقت رکھتا ہے۔ اسی طرح اس کے زیردستوں کے شکوک وشبہات ہیں کہ وہ تعداد ازدواج کی طرف مائل ہے۔

اخبارات میں متضاد خبروں سے کم ازکم یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ (یعنی ڈوئی) اپنی بیوی اور لڑکے سے الگ ہو چکا ہے۔ اور طلاق کی کارروائی ہو چکی ہے یا شروع ہونے والی ہے۔ مذہبی اتحاد واخوت رکھنے والوں کی ہمدردیاں اس کی بیوی کے ساتھ ہیں۔ اس کا نائب جسے اس کی عارضی غیر حاضری میں اس کی طرف سے جائیداد اور فرقہ کے بارے میں کل اختیارات سونپے گئے تھے۔ اُس نے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے صیحون کی جائیداد کی دستاویزی تحریر ایک دوسرے آدمی کو دے دی ہے۔ نئے لیڈر کی طرف سے ڈوئی کو اطلاع بھجوائی گئی ہے کہ اسے اس کے منصب سے معطل کیا جاتا ہے۔ یہ کہنا ناممکن ہے کہ جب ڈوئی صیحون پہنچے گا تو وہ کیا کر سکے گا۔ ڈوئی زندگی کی دوڑ دھوپ میں دوسرے نازک مواقع پر بہت بڑی مشکلات سے محفوظ رہنے میں کامیاب ہوا ہے لیکن اب وہ اپنے معتمدین خاص یہاں تک کہ بیوی اور لڑکے کے ہاتھوں جو اس پر بڑی تلخی سے حملہ آور ہیں۔ اب وہ اس حالت میں ہے کہ اس کا نتیجہ صرف یہ نکلتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ریٹائر کر لے یا اپنی قائم کی ہوئی برادری کو توڑ دے۔ ڈوئی کی موجودہ حالت یہ حقیقت واضح کرتی ہے کہ ضعیف الاعتقادی میں بھی کچھ عوامل ہوتے ہیں تو آخر کار تباہی وبربادی پر منتج ہوتے ہیں۔ (دی آؤٹ لک۔ دی ویک ۱۴/اپریل ۱۹۰۶ء)

ڈوئی، بیوی، بیٹے اور باپ کو معاف کئے بغیر مر گیا

ڈوئی کی زندگی کی حیران کن ناکامیوں اور شکست کی سالوں پر محیط داستان

جان الیگزنڈر ڈوئی کی موت دورِ حاضر کی ایک قابل دید اور غیر معمولی زندگی کا خاتمہ ہے۔ شاندار فتوحات اور المناک ناکامیوں نے اس کی زندگی کو کھوکھلا کر دیا۔

ذیل میں چند غیر معمولی احوال وآثار اور ناکامیاں دی جاتی ہیں جو ڈوئی کی زندگی میں واقع ہوئیں۔

- ☆ اس نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی لیکن اس کا حقہ پانی بند کر دیا گیا
- ☆ اس نے ایک شہر بسایا لیکن اسے اس سے جلاوطن کر دیا گیا۔
- ☆ اس نے لاکھوں کی دولت کا ڈھیر لگا دیا لیکن کنگال ہو گیا
- ☆ اس نے والیوا کو ایک بڑی طاقت پر بٹھایا لیکن والیوا نے اسے تباہ وبرباد کر دیا۔
- ☆ اس نے ہزاروں کو اپنی طرف کھینچا جو اس کی پرستش کرتے تھے۔ لیکن وہ اس حالت میں مرا کہ سب اس کا ساتھ چھوڑ گئے سوائے چند وفاداروں کے۔

(شکاگو ایوننگ امریکن ۹/ مارچ ۱۹۰۷ء)

COVER OF HAZRAT AHMAD'S SUCCES IN THE PRAYER DUEL, AFTER DOWIE'S DEATH

ڈوئی کی موت کے بعد دعا کے مقابلہ میں حضرت احمد کی کامیابی کی اخبارات میں دھوم

ڈوئی اس شہر میں مرگیا جسے اس نے بسایا تھا۔ نہ بیوی اور نہ ہی بیٹا اس کے قریب تھے۔ موت کے قریب تعریف کے گیت بڑبڑائے۔ والیوا اور جانشین نے اعلان کیا کہ ڈوئی کی موت سے صیحون کے مستقبل پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

شکاگو۔ ۹ مارچ آج صبح سات بج کر ۴۰ منٹ پر جان الیگزینڈر ڈوئی اپنی رہائش گاہ ''شیلوہ ہاؤس'' واقع صیحون میں فوت ہوگیا۔ آنجہانی کرسچین کیتھولک اپاسٹولک چرچ کے بانی تھے۔ اس فرقہ کے لوگ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ڈوئی کی وفات بے ہوشی کے دوران میں واقع ہوگئی۔

یہ انجام غیر متوقع تھا۔ کئی گھنٹوں سے (یہ لیڈر جسے ماسوائے چند وفادار پیروکاروں کے سب نے چھوڑ دیا تھا) نبض آہستہ آہستہ ڈوب رہی تھی۔ فالج، استسقاء کی پیچیدگیاں اور دوسری امراض موت کا باعث بنیں۔ آخری وقت میں اس کے پاس کوئی رشتہ دار نہیں تھا۔ تین ماہ قبل جب وہ اس سے ملنے آئے تو دھتکارے گئے تھے۔ جب وقت موت آیا تو نہ اس کی بیوی جین اور نہ ہی اس کا بیٹا گلیڈسٹون بستر مرگ کے پاس تھے۔

بیگم ڈوئی اور اس کا بیٹا آج رات گئے پہنچے۔ بن میکڈل جومشی گن میں ان کا گھر ہے۔ اس دولت کی باقیات میں سے ہے جس پر ڈوئی کا قبضہ تھا جس کا اندازہ لاکھوں میں ہے۔

ڈوئی کی موت کے تھوڑی دیر بعد شیلوہ ہاؤس (بمعہ آرائش وزیبائش) پر جانشین جان سی ہارلطے نے یونائیٹڈ سٹیٹ کی عدالت کے نام پر صیحون شہر کے قرض خواہوں کے مفاد میں قبضہ کرلیا۔ مکان کی قیمت پچاس ہزار ڈالر اور آرائش کی قیمت اسی ہزار ڈالر لگائی گئی ہے۔ اب ان کمروں کا انتظام نگران کے پاس ہے جہاں ڈوئی کی لاش پڑی ہے۔

جنرل اور سیر ولبرن گلن والیوا جو ڈوئی کا جانشین اور چرچ کا سربراہ ہے نے صیحون شہر کے مستقبل کے بارے میں اعلان کیا کہ ڈوئی کی وفات سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ نگران نے بھی یہی اعلان کیا ہے۔

چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ گاہے گاہے مرنے والے کے ہونٹوں پر سرسرائے۔ جس کا زرد چہرہ جو سکڑا ہوا تھا اور دبلا اور لاغر تھا زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ اس نے بیماری سے ایک لمبی ناکام جنگ لڑی ہے۔ ڈوئی کی عمر ساٹھ سال تھی۔ اس پُر شور زندگی میں ایک صدی کا تجربہ تھا اور بظاہر ماہ و سال کا پیمانہ اس پر اتر آیا تھا.........'' (نیویارک ٹائمز سنڈے ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء)

مسیح ہندوستان میں

قادیان (گورداسپور) ہندوستان سے ہمیں ایک پمفلٹ موصول ہوا ہے جو ہمارے گزٹ (اخبار) کے نام ہے۔ جس کا عنوان ہے ''ڈوئی کی موت ایک خدائی فیصلہ'' یا ایک شاندار پیش گوئی کا ظہور'' ہمارے اخبار (گزٹ) کی ہندوستان میں کھپت کوئی زیادہ نہیں ہے۔ لیکن اس پمفلٹ کی وصولی ہمارے لئے ایک حیرانی تھی۔ جو اس پمفلٹ کے مندرجات دیکھ کر اور بڑھ گئی۔ اس پمفلٹ کا موضوع قادیان سے چھپنے والے ''ریویو آف ریلیجنز'' کا اقتباس ہے جو محمڈن اعتقاد کی دلچسپی کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس کا مقصود مرزا غلام احمد صاحب جو اپنے آپ کو مسیح موعود کہتے ہیں کا تعارف ہے۔ یہ وہی احمد ہیں جنہوں نے ۱۹۰۳ء میں ڈوئی کے محمڈن ازم پر حملے اور اس کے جلد خاتمے کی ڈوئی کی طرف سے پیشگوئی کے جواب میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ شکاگو کا ''الیاس'' ایک بڑے غم واندوہ اور اذیت کے ساتھ اس کی آنکھوں کے سامنے دنیا چھوڑ جائے گا۔ ڈوئی اس وقت اپنی طاقت کے عروج پر تھا۔ جس کے قبضے میں ایک خطیر دولت تھی اور اسے اپنے ہزاروں پیروکاروں کا اعتماد حاصل تھا۔ وہ بظاہر مکمل صحت مند تھا اور احمد سے کئی سال چھوٹا تھا۔ اس طرح احمد کے دامن سے وابستہ احباب یہ کہنے میں بجانب ہیں کہ پیشگوئی پوری شان سے چند ماہ پیشتر پوری ہوگئی۔

لیکن احمد لوگوں سے یہ نہیں کہتے کہ وہ انہیں مسیح موعود قبول کر لیں کیونکہ ان کی ڈوئی کے بارے میں پیشگوئی پوری نکلی۔ وہ حیرت انگیز دعویٰ ان کے اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ ''میں ہی وہ سچا مسیح ہوں جسے دنیا کے آخری دنوں میں آنا تھا۔ میں صرف اپنے ہی دعاوی کی بنیاد پر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ لیکن وہ قادر مطلق جس نے زمین و آسمان تخلیق کئے میری سچائی اور دعوے پر گواہ ہے۔ خدائی شہادت سینکڑوں آسمانی نشانوں سے میری حمایت میں ظاہر ہوئی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدائے قدیر نے مجھ پر اپنی عنایات فراواں اس مسیح سے بڑھ کر کی ہیں جو مجھ سے پہلے گزر چکا ہے۔ میں مسیح سے بڑھ کر خدا نما وجود ہوں۔ اگر یہ محض میرے دعاوی ہیں اور ان کے لئے کوئی مسلم الثبوت سند نہیں ہے تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ میری سچائی پر گواہ ہے تو کوئی میری طرف جھوٹ کو منسوب نہیں کر سکتا۔ ہزاروں مرتبہ بلکہ مجھے کہنا چاہئے بے شمار دفعہ خدا تعالیٰ نے میرے دعاوی کی سچائی کی شہادت دی ہے۔''

یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ان شہادتوں کی تفصیل جانی جائے جن کے بارے میں احمدؑ نے حوالہ دیا ہے۔ لیکن وہ ڈوئی کی پیش گوئی کے پورا ہونے کے علاوہ ہو اسی طرح عام نوعیت کی پیشگوئیوں طاعون اور زلازل کے علاوہ ہو۔ ان کے بارے میں پمفلٹ میں کوئی ذکر نہیں ہے۔

احمدؑ نے تباہ کن زلازل کے سلسلہ میں حال ہی میں پیشگوئی کی ہے۔ جس میں زلازل کے مقام کی نشان دہی نہیں کی

گئی۔ اسی طرح خطرناک آفات کا ذکر کیا ہے جن کے بارے میں آپؑ کہتے ہیں کہ ملتوی کردی گئیں ہیں یا ان کے بارے میں ابھی انتباہ نہیں کیا گیا ہے۔ اگر احمدؑ اپنی پیشگوئیوں کو صرف اس حد تک محدود رکھتے ہیں جس شخصیت کا پمفلٹ میں ذکر کیا گیا ہے تو آپ ایک محفوظ مقام پر قائم رہتے ہیں تو اپنی ایک بڑی شہرت بطور اک غیب دان کے بنا سکتے ہیں۔ لیکن اگر مقامات اور تاریخوں کا تعین ہو جائے تو ہم جو آپ کے دعاوی کے بارے میں شک وشبہ کا ..... رکھتے ہیں انہیں بہت مدد ملے گی۔''

(ڈن ولائی گزٹ جمعہ ۷ جون ۱۹۰۷ء)

مرزا غلام احمد مسیح موعود عظیم ہیں آپؑ نے ڈوئی کے عبرتناک انجام کی پیشگوئی کی اور اب طاعون، سیلابوں اور زلازل کی پیش گوئی کرتے ہیں۔

اگست ۱۹۰۳ء کی تیئیس تاریخ تھی جب مرزا غلام احمد نے قادیان سے الیگزینڈر ڈوئی (جو اپنے آپ کو الیاس سوم بکتا (Yelped) تھا کی موت کی پیش گوئی کی تھی۔ جو گزشتہ ماہ مارچ میں پوری ہوگئی۔ اب ۲۳ رجون کو مذکورہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:۔

اس ملک کی نوبت قریب آتی ہے۔ زلزلے آئیں گے جو دنیا کی تاریخ میں بے مثال ہوں گے اور انسان کو یوم حشر یاد دلا دیں گے۔ یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں طاعون کی ایک قسم پھوٹے گی جو بہت شدید ہوگی۔ میرے ظہور سے قہر خداوندی کے مخفی ارادے ظاہر ہوں گے۔ نوحؑ کے دنوں کو تم دیکھو گے اور لوطؑ کی زمین کے نظارے تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔

آپ کے مریدوں نے آپ سے پوچھا کہ ڈوئی تو اپنے انجام کو پہنچ گیا اور تباہی اور بربادی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ نے پہلے سے بتا دیا تھا کہ طاعون پنجاب اور دیگر مقامات پر بھی پھوٹے گی۔ اور عظیم ہے مرزا غلام احمد قادیانی۔ یہ ہندی رئیس دنیا کے مشرقی علاقوں میں کئی سالوں سے بخوبی متعارف ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ وہی سچے مسیح ہیں جن کو آخری زمانہ میں آنا تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ پر فضلوں کی بارش کی ہے۔ آپ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں سب سے پہلے ۱۹۰۳ء میں متعارف ہوئے جس کا باعث الیاس سوم (ڈوئی) سے مقابلہ دعا تھا۔

ڈوئی کی موت کے بعد ہندی نبی کی شہرت میں اضافہ ہوا ہے۔ نہ صرف اس لیے کہ آپ نے اس (ڈوئی) کی موت کی پیش گوئی اپنی زندگی میں پوری ہونیکی کی تھی بلکہ اس لئے بھی کہ اس (ڈوئی) کی موت گہرے غم واندوہ اور اذیت سے واقع ہونے کے بارے میں بتایا تھا۔

ڈوئی کی عمر ۵۹ سال تھی اور آپ (غیب دان پیش گوئی کرنے والے) کی عمر ۷۵ سال۔

یہ وہ الفاظ تھے جن سے ڈوئی کو دریدہ ذہنی سے روکا گیا تھا۔

میں وہ سچا مسیح ہوں جسے آخری زمانہ میں آنا تھا۔ یہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے کہا ہے۔ میں صرف اپنے

دعاوی کی بنا پر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ لیکن خداوند قدیر جس نے زمین و آسمان پیدا کئے میرے دعاوی کی سچائی کی شہادت دیتا ہے۔

قدرتی شہادت کا ظہور سینکڑوں آسمانی نشانات سے ظاہر ہوا ہے جو میری صداقت کی حمایت میں تھے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر فضلوں کی بارش کی ہے اس مسیح سے کہیں بڑھ کر جو مجھ سے پہلے گزرا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کا آئینہ نما ہوں اور یسوع سے بڑھ کر ہوں۔ اگر یہ صرف میرے دعوے ہیں اور ان کی سچائی پر خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہیں ہے تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا تعالیٰ میری صداقت کی گواہی دیتا ہے تو کوئی میری طرف جھوٹ منسوب نہیں کر سکتا۔ ہزاروں دفعہ.......... بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ان گنت بار.......... وہ (خدا تعالیٰ) میرے دعاوی کی صداقت کا گواہ بنا ہے۔

میرے حق میں خدائی شہادت کا ایک نشان پگٹ کی موت سے ظاہر ہوگا۔ جو خدائی کا ایک متکبر جھوٹا مدعی ہے۔ وہ میری زندگی میں ہی ہلاکت کا شکار ہوگا۔ ایک دوسرا نشان ڈاکٹر ڈوئی کے میرے چیلنج کو قبول کرنے سے ظاہر ہوگا۔ اگر ''الیاس'' ہونے کا جھوٹا مدعی بالواسطہ یا بلاواسطہ میرے مخالفوں کی فہرست میں شامل ہوتا ہے۔ تو وہ میری آنکھوں کے سامنے اس دنیا سے تاسف اور اذیت سے کوچ کر جائے گا۔ یہ دو نشان بالخصوص یورپ اور امریکہ کے لئے ہیں۔ کاش! وہ اس پر غور کریں اور ان سے مستفید ہوں۔

''یہ امر ذہن نشین کرنا چاہیئے کہ ڈاکٹر ڈوئی نے میرے چیلنج کا جو پچھلے ستمبر میں بھیجا گیا تھا کا جواب نہیں دیا۔ نہ ہی اس کا اپنے پرچہ (لیوز آف ہیلنگ) میں ذکر کیا ہے۔ اس چیلنج کے جواب کا میں آج کی تاریخ ۲۳ راگست ۱۹۰۳ء سے سات ماہ تک انتظار کروں گا۔ اگر وہ اس عرصہ میں میرے چیلنج کو قبول کرتا ہے اور ان تمام شرائط کو قبول کرتا ہے جیسا کہ میں نے پہلے شائع کی ہیں اور اپنے پرچہ میں اس بارے میں اعلان کرتا ہے تو دنیا جلد ہی اس مقابلے کا انجام دیکھ لے گی۔ میری عمر ۷۰ سال ہے جب کہ ڈاکٹر ڈوئی تقریباً ۵۵ پچپن سال کا ہے۔ میرے مقابلہ میں وہ ایک جوان آدمی ہے۔ لیکن یہ معاملہ عمر سے طے نہیں ہو گا۔ اس لیے میں عمر کے تفاوت کی پرواہ نہیں کرتا۔ یہ تمام معاملہ ارض و سما کے خدا کے ہاتھ میں ہے جو احکم الحاکمین ہے اور وہ اس کے حق میں فیصلہ کرے گا جو سچا دعویدار ہوگا۔

لیکن اگر ڈاکٹر ڈوئی اس مقابلہ میں میرے سامنے آنے کی جرات نہ بھی کرے تو دونوں برا عظم گواہ رہیں کہ میں اپنی زندگی میں ڈوئی کی موت کی صورت میں اس فتح کو اپنی طرف منسوب کرنے میں حق بجانب ہوں گا جیسا کہ اگر وہ چیلنج کو قبول بھی کرے۔ اس طرح ڈاکٹر ڈوئی کا دعویٰ جھوٹا ہوگا اور وہ ایک جھوٹا مدعی ٹھہرے گا۔ اگر چہ وہ موت سے بچنے کے لئے کیسی بھی کوششیں کرتا رہے۔ موت اس کا انتظار کر رہی ہے۔ اس کا فرار اس مقابلہ سے موت کے مترادف ہوگا اور یہ تباہی زائن (صیہون) کو آ لے گی۔ اسی لمحے اسے اس

چیلنج کے عواقب پر غور کرنا چاہیئے یا تو قبول کرلے یا اس سے انکار کردے۔

میں اپنا یہ مختصر بیان اس دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ اے قادر و توانا خدا جو ہمیشہ اپنا ظہور کرتا رہا ہے اور اپنا ظہور اپنے پیغمبروں پر کرتا رہے گا۔ اپنا فیصلہ ظاہر کردے کہ تا لوگ پگٹ اور ڈوئی کے جھوٹے دعویٰ کو جان سکیں۔ تیری مخلوق، مخلوق پرستی میں مبتلا ہوگئی ہے اور ان (ڈوئی/پگٹ) جیسے کمزور اور فانی بندوں پر بھروسہ کئے ہوئے ہے۔ اور وہ تیرے رستہ سے برگشتہ ہوگئی ہے اور غلطیوں میں مبتلا ہے جو تجھ سے دور و مہجور ہے۔

ڈوئی نے پہلے پہل مشرق بعید کے اس چیلنج کی طرف کوئی توجہ نہ دی لیکن ۲۶ ستمبر ۱۹۰۳ء کو اس نے زائن سٹی سے شائع ہونے والی اشاعت میں کہا:۔

لوگ بعض اوقات مجھے کہتے ہیں، تم اس کا جواب کیوں نہیں دیتے اور دوسرے امور کے بارے میں بھی؟ جواب! تم سمجھتے ہو کہ میں مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا؟ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کی زندگیوں کا خاتمہ کردوں۔ میں انہیں موقعہ دیتا ہوں کہ وہ اڑ جائیں اور زندہ رہیں۔

صرف ایک بار کسی طرح اس (ڈوئی) نے اظہار کیا کہ وہ مرزا غلام احمد کے وجود کے بارے میں جانتا ہے۔ اس (ڈوئی) نے آپ (مرزا غلام احمد صاحب) کا حوالہ دے کر کہا ''وہ بے وقوف ———— محمدی مسیح'' پھر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء کو اس نے لکھا:۔

اگر میں خدا کا رسول نہیں ہوں تو خدا کی زمین پر اور کوئی نہیں ہے۔

اس سے اگلے جنوری ۱۹۰۴ء کے مہینے میں اس (ڈوئی نے لکھا:۔

میرا کام لوگوں کو مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے لانا ہے اور انہیں اس صیحون شہر اور دوسرے صیحونی شہروں میں آباد کرنا ہے یہاں تک کہ محمدیوں (مسلمانوں) کا مکمل صفایا ہو جائے۔ خدا کرے کہ ہمیں وہ وقت مل جائے۔

اس پر جناب مرزا صاحب نے اسے شستہ اور پاکیزہ مگر جامع انداز میں للکارا۔

خدا سے دعا مانگو کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے نیست و نابود ہو جائے

ڈوئی اپنے دوستوں کے ساتھ مرگیا جو اس سے دور جا پڑے تھے۔ اور اس کی مال و دولت تنزلی کا شکار ہوگئی۔ وہ فالج اور پاگل پن میں مبتلا ہوگیا۔ وہ ایک ذلت کی موت مرگیا۔ اس کے ساتھ ہی صیحون شہر اندرونی جھگڑوں اور نااتفاقی سے ٹوٹ پھوٹ اور ہنگامہ آرائی کی نذر ہوگیا۔

جناب مرزا صاحب راست بازی اور کشادہ دلی سے سامنے آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ چیلنج یا پیش گوئی کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں اور وہ ہر سچائی کے طالب سے کہتے ہیں وہ سچائی کو قبول کرے جیسا کہ انہوں نے اس کا اعلان کیا تھا۔ وہ

مسیحاء ۲۰۰۰ء سیمپوزیم کی تقریب

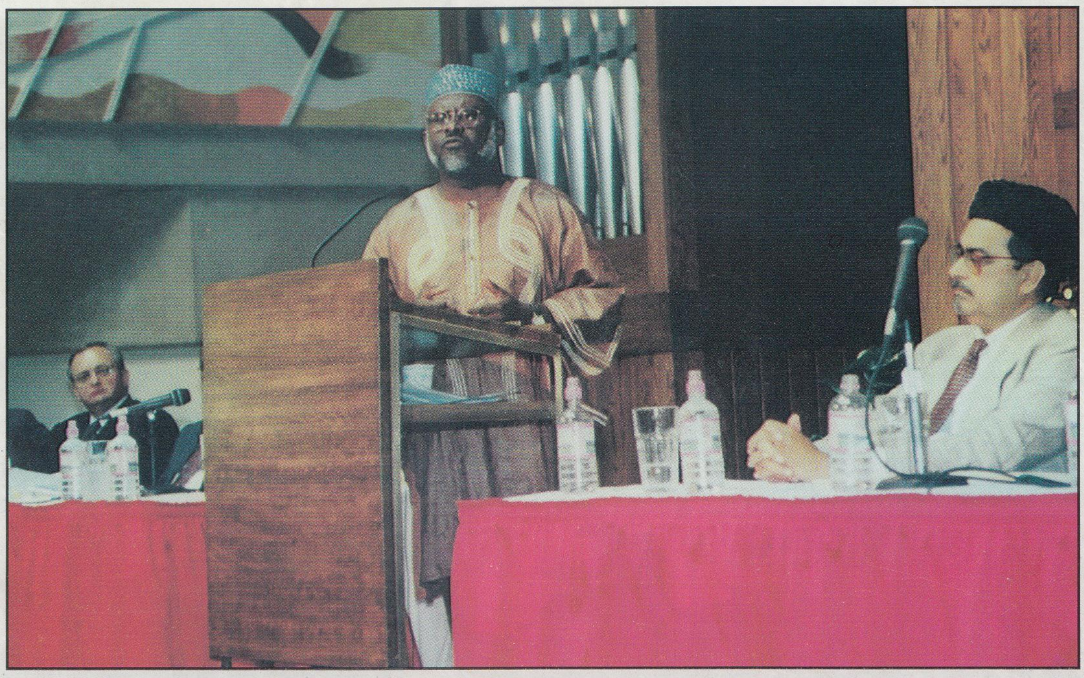


سامعین کا ایک منظر





مکرم جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مسیحاء ۲۰۰۰ء (بین المذاہب) سیمپوزیم (SYMPOSIUM) میں صدارت فرما رہے ہیں
سیمپوزیم کے چیئر مین مکرم انور محمود خان صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بارہ میں تقریر کر رہے ہیں۔



مسیحاء ۲۰۰۰ء سیمپوزیم میں مکرم جناب حسان حکیم صاحب ''مقابلہ دعا'' کے موضوع پر تقریر کر رہے ہیں۔
دائیں طرف مکرم فلاح الدین شمس صاحب اور بائیں طرف جناب ڈیوڈ پیڈ فیلڈ ایونجلسٹ ہیں۔

مسیحاء ۲۰۰۰ء سیمپوزیم کی تقریب کے سامعین کی ایک جھلک



ناظرین نمائش میں





زائن میں احمدیہ بیت الذکر



حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبشر فرزندوں کی اولاد سیمپوزیم کی ایک تقریب میں

(جناب مرزا صاحب) اس بدبختی کو جوان کے مفتری (ڈوئی) پر امریکہ میں وارد ہوئی ہے کو خدائی انتقام و فیصلہ کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ آپ کا ایک مرید کہتا ہے:۔

''یہ گرے ہوئے دشمن پر شادیانے بجانا نہیں کہ ہم ڈوئی کی زندگی کے چند واقعات بیان کرتے ہیں۔ ایسی بات کا ہمارے ذہن میں شائبہ تک نہیں۔ یہ تو صرف صداقت کو طشت از بام کرنا ہے اسی لئے ہم ان حقائق کو شائع کرتے ہیں۔ مقدس مذہب اسلام، بلاشک وشبہ ہمیں مردوں کی عیب جوئی نہیں سکھاتا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ حقائق پر پردہ ڈالا جائے بالخصوص جب ان کا افشا مفاد عامہ میں ہو بلکہ انسانیت، صداقت اور خدائے عزّ وجلّ احکم الحاکمین کے علوشان بیان کرنے کی خدمت میں ہو''

یہ تمام نتائج جو ایک مرید نے نکالے ہیں ذاتی یقین کامل کا احاطہ کرتے ہیں یا کم از کم پیش گوئی کے پورا ہونے کے فخر کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

''ڈوئی کے سر پر یہ تباہی لانے میں اور آخر کار اس کی بے وقت موت اپنے ساتھ تاسف اور اذیت لائی۔ خدائے قادر وتوانا نے اپنا فیصلہ بعینہ اس طرح دیا جس طرح اس نے تین چار سال پیشتر اپنے فرستادہ کو بتلایا تھا۔''

جے۔ ایچ۔ سمتھ پگٹ جس کے بارے میں مسیح (مرزا غلام احمد صاحب) نے حوالہ دیا کلاپٹن لندن کے ایک مخصوص فرقہ کا سربراہ ہے جو اگیپیمونیٹیز (Agapemonites) یا ''مسکن محبت کے مکین'' "Dwellers in the Abode of Love" کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ سات سال قبل اس نے ''نئے مسیح'' ہونے کا اعلان کیا تھا۔ اور اپنے اردگرد تین ہزار جنونی اکٹھے کر لیے جن میں بہت سی عورتیں بھی شامل تھیں۔

پگٹ نے اپنے پیروکاروں سے وعدہ کیا کہ وہ انہیں ۲۴/ اگست ۱۹۰۱ء کو بہشت میں لے جائے گا۔ وقت مقررہ پر وہ ایک میدان میں اکٹھے ہوئے اور اس لمحے کا بے سود انتظار کرنے لگے۔ پگٹ نے اس موقعہ پر وضاحت کی کہ وہ گناہ کی زندگی میں ملوث رہے ہیں اس لئے انہوں نے آقا (خدا تعالیٰ) کو سخت ناراض کر دیا ہے اور اس نے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اگیپیمونیٹیز نے اس وضاحت پر یقین کرتے ہوئے ایک خطیر رقم کا چندہ بطور کفارہ دیا تا کہ ایک خوبصورت گرجا گھر (چرچ) بنایا جائے۔ کلاپٹن کے علاقہ میں اسے ''مسکن محبت'' کہا جاتا ہے۔ یہاں نہ شادی ہے اور نہ شادی کے دکھ درد ہیں۔ رہائشیوں سے یہ توقع کی جاتی ہے وہ روحانی رفاقت اور عشقِ افلاطونی کے ماحول میں باہم مل کر رہیں۔ ڈوئی کے نظریات کے برخلاف کئی شرمناک واقعات منظر عام پر آئے۔

پگٹ کی سالانہ وصولی تیس ہزار پونڈ ہے۔ یہ مسیح (پگٹ) جسے مرزا صاحب نے بشدت ردّ کر دیا تھا۔ ساحل (Pacific Coast) پر جہاز راں تھا۔ ۱۸۹۰ء میں جب اپنے آبائی وطن برطانیہ واپس آیا تو مقدس اشارہ پر چرچ انگلینڈ کے پادری کا لندن میں خیراتی نائب بن گیا۔ بعد ازاں اس نے سالویشن آرمی میں شمولیت کر لی۔ جس میں میجر کے عہدے

تک پہنچا اور پھر الوہیت کا مدعی بن بیٹھا۔

شدید تباہیوں کے بارے میں ہندی پیش گوئی کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

''یہ امر ذہن نشین رہے کہ خداوند قادر مطلق نے مجھے عمومی زلزلوں کے متعلق بتایا ہے۔ جان لو کہ یہ یقینی ہے جیسے کہ زلزلے امریکہ، یورپ اور ایشیا میں میری گذشتہ پیش گوئیوں کے مطابق آئے ہیں اور بھی مختلف مقامات پر آئیں گے کچھ ان میں سے اتنے شدید ہوں گے کہ ان سے آنے والے تباہی کی پہلے سے مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ہوگی اور انسانوں کو یوم محشر کی تباہی یاد دلا دے گی''

''موت وہ تباہی لائے گی کہ خون کی ندیاں بہہ نکلیں گی۔ زمین سے اور آسمان سے اذیتناک تباہیاں انسان پر آئیں گی۔''

''بہت سے بچائے جائیں گے اور بہت سے تباہ کئے جائیں گے۔ وہ دن قریب ہیں۔ نہیں! وہ دروازے پر آ چکے ہیں۔ جب دنیا بے مثال تباہی و بربادی کا نظارہ دیکھے گی۔ لیکن دوسری تباہیاں آسمانی اور زمین بھی زمین پر وارد ہوں گی۔ یہ سب کچھ لایا جائے گا کیونکہ انسان نے خدا کو فراموش کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ پورے دل و روح سے دنیا پر جھک گیا ہے۔ اگر میرا ظہور نہ ہوتا تو خدائی قہر وغضب کے مخفی ارادے ظاہر ہو چکے ہوتے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ خدائی سزا لوگوں پر وارد نہیں کی جاتی جب تک کہ ان میں خدا اپنا فرستادہ نہیں بھیج دیتا۔ وہ جو ندامت ظاہر کریں گے بچائے جائیں گے۔ اور وہ جو عذاب کے آنے سے پیشتر خوف ظاہر کریں گے ان پر رحم کیا جائے گا۔''

''کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اپنے ہی منصوبوں سے بچائے جاؤ گے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کیا تم سوچتے ہو کہ زلزلے امریکہ کے دور کے ملک میں آتے ہیں اور تمہارا ملک محفوظ ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑی پریشانی تمہارے لیے مقدر ہے۔ اے یورپ کے رہنے والو تم محفوظ نہیں ہو اے ایشیا کے رہنے والو اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی خود بنائی ہوئی خدائی اس دن تمہاری مدد نہیں کر سکے گی۔ میں شہروں کو گرتے ہوئے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران دیکھتا ہوں۔''

''میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت قریب ہے۔ تم نوحؑ کے دن دوبارہ دیکھو گے۔ اور لوطؑ کی زمین کے نظارے تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔ لیکن خدا اپنے غضب میں دھیما ہے۔ پچھتاؤ کہ تم پر رحم کیا جائے۔ جو کوئی خدا کو فراموش کرتا ہے ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ''

طاعون کی پیشگوئی کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

''یورپ اور دوسرے عیسائی ممالک میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو بہت شدید ہوگی''

ہندوستان میں طاعون کے پھیلنے کی پیش گوئی مسیح موعودؑ نے دس سال قبل کی تھی۔ جس کی تصدیق آپ کے مریدوں نے کی ہے۔ (دی سنڈے ہیرلڈ۔ بوسٹن ۲۳ رجون ۱۹۰۲ء)

رزم پیغمبراں

اب جب کہ ڈوئی مرگیا اور دفنایا گیا۔ اس کے دعوے رد کر دیئے گئے۔ اور اب کوئی اتنا مشکل نہیں کہ اس پر لعنت ملامت کی جائے جو قسم کھا کر کہے کہ اس نے (ڈوئی) پیغمبر کے بارے میں کچھ سنا ہے۔ اس (ڈوئی) کی جائیداد پر جھگڑا وتکرار، اس کی شہرت اور اس کا کرم خوردہ لبادہ ان کو بھی برا لگے گا جو اسے ہمیشہ بہروپیا اور دھوکے باز سمجھتے رہے۔ پچھلے ہفتے کے اخبارات کی خبریں ہیں کہ:۔

شکاگو ۲ رجون:۔ بینڈ باجے کے ہمراہ (جس کا خرچہ تین ڈالر فی گھنٹہ ہے) ولبر گلن والیوا (جو عملی طور پر فیڈرل کورٹ نے صیحون سے معزول کر دیا ہے) نے ایک انقلابی جلسہ عدالت کے عین سامنے ایک شامیانے میں منعقد کیا۔ صیحون عدالت کے سامنے دھرنے سے اسے حکماً روکا گیا تھا۔ یہ توقع کی جاتی تھی کہ شامیانے میں جلسہ زیادہ پُر جوش ہوگا بہ نسبت ایک عام جلسہ کے لیکن گلیڈسٹون ڈوئی اور جھوٹے پیغمبر شفقت پدری (Un Kissed) سے محروم بیٹے نے اچانک اس کارروائی کو اپنے ہاتھ میں لے کر والیوا کے منصوبوں میں ایک غیر متوقع رخنہ اندازی کر دی۔

والیوا کا دھڑا بہت سی تلخ شخصیات سے مسز ڈوئی (بیوہ پرافٹ گلیڈسٹون کی ماں) سے متعلق الجھا ہوا ہے۔ یہ ناقابل برداشت ہو چکا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایسے ہی حملے والیوا کے آج کے جلسے میں ہوئے۔ گلیڈسٹون نے والیوا اور اس کے ساتھیوں کو ایک نوٹس بھیجا ہے کہ اگر مزید حملے خواہ سر عام یا خفیہ طور پر اس پر یا اس کی والدہ پر کیے گئے تو یہ تصفیہ عدالت میں اٹھایا جائے گا۔ والیوا جسے کچھ پاس فیڈرل کورٹ کا ہے۔ اس جلسہ میں اگرچہ حاضری بڑی تعداد کی تھی لیکن غیر معمولی طور پر بے اثر تھی کیونکہ اس میں جوش و جذبہ نکل چکا تھا۔ شکاگو سے بہت سے پر تجسس افراد اور صیحون کے اردگرد کے افراد نے جلسہ میں شرکت کی۔ ان کو کسی جذباتی چیز کی توقع تھی لیکن وہ مایوس ہوئے۔

خاص (صیحون) شہر میں جہاں جنرل لیوس (Lewis) فیڈرل کورٹ کے زیر انتظام ڈوئی کا جائز وارث ہے۔ یہ دن ٹیبرنکل (Tabernacle) میں روایتی عبادات میں پُر سکون طور پر گزر گیا۔ والیوا نے دھمکی دی کہ وہ اپنے پیروکاروں کو لے کر ایک نیا صیحون شہر آباد کرے گا۔ یہ شہر ترجیحاً شمالی ریاست میں ہوگا۔ لیکن اس دھمکی کی طرف کم توجہ دی گئی ہے۔ اس کے پیروکار اسے تیزی سے چھوڑ کر جا رہے ہیں اور لیوس (Lewis) کے اصولوں پر بھروسہ کر رہے ہیں۔ عدالتیں نئے نگرانوں کی مدد کر رہی ہیں تاکہ صیحون کو تجارتی بنیادوں پر چلایا جا سکے۔ توقع کی جاتی ہے کہ والیوا کی علیحدگی سے عوام سکونت پذیر ہو سکیں گے۔ اور اپنی گذشتہ خوشحالی حاصل کر سکیں گے۔

ڈوئی بذات خود ایک بہت بڑا انانیت پسند تھا جو دوسروں پر اپنے خیالات ٹھونس دینا چاہتا تھا جن کا اثر اس کے مرنے تک رہا۔

یہ امر بہت دلچسپی کا باعث ہوگا اگر اوپر بیان کیے گئے منظر سے توجہ ایک پمفلٹ کی جانب منعطف کی جائے جو دنیا کی دوسری سمت سے ایک مدمقابل پیغمبر کی طرف سے جاری کیا گیا ہے- آپ کا نام مرزا غلام احمد ہے- آپ کے ساتھ قادیان گورداسپور ہندوستان میں محمدیوں کا ایک گروہ وابستہ ہے- یہ اشاعت ایک پمفلٹ پر مشتمل ہے جس کا عنوان ہے- ''ڈوئی کی موت خدائی فیصلہ'' یا ''ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور''

عنوان بالا پر ہم نے اپنی ایک گذشتہ اشاعت میں حوالہ دیا تھا- آنجہانی ڈوئی حضرت محمدؐ کو (نعوذ باللہ) جھوٹوں کا شہزادہ سمجھتا تھا- اس (ڈوئی) نے نہ صرف مسلمانوں کی صیحون کے ذریعے تباہی و بربادی کی پیشگوئی تھی- بلکہ روزانہ خدا سے دعا کرتا تھا کہ وہ دن دیکھے جب مسلمان دنیا سے نابود ہو جائیں- جب یہ ہندوستانی مسیح کے علم میں آیا تو آپ نے ''الیاس ثانی (ثالث-مترجم)'' کو پیغام بھیجا کہ خدا سے دعا کرو کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے ہلاک ہو جائے'' مرد قادیان نے اعلان کیا کہ اگر ڈوئی نے اس چیلنج کو قبول کیا تو:-''وہ دنیا کو میری آنکھوں کے سامنے بڑے دکھ اور اذیت سے چھوڑ جائے گا''

جناب مرزا صاحب نے مزید کہا:- اگر ڈوئی نے انکار کیا انجام ملتوی کر دیا جائے گا موت اس کا انتظار کرے گی ''تباہی صیحون کو جلد گھیرے میں لے لے گی'' یہ تھی وہ عظیم الشان پیشگوئی اور ڈوئی احمد کے سامنے ہلاک ہوگیا- یہ مسیح موعود کے لئے بظاہر ایک پُر خطر اقدام تھا- جس کے تحت آپ نے ''بحال الیاس'' کو برداشت کے امتحان کے لئے للکارا- کیونکہ مقابلے پر بلانے والے مدمقابل سے پندرہ سال زیادہ عمر کے تھے- اور ایسی سرزمین میں تھے جہاں طاعون تھی اور مذہبی جنونی تھے- لہٰذا زندگی کے احتمالات بہت کم تھے- لیکن آپ کامیاب ہوگئے-

وہ دلیل جو آپ نے اپنی پیش گوئی کی کامیابی کے بارے میں دی کہ خدا ڈوئی کو موت دے گا وہ آپ (مسیح موعود کے) پیروکاروں کی تشفی کے لئے کافی ہے- اگرچہ ہمارے نکتہ نظر سے آپ نے اپنی دلیل کو یہ کہہ کر کمزور کر لیا ہے کہ ڈوئی نے ''سکاچ ہائی بالز'' شراب پی اور منصوبہ بنایا کہ سات پاکدامن کنواریوں کا ایک جتھہ اس کی خدمت میں حاضر رہے- اگر صیحون کا بانی جیسا کہ الزام لگایا گیا ہے ان امور میں ملوث تھا تو ہوسکتا ہے کہ فالج کی کیفیت میں اعصابی حرکت زائل ہوگئی ہو اور حس باقی ہو اور اس اڑان کے لئے ہوشیاری سے کام لیا گیا ہو-

....

بائیبل میں اس کی نظیر موجود ہے- اس لئے حضرت مرزا صاحب کی ڈوئی پر برتری ہے- تجربہ میں بھی ایک نظیر ہے جس میں آدمیوں کا ٹکڑے ہو جانا ہے اور ڈوئی کی حد سے بڑھی ہوئی کارروائی اور پرشور زندگی ہے- ایک آدمی جب پیش گوئی کرتا ہے اور اس وقت تک زندہ رہتا جب تک یہ پوری ہوتی ہے- جس میں موجودہ زمانے کے ایک (بزعم خود) پیغمبر کا زوال ہے- تو اس کے وجہ جواز کے لیے کسی دوسرے کی ضرورت نہیں رہتی-''

(دی ٹروتھ سیکر نیویارک جون ۱۵/۱۹۰۷ء "THE TRUTH SEEKER OF NEW YORK")

ایک مفتری کا خاتمہ

ڈاکٹر ڈوئی جو الیاس کے ادّعا سے مشہور تھا پاگل ہوگیا ہے- یہ نوبت اسے ہر قسم کی ذلت و بے عزتی کے نتیجے میں پہنچی ہے۔اس کے مریدوں کی ایک بھاری اکثریت نے ایک اجلاس میں اس سے قطع تعلق کر لیا اور اسے مفتری قرار دیا- اخبار ''دی ٹروتھ سیکر آف نیویارک'' "The Truth Seeker of New York" ۸ر دسمبر ۱۹۰۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے- جان الیگزنڈر ڈوئی جو اپنے آپ کو الیاس ظاہر کرتا ہے اور یسوع مسیح کا نبی اول اب وہ پاگل پن میں ہذیان بکتا ہے- وہ جسمانی اور ذہنی طور پر ٹوٹ پھوٹ چکا ہے- اپنے بستر تک محدود ہو کر رہ گیا ہے اور اپنے آپ کو فوج کا ایک کمانڈر سمجھتا ہے- اس کے عزیز اسے بلا تفریق جنس ''جنٹلمین آف آرمی'' دکھائی دیتے ہیں-

(دی انڈین ڈیلی ٹیلی گراف The Indian Daily Telegraph) لکھتا ہے:-

شکاگو سے ملنے والی ٹیلی گرام سے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر ڈوئی نے اتوار کے روز بلا شک وشبہ اپنی ذہنی شکستگی کا ثبوت دیا ہے- جب کہ وہ صیحون میں ایک جلسہ میں اپنے دوسو مریدوں کو خطاب کر رہا تھا--

ایسا معلوم ہوتا تھا (اخبار ٹربیون کا نیویارک کا نامہ نگار بیان کرتا ہے) کہ اس کے ہاتھ اور پاؤں پر پٹیاں بندھی ہیں یہ کارروائی اس لیے کی گئی تھی کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ وہ کامیاب لڑائی میں زخمی ہوا ہے- جب کہ اس کے وفادار جرنیل مارے گئے ہیں- اس نے جھیل مشی گن کا یوں نقشہ کھینچا کہ وہ جنگی جہازوں سے بھری پڑی ہے- جو اس کی مدد کے لئے آئے ہیں کہ صیحون کو باغیوں سے نجات دلا سکیں- ڈاکٹر ڈوئی کے خدمت گاروں نے اسے اس بے ربط خطاب کے ختم کرنے سے پہلے ہی وہاں سے ہٹا لیا-

بیان کیا جاتا ہے کہ ڈوئی اپنا نام تک بھول چکا ہے- اور اپنے آپ کو جیری Jerry کہتا ہے- وہ تقریباً جسمانی طور پر بے بس ہو چکا ہے-

خدائے قادر مفتریوں کو یہ موقعہ نہیں دیتا کہ وہ پھل پھول سکیں- کیونکہ اس کے فرستادہ اور ڈوئی کا انجام آئندہ زمانوں کے لئے اس صداقت کی ایک بڑی واضح مثال بنی رہے گی- اور یہی پیش گوئی حضرت مسیح موعودؑ نے اس وقوعہ سے تین سال پہلے کر دی تھی- (دی ریویو آف ریلیجنز فروری ۱۹۰۷ء THE REVIEW OF RELIGIONS FEBRURAY 1907)

مضمون نگار احباب سے: ○ رسالہ انصار اللہ کے محدود صفحات کے پیش نظر مضمون نگار اپنے مضامین **مختصر مگر جامع اور علمی، تحقیقی تربیتی** موضوعات پر بھجوائیں۔ ○ مضامین و مقالات میں حوالہ جات مکمل دیں بغیر حوالہ جات کے مضمون شائع نہ ہو سکے گا۔ ○ اصل مضمون ماہنامہ کو بھجوائیں۔ فوٹوسٹیٹ شائع نہ ہوگا۔ ○ مضامین فل سکیپ کاغذ کے ایک طرف بائیں طرف حاشیہ چھوڑ کر خوشخط تحریر کریں ورنہ اشاعت میں تاخیر ہوگی۔ ○ ادارہ قارئین کے تنقید و تبصرہ اور تجاویز و آراء کو خوش دلی سے قبول کرتا ہے۔ بہتر معیار کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع کرتے رہیں- (ایڈیٹر)

بسلسلہ امتحان سہ ماہی سوم - قیادت تعلیم

تعارف کتاب منصب خلافت

مرتبہ: مکرم فضل احمد شاہد صاحب

۱۲/اپریل ۱۹۱۴ء کو جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے حکم سے قادیان میں ضروریات سلسلہ پر غور کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں پنجاب اور ہندوستان کی جماعتوں کے نمائندے شامل ہوئے - ان نمائندگان کے سامنے آپ نے جو تقریر کی وہ ''منصب خلافت'' کے نام سے شائع ہوئی - اس خطاب میں آپ نے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۱۳۰ کی لطیف تفسیر فرمائی اور تلاوت آیات، تعلیم کتاب وحکمت اور تزکیہ کے لئے چند تجاویز بھی بیان فرمائیں - اس لیکچر میں بیان شدہ اہم امور درج ذیل ہیں:

انبیاء کے آٹھ کام: اس کتاب میں آیت کریمہ سے استدلال فرماتے ہوئے آپ نے انبیاء اور ان کے جانشینوں کے آٹھ کام بیان فرمائے جو درج ذیل ہیں:-

''۱- کافروں کو مومن بنانا - ۲- مومنوں کے درستی ایمان کی کوشش کرنا - ۳- ایسے مدارس کھولنا جہاں قرآن مجید کی تعلیم دی جائے - ۴- قرآنی تعلیم پر عمل کروانا - ۵- احکام کی حقیقت اور حکمت سے آگاہ کرنا - ۶- جماعت کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کرنا - ۷- جماعت میں نیکی کو ترویج دینا - ۸- جماعت کو دینی اور دنیاوی لحاظ سے ترقیات کی طرف لے جانا -''

دعا: دعا جو تزکیہ نفس کا ایک بڑا ذریعہ ہے اس کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں:

''مجھے یاد نہیں میں نے کبھی درد دل اور بڑے اضطراب سے دعا کی ہو اور وہ قبول نہ ہوئی ہو'' (صفحہ ۲)

''یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی اضطراب اور درد سے دعا کرے اور وہ قبول نہ ہو'' (صفحہ ۲-۳)

''خدا تعالیٰ کی معرفت اور شناخت کا بہترین طریق دعا ہی ہے اور مومن کی امیدیں اسی سے وسیع ہوتی ہیں .... میں نے بھی بہت دعائیں کی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ قبول ہوں گی'' (صفحہ ۳)

منصب امامت: منصب امامت کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:-

''یہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل اور امتیاز ہے جو اس شخص کو دیا جاتا ہے جو پسند کیا جاتا ہے - تم خود غور کر کے دیکھو کہ یہ کام جو میں نے بتائے ہیں میں نے نہیں خدا نے بتائے ہیں .... بتاؤ کہ کبھی انجمن کے ذریعہ یہ کام ہوا ہو'' (صفحہ ۷)

انجمن: انجمن کی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''انجمنیں محض اس غرض کے لئے ہوتی ہیں کہ وہ بہی کھاتے رکھیں'' (صفحہ ۷)

''کیا.......... کسی انجمن کی طرف سے یہ ہدایت جاری ہوئی یا تم نے سنا ہو کہ سیکرٹری نے کہا ہو کہ میں قوم کے تزکیہ کے لئے رو رو کر دعائیں کرتا ہوں'' (صفحہ ۷)

ایک انکشاف: سورۃ بقرہ کی مذکورہ آیت ۱۳۰ کے بارہ میں آپ ایک انکشاف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں اس راز اور حقیقت کو آج سمجھا کہ تین سال پیشتر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بجلی کی طرح میرے دل میں کیوں ڈالی۔ قبل از وقت میں اس راز سے آگاہ نہیں ہو سکتا تھا مگر آج حقیقت کھلی کہ ارادہ الٰہی میں یہ میرے ہی فرائض اور کام تھے اور ایک وقت آنے والا تھا کہ مجھے ان کی تکمیل کے لئے کھڑا کیا جانا تھا'' (صفحہ ۱۰)

دعوت الی اللہ: دعوت الی اللہ کے کام سے بھی آپ کو بچپن سے بے انتہا دلچسپی تھی اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''وہ جوش اور دلچسپی جو فطرتاً مجھے اس کام سے تھی اور اس راہ کے اختیار کرنے کی جو بے اختیار کشش میرے دل میں ہوتی تھی اس کی حقیقت کو بھی اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے کام میں داخل تھا'' (صفحہ ۱۳)

مدرسہ احمدیہ: ساری دنیا میں پیغام حق پہنچانے کیلئے علماء کی ضرورت تھی اس غرض کے لئے حضرت فضل عمر نے مدرسہ احمدیہ کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ آپ فرماتے ہیں:-

''میں دیکھتا تھا کہ علماء کے قائم مقام پیدا نہیں ہوتے۔ میرے دوستو یہ معمولی مصیبت اور دکھ نہیں ہے کیا تم چاہتے ہو۔ ہاں کیا تم چاہتے ہو کہ فتویٰ پوچھنے کے لئے تم ندوہ اور دوسرے غیر احمدی مدرسوں یا علماء سے سوال کرتے پھرو۔ جو تم پر کفر کے فتوے دے رہے ہیں؟ دینی علوم کے بغیر قوم مردہ ہوتی ہے۔ پس اس خیال کو مدنظر رکھ کر باوجود پُر جوش مخالفت کے میں نے مدرسہ احمدیہ کی تحریک کو اٹھایا اور خدا کا فضل ہے کہ وہ مدرسہ دن بدن ترقی کر رہا ہے'' (صفحہ ۱۸)

حضرت فضل عمر کو بے حد تڑپ تھی کہ مدرسہ احمدیہ کے ذریعہ علماء تیار ہوں چنانچہ فرمایا:

''میرا اپنا دل تو چاہتا ہے کہ گاؤں گاؤں ہمارے علماء اور مفتی ہوں جن کے ذریعہ علوم دینیہ کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری ہو اور کوئی بھی احمدی باقی نہ رہے جو پڑھا لکھا نہ ہو اور علوم دینی سے واقف نہ ہو میرے دل میں اس غرض کے لئے بھی عجیب عجیب تجویزیں ہیں'' (صفحہ ۱۸)

اسی تسلسل میں آپ فرماتے ہیں:-

''یہ بہت ہی رونے اور گڑگڑانے اور دعاؤں کا مقام ہے کیونکہ جب علماء نہ ہوں تو دین میں کمزوری آجاتی ہے۔ میں تو بہت دعائیں کرتا ہوں کہ اللہ اس نقص کو دور فرماوے'' (صفحہ ۲۰)

تعلیم شرائع: تعلیم شرائع کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں:

''جب تک قوم کو شریعت سے واقفیت نہ ہو۔ انہیں معلوم نہ ہو کہ انہوں نے کیا کرنا ہے عملی حالت کی اصلاح مشکل

ہوتی ہے......... میں نے ایک شخص کو دیکھا جو بیعت کرنے لگا اس کو کلمہ بھی نہیں آتا تھا اس لئے ضروری ہے کہ ہماری جماعت کا کوئی فرد باقی نہ رہے جو ضروری باتیں دین کی نہ جانتا ہو'' (صفحہ ۲۱)

''میں نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے کہ جراب میں ذرا سوراخ ہو جاتا تو فوراً اس کو تبدیل کر لیتے۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ لوگ ایسی پھٹی ہوئی جرابوں پر بھی جن کی ایڑی اور پنجہ نہیں ہوتے مسح کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ کیوں ہوتا ہے شریعت کے احکام کی واقفیت نہیں ہوتی'' (صفحہ ۲۱)

چھوٹے احکام کی عظمت: شریعت کے چھوٹے اور بڑے سب حکموں کی پابندی کرنی چاہیئے۔ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''یہ مت سمجھو کہ چھوٹے چھوٹے احکام میں اگر پرواہ نہ کی جائے تو کوئی حرج نہیں یہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ جو شخص چھوٹے سے چھوٹے حکم کی پابندی نہیں کرتا وہ بڑے سے بڑے حکم کی بھی پابندی نہیں کر سکتا۔ خدا کے حکم سب بڑے ہیں۔ بڑوں کی بات بڑی ہی ہوتی ہے۔ جن احکام کو لوگ چھوٹا سمجھتے ہیں۔ ان سے غفلت اور بے پرواہی بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے بعض چھوٹے چھوٹے احکام بتائے ہیں مگر ان کی عظمت میں کمی نہیں آتی'' (صفحہ ۲۱)

تعلیم العقائد کی کتاب: اس لیکچر میں آپ نے عقائد کے متعلق ایک خاص کتاب کی ضرورت توجہ دلائی فرمایا:۔

''میں نے حضرت صاحب سے بارہا یہ خواہش سنی تھی کہ ایسا رسالہ ہو جس میں عقائد احمدیہ ہوں'' (صفحہ ۲۳)

''میں چاہتا ہوں کہ علماء کی ایک مجلس قائم کروں اور وہ حضرت صاحب کی کتابوں کو پڑھ کر اور آپ کی تقریروں کو زیر نظر رکھ کر عقائد احمدیہ پر ایک کتاب لکھیں اور اس کو شائع کیا جائے'' (صفحہ ۲۳)

تزکیہ نفس کے لئے ضروری امور: اس لیکچر میں آپ نے یہ بیان فرمایا کہ تزکیہ نفس کے لئے یہ امور ضروری ہیں:

(۱) سب سے بڑا اور ناقابل خطا ہتھیار دعا ہے۔ فرمایا: ''خدا کے فضل سے میں بہت دعائیں کرتا ہوں......... تم بھی دعاؤں سے کام لو'' (صفحہ ۲۵)

''اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے'' (صفحہ ۲۵)

(۲) قرآن مجید کی تلاوت، تعلیم الکتاب والحکمۃ سے تزکیہ پیدا ہوتا ہے۔

(۳) تزکیہ نفس کا ایک ذریعہ قادیان بار بار آنا ہے۔ فرماتے ہیں: ''یہ بالکل درست ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے مقامات دیکھنے سے ایک رقت پیدا ہوتی ہے اور دعا کی تحریک ہوتی ہے اس لئے قادیان میں زیادہ آنا چاہیئے'' (صفحہ ۲۶)

اس لیکچر میں آپ نے دنیاوی ترقی کے لئے مدارس اور کالج کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

پہلی سالانہ علمی ریلی ۲۰۰۱ء

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

نصاب علمی مقابلہ جات

تلاوت قرآن کریم: قران مجید کے کسی حصہ کی خوش الحانی سے تلاوت کرنا ہوگی۔

مقابلہ حفظِ قرآن: درج ذیل منتخب قرآنی آیات جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نمازوں میں تلاوت فرماتے ہیں زبانی یاد کرنا ہوں گی ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

نمبرسورۃ	نام سورۃ	آیات	نمبرسورۃ	نام سورۃ	آیات
۱	البقرہ	۱ تا ۱۷، ۲۵۶ تا ۲۵۸، ۲۸۵تا۲۸۷	۲	آل عمران	۲۶تا۲۸، ۱۹۱تا۱۹۵
۳	الانعام	۹۶تا۱۰۱، ۱۰۲تا۱۰۹	۴	الرعد	۹تا۱۴
۵	النحل	۶۷تا۷۱	۶	بنی اسرائیل	۷۹تا۸۵
۷	الکہف	۱تا۱۱	۸	الاحزاب	۷۱تا۷۴
۹	حٰمٓ السجدۃ	۳۱تا۳۶	۱۰	الحشر	۱۹تا۲۵
۱۱	الصف	۱تا۱۵	۱۲	الجمعہ	۱تا۱۲
۱۳	المنافقون	۱تا۱۲	۱۴	الملک	۱تا۵
۱۵	البروج	۱تا۲۳	۱۶	الطارق	۱تا۱۸
۱۷	الاعلیٰ	۱تا۲۰	۱۸	الغاشیہ	۱تا۲۷
۱۹	الضحیٰ	۱تا۱۲	۲۰	الانشراح	۱تا۹
۲۱	التین	۱تا۹	۲۲	القدر	۱تا۶
۲۳	الزلزال	۱تا۹	۲۴	القارعۃ	۱تا۱۳
۲۵	التکاثر	۱تا۹	۲۶	العصر	۱تا۴
۲۷	الھمزہ	۱تا۱۰	۲۸	الفیل	۱تا۶

۲۹	القریش	۱تا۵	۳۰	الماعون	۱تا۸
۳۱	للھب	۱تا۶	۳۲	الکافرون	۱تا۷
۳۳	النصر	۱تا۴	۳۴	الاخلاص	۱تا۵
۳۵	الفلق	۱تا۶	۳۶	النّاس	۱تا۷

مقابلہ نظم: درثمین، کلام محمود، درعدن، کلام طاہر میں سے ۳ تا ۱۵ - اشعار خوش الحانی سے پڑھنے ہوں گے۔

مقابلہ تقریر: درج ذیل عناوین میں سے ایک پر ۵ تا ۷ منٹ تقریر کرنا ہوگی۔

(الف) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ (ب) وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے۔ اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار۔ (ج) خلافت احمدیہ کی برکات (د) تربیت اولاد (ر) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

مقابلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: درج ذیل کتب نصاب میں ہوں گی۔ اس کا تحریری امتحان ہوگا۔

(الف) کشتی نوح (ب) الوصیت (ج) سبز اشتہار (د) اسلامی اصول کی فلاسفی (ر) لیکچر لاہور

مقابلہ دینی معلومات: مقابلہ دینی معلومات زبانی ہوگا۔ علماء کا ایک پینل سوال کرے گا۔ نصاب درج ذیل ہے۔

(الف) کتاب بنیادی نصاب (شائع کردہ مجلس انصار اللہ پاکستان) (ب) کتابچہ دینی معلومات (شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

نصاب امتحان سہ ماہی سوم ۲۰۰۱ء

قرآن کریم : پارہ ۲۳ نصف آخر

کتاب : ''استفتاء'' از حضرت مسیح موعود

کتاب : منصب خلافت از حضرت مصلح موعود

نصاب امتحان سہ ماہی چہارم ۲۰۰۱ء

قرآن کریم : پارہ ۲۴ نصف اول

کتاب : ''توضیح مرام'' از حضرت مسیح موعود

کتاب : ''سیرت حضرت مسیح موعودؑ'' از حضرت مصلح موعود

descends from heaven. Then their children will die without witnessing Jesus son of Mary descending from heaven. Then their children's children and so on will die without seeing Jesus son of Mary descending from heaven. Then there will be severe panic, restlessness and consternation that the period of Cross' supremacy had passed and the world has changed altogether but Jesus son of Mary has not descended from heaven. Then the thoughtful and the wise people will finally give up this false belief and the third century from this day shall not pass until all those who looks for the descent of Jesus from heaven, be they Christians or Muslims, will despair of it and will forsake the false beliefs now so fondly cherished by them. Then there will be only one religion in the world and only one leader. I have been sent to sow the seed and I have sown it. It will now grow and bear flowers and fruits in due season and there is none - none indeed - who can uproot it".

This great and glorious prophecy was made by Hazarat Mirza Ghulam Ahmad in 1903 and close to 100 years have passed since and on every single day out of a total 35,405 days in these 97 years since 1903 the Promised messiah's prophecy has been fulfilled and remained true. It is our firm belief and conviction that without an iota of doubt the remaining two centuries will similarly remains a witness to the veracity of the Promised Messiah' prediction in ever increasing vigour and clarity.

This is so because the descent of Jesus was not to be in his physical person but a Messiah was to come in the image and spirit and he has appeared in the person of Hazarat Mirza Ghulam Ahmad in 1889 with Allah's mighty signs. His lonely solitary voice raised in an unknown small village of Qadian now resounds in 160 countries where the Ahmadiyya Muslim Community, founded by him, is established and is growing at an ever increasing pace despite strong opposition and challenge from its desperate opponents. It will be recalled that in the year which has just concluded no less that 41 million new converts joined the fold of Ahmadiyyat the true Islam.

Let those who have not yet pondered on his claim seriously study it in accordance with the time-honored criteria by which claims of all Prophets and Reformers of Allah have throughout been judged.

Let me in the end thank all the speakers, the participants and organizers of the interfaith conference particularly Mr. Anwar Mahmood Khan and Mr. Hassan Hakeem and their associates and trust you have benefited from your participation.

God bless you all.

environment of harmony and peace among adherents of different faiths. Indeed Islam alone recognizes the universality of prophethood.

The Holy Quran further states that there is no difference, as for as the authenticity of God' messenger is concerned, between one prophet of god and another. This common trait however does not conflict with our claim that the Holy Prophet Mohammed (Khatamun Nabiyeen) the seal of Prophets, who testifies to the truth of all other prophets, is the most excellent of all prophets and his message was not confined to one people or time but was universal for all mankind and is for all times. The world development has reached a stage, with improved communications and access, to make a universal message possible. The supremacy of the prophet Mohammed however not to be expressed in manner liable to hurt the feeling of others. He himself states:

------------------ "do not declare my superiority over Moses"

There is unfortunately many misunderstanding about Islam. It is a religion of peace and categorically states that there is no compulsion in religion (chapter 2 verse 257) Islam does not permit use of force as an instrument for spread of its message. Sword can win territories but cannot win hearts. Force can bend heads but not minds. This however is not an occasion to dwell at length on this subject but in passing I thoughts I must refer to many such widespread false notions about Islam.

To remove misunderstandings among the people the Ahmadiyya Community in fact introduced holding of interfaith conferences since 1930's. These are held everywhere annually with participation of representatives of different faith to promote peace and harmony among adherents of different faiths.

To day I invite all to study at length the "Prayer Duel" of Hazarat Mirza Ghulam Ahmad with Dr. Alexander Dowie and Hazarat Mirza Sahib's claim to be the latter Day reformer whose advent was predicted by all world religions and in fact the time of whose advent is indeed long over due. Some relevant literature on this subject is on display and all are encouraged to make use of this in search of truth.

Let me conclude my address by another prophecy of the Promised Messiah - Hazarat Mirza Ghulam Ahmad - on the widely believed notion that Jesus in his second advent will physically in his person descend from heaven on the wings of angels. About this the Promised Messiah says that: "the belief that Jesus will physically descend from heaven is an altogether false notion. Remember that no one will physically descend from heaven. All our opponents who are alive today (this was written in 1903) shall pass away and none of them shall see Jesus son of Mary

CONCLUDING ADDRESS

AT MESSIAH SYMPOSIUM 2000, 12TH AUGUST 2000

BY HAZRAT SAHABZADA M. M. AHMAD SAHIB
AMIR JAMA'AT AHMADIYYA U.S.A

Distinguished guests ladies and gentlemen

The panel speakers have already spoken in some detail about Hazarat Mirza Ghulam Ahmad's glorious prophecy regarding Dr. Alexander Dowie and its fulfillment. In addition, some booklets have been produced for this occasion which are available at the book stall set up in the hall with full details on the subject including clippings of extensive coverage in several US newspapers nearly 100 years ago relating to the "Prayer Duel" and prediction of the Promised Messiah, regarding Dr. Dowie's humiliating end. This precious historic evidence will be of special interest to the readers. I would suggest that all those who have eagerly awaited for too long the advent of the Latter Day Reformer - be they Christian, Jews or Muslims or other should objectively study this valuable martial in search of the divine truth.

Some speakers have spoken on the need for tolerance, the lack of which creates an environment of hostility which promotes bitterness among adherent of different faiths with disastrous results.

In this context I wish to present to you some essential elements of basic philosophy in Islamic teachings which the Ahmadiyya ... Community stresses for benefit of humanity and promotion of interfaith peace and harmony.

The Holy Quran categorically asserts that God did raise among every people His messengers with the teaching (chapter 16 verse 37) and that there is no people to whom a Warner has not been sent by Allah (chapter 35 verse 25). This implies that the initial source of all religions is the same and therefor we do not claim that Islam monopolizes truth to the elimination of all other religions. We [illegible] believe in the prophethood of all prophets of Allah like Moses, Jesus, Krishna, Buddha and other who were sent by Allah for spiritual advancement of different designated people from time to time - indeed we cannot be true [illegible] unless we believe in the prophethood of all prophets.

This Islamic teaching is thus a vary strong unifying force in creating an

The case of all others who expect a world reformer is no different from that of the Jews. The actors, of course, are different but they enact the same scene in different garbs. Imagine, for instance, a Christ paying a second visit to earth in the grand style envisaged by the Christians who still await his literal Second Coming. A Son of God giving up his heavenly throne and descending form heaven after two millenniums is an idea, which can only keep a blind faith alive. Yet the Christians see no element of irrationality about it because dogma has blinded them.

This was the case with Mr. Dowie who went so far as to make it easier for the second advent of Christ, an almost outrageous wedlock beween spirit and matter, to descend on earth by claiming him self to be Elijah III. Another shattered dream.

The same anomaly of the Jews and Christians applies to the unreal and supernatural expectations of the followers of all other religions. Rationality should have helped such followers to realize that the literal revisit to earth of any prophet or Son of God is illogical. It has never happened in the past nor can it over take place in the future. Never was the founder of any major religions sighted as descending form on high: he always appeared through the normal course of human birth.

The Ahmadiyya................ Jama'at accepts the claims of all religions who promise the advent of a universal Divine Reformer in the latter days but believes that the promise of the simultaneous advent of so many reformers could only be metaphorical and not corporeal: one reformer wearing so may garbs. That reformer was, according to the Ahmadiyya.............. Jama'at, the Founder, Hazarat Mirza Ghulam of Qadian in whose favor God Almighty showed many signs, one of which is the fulfillment of the prophecy about the death of Mr. Dowie.

I invite you to study this person who wrote more than eighty books and judge for yourself the truth of his clams. Allah blesses you and enables you to do that.

Yours truly,

Sd/-

Mirza Tahir Ahmad
Khalifa-tul-Masih IV
Supreme Head of the Worldwide
AHMADIYYA.............. JAMA'AT

that Mr. Dowie says that the Promised Messiah will appear within 25 years and I proclaim that he has appeared already and I am that person. ...If instead of the destruction of all Muslims, Mr. Dowie's purpose can be served by my death alone, he will have established a great sign, in consequence of which millions of people will acknowledge the son of Mary as god and will also believe in Dowie as his apostle." (Review of Religions Urdu, Vol. 1, No. 9, pp 342-48)

This challenge of the Promised Messiah was given wide publicity in the American press. Mr. Dowie's outburst in the Leaves of Healing of December 1903 led to a progressive decline of all his affairs and his miserable death, as prophesied by the Promised Messiah.

To the casual observer, this may appear to be nothing more than a crazy claim by a person in America almost a century ago and perhaps its ending too much of a coincidence but that would be like shutting one's eyes to the truth and not judging such matters in a rational manner.

The fact of the matter is that all major religions promise the advent of a Divine personage who would usher in a new era of hope for mankind and unite it under one sheared belief. This meeting point of all major religions is sadly a utopia because each religion's believers await a different person belonging exclusively to their own religious order and carved out of their wild irrational hopes. The question, which emerges, is whether a single person is promised or many, simultaneously.

Now if God has no contradiction in Him, He will either send one person with a single message or none at all because otherwise the attitude of different warring factions of various religions, each holding divergent views and aspirations, would be irreconcilable.

For thousands of years, the Jews have been yearning for the advent of the Christ but they do not realize that he has come and gone but not in the way they had expected nor in the manner they had assigned to his advent. They expected him to be a warrior Messiah and to appear with a crown over his head and seated on a royal throne. He was to lead the Israelite armies against the despotic rule of the Roman Empire. Two thousand years have passed since their rejection of Jesus, on whom be peace, as Messiah yet no Messiah of their expectations has come. Their belief about the bodily descent of Elijah before the advent of the Messiah effectively blocked the passage of the messiah they awaited. So the Jewish position in reality turns out to be the denial of the advent of the Messiah altogether.



MESSIAH 2000 SYMPOSIUM HELD ON 12 AUGUST 2000 AT KENOSHA

A MESSEGE FROM HAZRAT MIRZA TAHIR AHMAD

SUPREME HEAD OF THE WORLDWIDE AHMADIYYA COMMUNITY

5th August, 2000

My dear Brothers and Sisters:

Assalamo Alaikum Warahmatullah wabarakatohu

(Peace and blessing of Allah be on you)

I am pleased that our community in the United States of America is holding a conference near Zion city to commemorate the fulfillment of a grand prophecy made by the Founder of the Ahmadiyya.............. Jama'at, the Promised Messiah, Hazarat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian (1835-1908) peace be on him, I convey to all those attending this conference my greeting of peace and blessing of God Almighty upon them.

The circumstances which gave rise to this grand prophecy, the numerous articles published in the USA at that time and the manner in which this prophecy was fulfilled will unfold before you through the presentation made at this conference and the materials collected by the members of our community in U.S.A.

Very briefly, John Alexander Dowie, born in Edinburgh in 1847, he came to the United States of America and started publication of the Leaves of Healing. He founded the Christian Catholic sect and was a staunch supporter of the concept of trinity. In 1901, he started building a town he called Zion City and claimed to be Elijah III. Mr. Dowie was a bitter enemy of Islam and carried on an offensive, scurrilous, and abusive campaign against the Holy Prophet of Islam, peace and blessings of Allah be upon him, and wanted to destroy Islam.

The keenest distress that oppressed the mind of the Promised messiah was the baseless accusations against his mentor, the Holy Prophet of Islam, peace and blessing of Allah be upon him. While the Muslim contemporaries around him did nothing to confront this self-acclaimed Elijah, the Promised Messiah threw down the gauntlet to Mr. Dowie and in a powerful message in 1902 proposed to him a prayer that of the two of them, the one who was false might die before the other:

"It should be remembered that I am not just a average citizen of this country. I am the Promised Messiah who is being awaited by Mr. Dowie. The only difference is

”تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی“



حضرت اقدسؑ کے چاروں بیٹوں کی اولاد - مسیحاء ۲۰۰۰ء سیمپوزیم میں

(کرسیوں پر دائیں سے بائیں) مکرم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب (ر- بریگیڈیئر)، مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ انور احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب

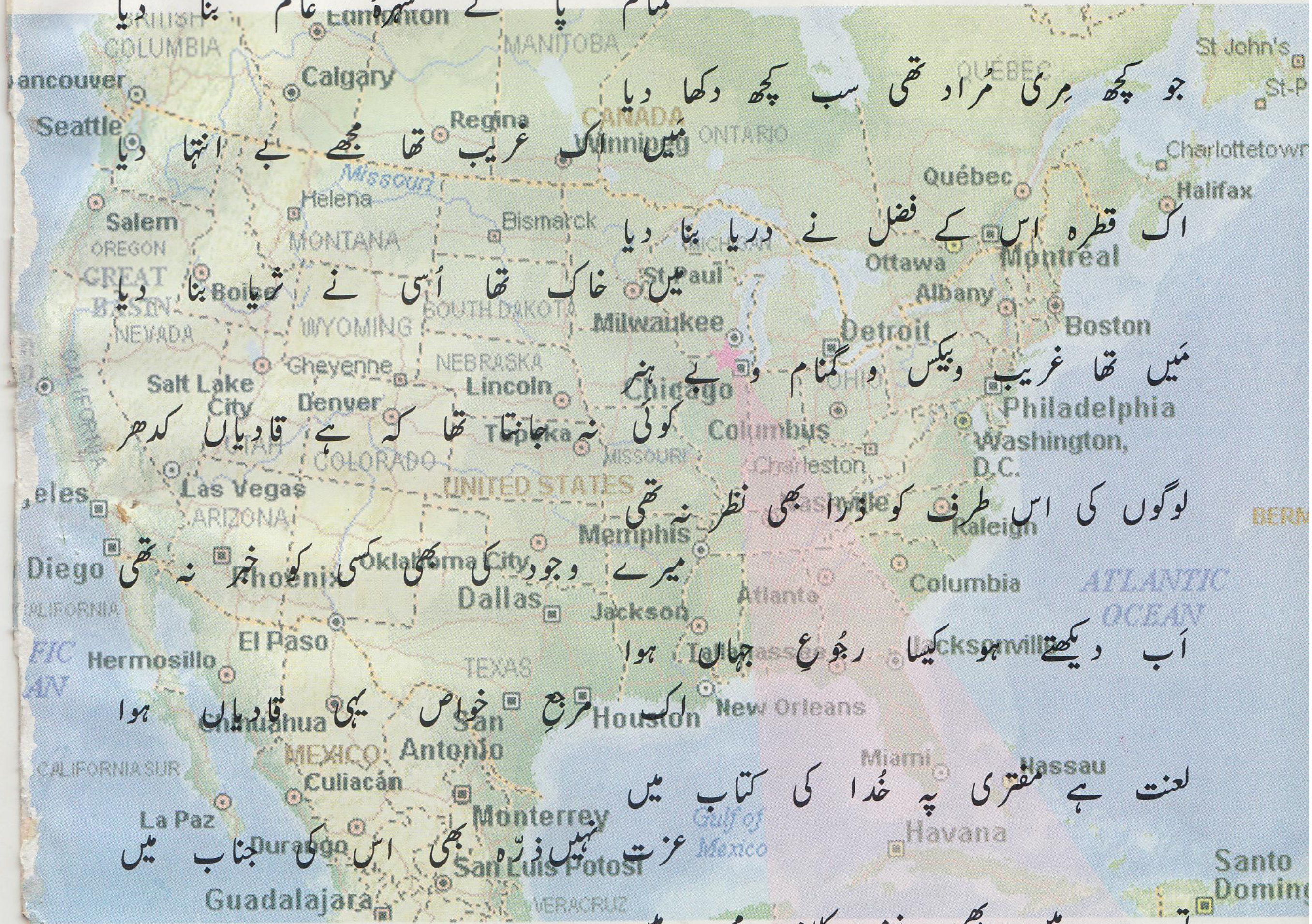
(ایستادہ - دائیں سے بائیں) صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ابن صاحبزدہ مرزا محمود احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا نعمان احمد صاحب ابن صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب

Monthly ANSARULLAH

EDITOR:
NASRULLAH KHAN NASIR

SPECIAL ISSUE

Regd. # : CPL - 92
September 2001



دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جُھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

جو کچھ مِری مُراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا

مَیں تھا غریب وبیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اَب دیکھتے ہو کیسا رجُوعِ جہاں ہوا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

لعنت ہے مفتری پہ خُدا کی کتاب میں
عزت نہیں ذرّہ بھی اس کی جناب میں

توریت میں بھی نیز کلام مجید میں
لکھا گیا ہے رنگِ وعیدِ شدید میں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

